سید محمد داؤد غزنوی رحمہ اللہ کا حسین انتخاب، نخبۃ الاحادیث
حسن معاشرت پر ۱۰۰ احادیث کا گرانقدر مجموعہ۔ ہر گھر کی ضرورت

www.KitaboSunnat.com

تحفۃ الاحادیث

ترجمہ تخریج تشریح و فوائد

قاری سیف اللہ ساجد قصوری ایم اے
فاضل علوم اسلامیہ فاضل عربی
فاضل قرأت و تجوید

ساجد اسلامک ریسرچ سنٹر
دار الاسلام السلفیہ
کھڈیاں۔ قصور، پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ...عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

سید محمد داؤد غزنوی کا حسین انتخاب، نخبۃ الاحادیث
حسن معاشرت پر ۱۰۰ احادیث کا گرانقدر مجموعہ۔ ہر گھر کی ضرورت

تحفۃ الاحادیث

ترجمہ تخریج تشریح و فوائد

قاری سیف اللہ ساجد قصوری ایم اے

فاضل علوم اسلامیہ فاضل عربی
فاضل قرأت و تجوید

تقدیم
شیخ الحدیث و التفسیر
حافظ ثناء اللہ مدنی بن عیسیٰ

نظر ثانی
فضیلۃ الشیخ عبد الرشید راشد
فاضل مدینہ یونیورسٹی

ناشر
ساجد اسلامک ریسرچ سنٹر
دار الاسلام السلفیہ کھڈیاں۔ قصور، پاکستان

Mobile: 0300-4031381

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتاب کے جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب	.....	''تحفۃ الاحادیث'' ترجمہ، تخریج وتشریح ''نخبۃ الاحادیث''
تالیف	.....	سید محمد داؤد غزنویؒ
ترجمہ، تخریج وتشریح	.....	قاری سیف اللہ ساجد قصوری ایم اے
طابع	.....	ساجد اسلامک ریسرچ سنٹر
مطبع	.....	موٹروے پرنٹرز
طبع اوّل	.....	۱۱۰۰
تاریخ اشاعت	.....	اپریل ۲۰۰۹ء
قیمت	.....	

ملنے کا پتہ

قصور: ساجد اسلامک ریسرچ سنٹر دارالاسلام السلفیہ کھڈیاں خاص ضلع قصور۔

لاہور: فیض اللہ اکیڈمی۔ مکتبہ قدوسیہ۔ مکتبہ سلفیہ۔ اسلامی اکیڈمی۔ دارالفرقان

فیصل آباد: مکتبہ اسلامیہ۔ دارارقم۔ مکتبہ اہلحدیث۔

اسٹاکسٹ: مکتبہ محمدیہ 109/7-R چیچہ وطنی ضلع ساہیوال

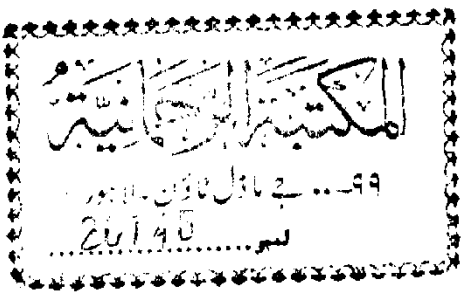

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

انتساب

والدہ محترمہ مرحومہ

[جو میرے بچپن میں ہی داغِ مفارقت دے گئیں]

والد محترم شیخ الحدیث

حضرت مولانا **عبدالخالق سلفی** حفظہ اللہ

بانی و مہتمم جامعہ دارالاسلام السلفیہ کھڈیاں (قصور)

اور

مادرِ علمی جامعہ سلفیہ فیصل آباد

کے نام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست

	انتساب	
	کلمہ تشکر	۹
	''تحفۃ الاحادیث'' کی خصوصیات اور عرض ناشر و مترجم	۱۰
	مقدمہ: شیخ الحدیث حافظ ثناء اللہ مدنی صاحب	۱۱
	حرفے چند: ادیب ملت مولانا محمد اسحٰق بھٹی صاحب	۱۳
	مولانا سید محمد داؤد غزنویؒ کا مختصر تعارف	۱۶
۱۔	خلوصِ نیت	۱۸
۲۔	قرآن مجید کے ساتھ ساتھ حدیث شریف پر ایمان	۱۸
۳۔	کتاب وسنت کے متعلق حضور ﷺ کی وصیت	۱۹
۴۔	سنت خلفائے راشدین کی پیروی	۲۰
۵۔	ارکانِ اسلام	۲۱
۶۔	اسلام میں پاک رہنے کی اہمیت	۲۱
۷۔	مسواک کرنے کے فائدے	۲۲
۸۔	مسلم اور کافر میں امتیاز نماز سے ہے	۲۳
۹۔	شرک کسی حالت میں بھی جائز نہیں	۲۳
۱۰۔	مؤذن کی اذان سن کر جواب دو	۲۵
۱۱۔	مسجد بنانے کی فضیلت	۲۵
۱۲۔	مسجد میں داخل ہونے اور باہر نکلنے کی دعا	۲۶
۱۳۔	نماز شروع کرتے وقت کی پہلی دعا	۲۷
۱۴۔	نماز میں سورۂ فاتحہ کی اہمیت	۲۸
۱۵۔	امام کی پوری پوری اقتدا کی جائے	۲۹
۱۶۔	رکوع اور سجدے کی پہلی دعا	۳۰
۱۷۔	رکوع اور سجدے کی دوسری دعا	۳۱
۱۸۔	رکوع اور سجدے کے بعد قومہ اور جلسہ کا حکم	۳۲
۱۹۔	دو سجدوں کے درمیان کی دعا	۳۳

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۴	تشہد کی دعا	۲۰۔
۳۵	تشہد میں درود شریف	۲۱۔
۳۶	درود شریف کے بعد دعائے مغفرت	۲۲۔
۳۷	کن لوگوں کی نماز قبول نہیں ہوتی؟	۲۳۔
۳۸	کون سے اعمال اللہ کے نزدیک پسندیدہ ہیں؟	۲۴۔
۳۹	انسان کے لیے بہترین سرمایہ	۲۵۔
۴۰	صدقہ، تواضع اور معاف کر دینے کی فضیلت	۲۶۔
۴۱	کون سا صدقہ بہتر ہے؟	۲۷۔
۴۱	قرآن مجید پر عمل کرنے سے ہی قوموں کو عزت مل سکتی ہے	۲۸۔
۴۲	اعترافِ گناہ اور توبہ کا نتیجہ	۲۹۔
۴۳	استغفار کی برکتیں	۳۰۔
۴۴	نیک بیوی بہت بڑی نعمت ہے	۳۱۔
۴۵	عورتوں کے لیے پردہ کا حکم	۳۲۔
۴۵	بے پردگی کے خطرات	۳۳۔
۴۶	بغیر ولی کے عورت کا نکاح نہیں ہو سکتا	۳۴۔
۴۷	بیوی کے ساتھ اچھا سلوک کرنے والا بہترین خاوند ہے	۳۵۔
۴۷	خاوند کے ذمہ بیوی کے حقوق	۳۶۔
۴۸	بیوی کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنا کمال ایمان کی نشانی ہے	۳۷۔
۴۹	بلا وجہ طلاق مانگنے والی عورت کے لیے وعید	۳۸۔
۵۰	طلاق اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہے	۳۹۔
۵۰	نکاح و طلاق میں احتیاط کی ضرورت ہے	۴۰۔
۵۱	صرف اللہ کے نام کی قسم جائز ہے	۴۱۔
۵۲	قسم کا مفہوم وہی معتبر ہوگا جو دوسرا سمجھے	۴۲۔
۵۲	کون سی نذر پوری کرنی چاہیے؟	۴۳۔
۵۳	نذر پوری نہ کرنے کا کفارہ	۴۴۔
۵۴	کھانا کھانے کے آداب	۴۵۔
۵۴	کھانا شروع کرتے وقت اگر ''بسم اللہ'' بھول جائے	۴۶۔
۵۵	عورتوں اور مردوں کو کیسی خوشبو استعمال کرنی چاہیے؟	۴۷۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۸۔ مسلمان بھائی کے چند حقوق	۵۶
۴۹۔ مسلمان بھائی کو ذلیل کرنا بڑا جرم ہے	۵۷
۵۰۔ ہر مسلمان کی خیر خواہی کرو	۵۸
۵۱۔ بیٹے اور بیٹی کے ساتھ مساویانہ سلوک کی فضیلت	۵۹
۵۲۔ ہر شخص کے رتبہ کے مطابق اعزاز و تکریم سے پیش آنا	۶۰
۵۳۔ ہمسائیہ کو دکھ دینے والی عورت کی عبادت قبول نہیں ہوتی	۶۰
۵۴۔ نیک کون اور شریر کون ہے؟	۶۲
۵۵۔ اچھی صحبت اور بری صحبت کی مثال	۶۳
۵۶۔ اللہ کے لیے محبت اور اللہ کے لیے ناراضگی بہت بڑا عمل ہے	۶۴
۵۷۔ تین دن سے زیادہ مسلم بہن بھائی سے ناراضگی درست نہیں	۶۵
۵۸۔ حسد، بغض، غیبت اور بداخلاقی کی ممانعت	۶۶
۵۹۔ مصالحت کی غرض سے خلاف واقعہ بات کہنا	۶۷
۶۰۔ تین دن کی ناراضگی کے بعد جو سلام کا جواب نہ دے	۶۸
۶۱۔ نماز اور روزہ سے بھی افضل عمل	۶۹
۶۲۔ حسد سے بچو	۷۰
۶۳۔ مسلمان کی عیب جوئی اور ایذا رسانی کی سزا	۷۱
۶۴۔ حسن ظن کی ترغیب	۷۲
۶۵۔ مومن کو چاہئے کہ غلطی کا پھر اعادہ نہ کرے	۷۲
۶۶۔ بردباری، متانت اور سنجیدگی کی فضیلت	۷۳
۶۷۔ اعتدال اور اعلیٰ اخلاق کی اہمیت	۷۴
۶۸۔ مشورہ میں امانت داری کا حکم	۷۵
۶۹۔ مجالس کی گفتگو میں امانت کا حکم	۷۵
۷۰۔ بدمزاجی اور بدکلامی کی مذمت اور خوش مزاجی کی فضیلت	۷۶
۷۱۔ بے حیائی کی مذمت	۷۷
۷۲۔ نیکی اور بدی کا معیار	۷۸
۷۳۔ نبی ﷺ کو سب سے زیادہ محبوب کون ہے؟	۷۹
۷۴۔ سب سے بہتر مسلمان کون ہے؟	۷۹
۷۵۔ گناہ کا بداثر کس طرح زائل ہو سکتا ہے؟	۸۰

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۷۶۔ لوگوں سے میل جول اور ملاپ کی فضیلت	۸۱
۷۷۔ حسن اخلاق کی تعلیم مقاصدِ نبوت میں سے ہے	۸۱
۷۸۔ کامل ایمان والا شخص کون ہے؟	۸۲
۷۹۔ نبی ﷺ کی ایک زریں وصیت	۸۳
۸۰۔ بہادر کون ہے؟	۸۳
۸۱۔ تکبّر کی تعریف اور اس کی مذمت	۸۴
۸۲۔ غصہ ٹھنڈا کرنے کی ترکیب	۸۵
۸۳۔ حقیقی مفلس کون ہے؟	۸۶
۸۴۔ لوگوں کی خوشنودی کے مقابلہ میں اللہ کی رضا مقدم ہونی چاہئے	۸۷
۸۵۔ بدی کی اصلاح کے لیے ہر ممکن کوشش کرو	۸۸
۸۶۔ ترکِ اصلاح کی پاداش میں عذاب الٰہی	۸۹
۸۷۔ دو بڑی نعمتیں جن کی عام طور پر قدر نہیں کی جاتی	۹۰
۸۸۔ انسان کے مال میں سے اس کے حصے میں کیا آتا ہے؟	۹۱
۸۹۔ حقیقی دولت مند کون ہے؟	۹۱
۹۰۔ پنج کاموں کے پانچ شاندار نتائج	۹۲
۹۱۔ صحیح معنوں میں کامیاب انسان کون ہے؟	۹۳
۹۲۔ مسلمان کو پست ہمت نہیں ہونا چاہیے	۹۴
۹۳۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو نبی ﷺ کی قیمتی نصیحتیں	۹۵
۹۴۔ مدار کا، ظاہر لباس اور شکل پر نہیں بلکہ مخلصانہ عمل پر ہے	۹۷
۹۵۔ ریاکاری کے لیے وعید	۹۷
۹۶۔ اللہ کے سوا کسی کو معلوم نہیں کہ مقدر میں کیا ہے؟	۹۸
۹۷۔ نبی مکرم ﷺ سردار دو جہاں ہیں	۹۹
۹۸۔ نبی ﷺ کے کئی ایک مبارک نام	۱۰۰
۹۹۔ نبی ﷺ کے بعض محامد و اوصاف	۱۰۱
۱۰۰۔ رسول اللہ ﷺ کی بعثت، مکی و مدنی زندگی اور سنہ وفات	۱۰۲
منظوم اظہارِ عقیدت	۱۰۴
از حاجی عبدالرشید اصغر۔ اللہ والے	

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کلمہ تشکر

''تحفۃ الاحادیث'' کی تکمیل پر بندہ اللہ کے حضور سر بسجود ہے جس کی توفیق سے یہ کام بطریق احسن اپنی تکمیل کو پہنچا۔ (الحمدللہ علی ذلک)

اس کے ساتھ ساتھ میں ان تمام حضرات کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنھوں نے کسی بھی حوالہ سے میرا تعاون فرمایا ہے۔ فرمان نبوی ﷺ ہے (لَا یَشْکُرِ اللّٰہَ مَنْ لَّا یَشْکُرِ النَّاسَ) (ابوداؤد: ۴۸۱۱) ''جو شخص لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ اللہ کا بھی شکر ادا نہیں کرتا۔''

اس حدیث کے تحت میں خصوصاً درج ذیل حضرات کا تہہ دل سے مشکور ہوں۔

(۱) شیخ الحدیث حافظ ثناء اللہ مدنی حفظہ اللہ کا جنھوں نے جامع مقدمہ تحریر کر کے حوصلہ افزائی فرمائی۔

(۲) فضیلۃ الشیخ مولانا عبدالرشید راشد کا جنھوں نے نظر ثانی فرما کر عزت افزائی کی۔

(۳) ادیب ملت مولانا محمد اسحاق بھٹی صاحب کا جنھوں نے ''حرفے چند'' لکھ کر شفقت فرمائی۔

(۴) جناب لطافت بیگ صاحب کا جن کی خصوصی کاوش سے تحریری سلسلہ کا آغاز ہوا۔

(۵) فاضل بھائی عدیل الرحمٰن حفظہ اللہ فاضل جامعہ سلفیہ فیصل آباد کا جنھوں نے جدید ایڈیشن میں مفید مشوروں سے نوازا۔ [فجزاھم اللہ تعالیٰ جزاء حسنا]

والسلام

سیف اللہ ساجد

مدیر ساجد اسلامک ریسرچ سنٹر کھڈیاں، قصور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تحفۃ الاحادیث کی خصوصیات اور عرض ناشر و مترجم

''تحفۃ الاحادیث'' ۱۰۰۔ احادیث کا گراں قدر مجموعہ ہے۔ جن میں سے ۲۴-احادیث بخاری اور مسلم کی ''متفق علیہ'' ہیں۔ ۸-احادیث ''صحیح بخاری'' کی ہیں اور ۲۰-احادیث ''صحیح مسلم'' کی ہیں۔ جب کہ باقی ۴۸-احادیث ابوداؤد' ترمذی' نسائی' ابن ماجہ' دارمی' مؤطا' شافعی اور احمد وغیرہ کی ہیں۔ اس کتاب کی چند اہم خصوصیات درج ذیل ہیں:

- آسان سلیس اردو ترجمہ کیا گیا ہے۔
- تمام احادیث کی مکمل تخریج کی گئی ہے تا کہ اصل کتاب کی طرف آسانی سے رجوع کیا جا سکے۔
- لغوی تشریح کے نام پر ہر حدیث میں موجود مشکل الفاظ کے معانی' باب اور صیغہ کی وضاحت کی گئی ہے۔
- فوائد کے نام پر ہر حدیث کی مختصر مگر جامع اور مدلّل تشریح کر دی گئی ہے۔
- بوقتِ ضرورت احادیث کی صحت اور ضعف پر بھی بحث کی گئی ہے۔

''تحفۃ الاحادیث'' ساجد اسلامک ریسرچ سنٹر کی طرف سے شائع ہونے والی تیسری کتاب ہے۔ حسبِ روایات اس کو بھی ظاہری اور معنوی حسن سے آراستہ کرنے کی ہر ممکن کوشش کی گئی ہے۔ پھر بھی اگر اس میں کسی لحاظ سے بھی قارئین کو کوئی خامی نظر آئے تو مطلع کر کے مشکور فرمائیں۔ (جزاکم اللہ)

آپ کے مشوروں کا طالب

قاری سیف اللہ ساجد قصوری
مدیر ساجد اسلامک ریسرچ سنٹر، کھڈیاں' قصور
0300-4031381

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقدمہ

شیخ الحدیث والتفسیر حافظ ثناء اللہ مدنی بن عیسیٰ خان حفظہ اللہ تعالیٰ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ أَجْمَعِيْنَ.

اما بعد!

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ شریعت کے صرف دو ہی مصادر ہیں۔ قرآن کریم اور حدیث رسول علی صاحبہ الصلاۃ والسلام۔ امت مسلمہ جب تک ان سے کامل تمسک نہیں کرے گی کبھی فلاح دارین حاصل نہیں کر سکتی۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے:

﴿تَرَكْتُ فِيكُمْ اَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوْا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا كِتَابُ اللّٰهِ وَسُنَّةُ رَسُوْلِهٖ﴾ (موطا:۸۹۹)

''میں تم میں دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں جب تک تم انہیں مضبوطی سے پکڑے رہو گے تم ہرگز گمراہ نہ ہو گے اللہ کی کتاب اور اس کے رسول ﷺ کی سنت''

کتب حدیث کے ضخیم مجموعہ جات سے استفادہ عامۃ الناس کے لیے انتہائی دشوار ہے۔ عامۃ الناس کی ضرورت کے پیش نظر محدث العصر حضرت مولانا سید محمد داؤد غزنوی رحمہ اللہ نے انتہائی مختصر اور جامع رسالہ ''نخبۃ الاحادیث'' مرتب کیا جس میں عبادات، معاملات، اخلاق و آداب وغیرہ سے متعلق کامل راہنمائی موجود ہے۔ موصوف کے کمال حسن انتخاب کی وجہ سے یہ کتاب اکثر دینی مدارس کے نصاب میں شامل ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فاضل نوجوان مولانا قاری سیف اللہ ساجد قصوری نے ''نخبۃ الاحادیث'' کا سلیس وعام فہم ترجمہ کر کے اردو دان طبقہ کے لیے اس سے استفادہ ممکن کر دیا ہے۔ ترجمہ کے ساتھ تخریج' لغوی تشریح اور فوائد کا اضافہ یقیناً ابتدائی طلبہ کے لیے بہت مفید ثابت ہوگا۔

امید واثق ہے کہ عام قارئین کے لیے یہ کتاب مینارۂ نور ثابت ہوگی۔ یہ حسین گلدستہ اس لائق ہے کہ ہر گھر میں موجود ہو اور بچوں کو حفظ کروایا جائے۔ تاکہ اس کی روشنی میں عقائد واعمال کی اصلاح ہو سکے۔

آخر میں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مولف ومترجم کی اس حسین کاوش کو قبول فرمائے اور اس کی اشاعت میں کسی بھی طرح سے شریک ہونے والوں کے لیے اسے ذریعہ نجات بنائے۔ آمین ثم آمین۔

وصلی اللہ علی خیر خلقه محمد واله وصحبه اجمعین.

کتبہ

خادم الکتاب والسنة

ابوالنصر الحافظ ثناء اللہ المدنی بن عیسیٰ خاں

عفا اللہ عنهما و عافهما

۲۷ صفر ۱۴۲۴ھ/ ۳۰ اپریل ۲۰۰۳ء بدھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مولانا محمد اسحاق بھٹی حفظہ اللہ کے تاثرات

حضرت مولانا سید محمد داؤد غزنویؒ پڑھتے بہت زیادہ تھے اور لکھتے بہت کم تھے۔ ان کی تحریر و نگارش کا زمانہ نہایت محدود ہے' صرف دو سال پر مشتمل!! اپریل ۱۹۲۷ء سے لے کر مئی ۱۹۲۹ء تک!!! اپریل ۱۹۲۷ء میں انہوں نے امرتسر سے ہفت روزہ اخبار ''توحید'' جاری کیا تھا' مئی ۱۹۲۹ء تک جاری رہا تھا یہ نہایت وقیع علمی اخبار تھا' جس میں متحدہ ہندوستان کے بڑے بڑے اصحابِ قلم کے مقالات شائع ہوتے تھے۔ افسوس ہے' اس اخبار نے زیادہ عمر نہ پائی۔ حالات کی عدمِ مساعدت اور مولانا کی سیاسی مشغولیتوں کی وجہ سے یہ گلدستہ علم جلد ہی مرجھا گیا۔ ''توحید'' میں مولانا نے بہت کچھ لکھا اور نہایت شاندار طریقہ سے لکھا۔ ان کے یہ مضامین و مقالات میں نے پڑھے ہیں اور ان سے بے حد مستفید ہوا ہوں۔ وہ تفسیر' حدیث' شروح حدیث' فقہ و فتاویٰ' فلسفہ' اسلام' تصوف' تاریخ اور رجال وغیرہ تمام علوم سے گہری دلچسپی رکھتے تھے اور ان موضوعات کی کتابیں ان کے زیرِ مطالعہ رہتی تھیں اور بوقت ضرورت وہ ہر موضوع پر پورے وثوق' قطعیت اور اعتماد سے بات کرتے اور اپنی گفتگو کو حوالوں سے مزین فرماتے تھے۔ انہوں نے بھرپور زندگی بسر کی اور ہر علمی تحقیقی اور سیاسی میدان کی عظیم شخصیتوں سے ان کے مراسم رہے۔ وہ نہایت باوقار خاندان کے باوقار رکن تھے' باوقار لوگوں سے تعلق رکھتے تھے اور سب سے باوقار انداز میں ملتے تھے۔

انہوں نے مجلسِ خلافت' جمعیت علمائے ہند' مجلسِ احرار اور کانگرس وغیرہ بڑی بڑی سیاسی جماعتوں میں سرگرمی سے حصہ لیا اور قائدانہ حیثیت سے لیا' کچھ عرصہ مسلم لیگ اور جناح عوامی لیگ میں بھی رہے۔ ہر جماعت کے چھوٹے بڑے ارکان سے انہوں نے تعلقات رکھے' مختلف اوقات میں دس سال کا طویل عرصہ ملک کی مختلف جیلوں میں گزارا۔ ان کے جیل کے ساتھیوں میں مسلمان بھی تھے' پارسی بھی تھے' ہندو بھی تھے اور سکھ بھی تھے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر ان میں پڑھے لکھے بھی تھے اور ان پڑھ بھی تھے۔ کانگرسی بھی تھے' خلافتی بھی تھے' جمعیت علمائی بھی تھے' احراری بھی تھے' سوشلسٹ بھی تھے اور کمیونسٹ بھی تھے۔ خدا اور مذہب کو ماننے والے بھی تھے اور نہ ماننے بھی تھے۔ عبادت گزار بھی تھے اور عبادت سے انکار کرنے والے بھی۔ لیکن مولانا اس ماحول میں دو چیزوں پر ہمیشہ نہایت باقاعدگی سے عامل رہے۔ ایک مطالعہ کتب ان کا معمول رہا دوسرا ہر نماز بالخصوص نمازِ فجر' نماز مغرب اور رات کو سونے سے پہلے طویل وظائف کا انہوں نے کبھی ناغہ نہیں کیا۔

میں پورے پندرہ برس ان کی خدمت میں رہا۔ ابتداء میں مرکزی جمعیت اہل حدیث کے آفس سیکٹری کی حیثیت سے' پھر ہفت روزہ ''الاعتصام'' کے ایڈیٹر کی حیثیت سے' اس اثناء میں ان کے ساتھ بے شمار سفر بھی کیے' لیکن میں نے دیکھا کہ ان کے مطالعہ اور وظائف کا سلسلہ ہمیشہ جاری رہا۔ پھر تہجد اور ہر نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر طویل دعا کا بھی۔ وہ اللہ کے حضور گڑگڑا کر دعا مانگا کرتے تھے۔ میرا بے شمار علماء کرام سے تعلق رہا ہے اہل حدیث سے بھی اور احناف سے بھی' لیکن میں نے کسی بزرگ کو حضرت مولانا غزنویؒ کی طرح عجز و عاجزی کے ساتھ دعا مانگتے نہیں دیکھا۔ یوں تو سبھی لوگ اللہ سے مانگتے ہیں' لیکن ان کے مانگنے کا ڈھب کچھ اور تھا۔ اب تو ایسے لوگ بھی پیدا ہو گئے ہیں جو کہتے ہیں کہ ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا ہی خلافِ شرع ہے۔

قیامِ پاکستان کے بعد حضرت مولانا نے جماعتی تنظیم کیلئے اپنے آپ کو وقف کر دیا اور اس سے جو وقت ملتا تھا' وہ مطالعہ کتب میں صرف ہوتا تھا۔ کتابیں ان کے لیے قبر بن گئی تھیں اور انہیں جب تھوڑی بہت فرصت میسر آتی وہ خود کو ان میں دفن کر لیتے تھے۔ میرے زمانہ ادارت میں میری درخواست پر وہ کبھی کبھی ''الاعتصام'' کے لیے کچھ تحریر فرما دیتے تھے' لیکن بہت مختصر۔!

جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے' کتابی صورت میں ان کی تین ہی کتب شائع ہوئی ہیں۔ ایک رسالہ ''اسوہ حسین''۔ دوسرا ''حجۃ اللہ البالغہ'' کے ایک حصے کا ترجمہ و تلخیص ہے اور تیسرا ہے زیرِ نظر رسالہ ''نخبۃ الاحادیث''!

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس رسالے میں عنوانات قائم کر کے مختلف معاملات سے انہوں نے حدیثیں جمع کر دی ہیں اگر حدیث ''صحیح بخاری'' اور ''صحیح مسلم'' سے لی ہے تو بریکٹ میں ''متفق علیہ'' لکھ دیا ہے۔ اگر صرف ''صحیح بخاری'' سے لی ہے تو ''بخاری'' اور ''صحیح مسلم'' سے لی ہے تو ''مسلم'' لکھ دیا ہے اسی طرح اگر ''ابوداؤد'' یا ''ترمذی'' یا ''مسند احمد'' سے درج کی ہے تو ان کا نام رقم فرما دیا ہے۔

ہمارے عزیز دوست قاری سیف اللہ ساجد قصوری کو اس کتاب کے مطالعہ کا اتفاق ہوا۔ تو انہوں نے اسے مرکز التفات ٹھہرایا اور اس میں چار کام کیے۔ ایک تو ہر حدیث کا ترجمہ کر دیا' دوسرا لغوی تشریح کے نام پر لغات کو حل کر دیا' تیسرا فوائد کے نام پر مختصر مگر جامع تشریح کر دی اور چوتھا کام یہ کیا جو نہایت اہم کام ہے کہ ہر حدیث کی تخریج کر دی' یعنی جس کتاب سے مولانا نے حدیث لی ہے' اس کتاب کا باب اور حدیث نمبر وغیرہ پورا حوالہ درج کر دیا ہے۔ یہ کام جتنا ضروری ہے' اتنا ہی مشکل اور محنت طلب ہے اس کا اندازہ وہی اہل علم کر سکتے ہیں جو اس سے تھوڑی بہت دلچسپی رکھتے ہیں۔

کتاب میں سو حدیثیں درج ہیں۔ ''قاری سیف اللہ ساجد'' نے تمام حدیثیں مختلف کتابوں سے تلاش کر کے ان کا پورا حوالہ دے دیا ہے اس نیک اور بہت بڑے تحقیقی کام کی اللہ تعالیٰ ہی انہیں جزا دینے والا ہے۔

ہمیں یقین ہے یہ کتاب عام پڑھی جائے گی اور قارئین کرام اس سے استفادہ کریں گے' جن کا اجر حضرت مولانا سید محمد داؤد غزنوی کو بھی ملے گا اور قاری سیف اللہ ساجد قصوری کو بھی۔ دونوں کیلئے ان شاء اللہ صدقہ جاریہ ہوگا۔

محمد اسحاق بھٹی

اسلامیہ کالونی' سانده روڈ' لاہور

۲۰ مارچ ۲۰۰۱ بمطابق ۲۴ ذوالحج ۱۴۲۱ھ بروز منگل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولانا سید محمد داؤد غزنویؒ کا مختصر تعارف

ترتیب: قاری سیف اللہ ساجد (ایم۔اے، بی ایڈ۔ایم فل سکالر)

حضرت مولانا سید محمد داؤد غزنویؒ کی شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں ہے۔ آپ خاندانِ غزنویہ کے عظیم سپوت اور برصغیر میں تحریک اہل حدیث کے محرک اور اہل حدیث کی نمائندہ تنظیم مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے امیر اوّل تھے۔آپ ذہانت وفطانت، علم وفضل، عقل ودانش، تقویٰ وورع، عبادت وریاضت، وجاہت وشجاعت اور خطابت وسیاست میں اپنی مثال آپ تھے آپ کی زندگی کا مختصر خاکہ پیش خدمت ہے۔

پیدائش: سید محمد داؤد غزنویؒ ۱۸۹۵ء میں امرتسر میں پیدا ہوئے۔

ابتدائی تعلیم: ابتدائی تعلیم اپنے والد محترم سید عبد الجبار غزنویؒ اور مولانا عبد الاول غزنویؒ سے حاصل کی اور حساب کی تعلیم مولانا گل محمدؒ سے حاصل کی۔

سند فراغت: دہلی میں سید محمد نذیر حسین محدث دہلویؒ کے مدرسہ میں مولانا عبد اللہ غازی پوریؒ کے سامنے زانوئے تلمذ طے کیے اور مولانا سیف اللہ الرحمٰن کابلیؒ سے عقلی علوم میں دسترس حاصل کی اور اسی مدرسہ سے سند فراغت حاصل کی۔

تدریس: فراغت کے بعد امرتسر میں اپنی آبائی درس گاہ مدرسہ غزنویہ میں تدریس کا آغاز کیا اور عرصہ دراز تک تفسیر اور حدیث پڑھاتے رہے۔

ذوقِ مطالعہ: ذوقِ مطالعہ اس حد تک تھا کہ آپ کے فرزند ارجمند سید ابوبکر غزنویؒ لکھتے ہیں کہ انتہائی مصروفیات کے باوجود جب بھی انہیں وقت ملتا فوراً محوِ مطالعہ ہو جاتے اور مسلسل کئی کئی گھنٹے تک پڑھتے رہتے۔ بلکہ یہ ذوق اس قدر تھا کہ اکثر ہاتھ میں سرخ پنسل رکھتے اور خاص مقامات پر نشان لگا لیتے اور بعض جگہوں پر حاشیہ بھی لگاتے اور حوالے ضبط کر لیتے۔ یہ چیز ان کی زیر مطالعہ کتب میں اب بھی دیکھی جا سکتی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبادت اور ذکرِ الٰہی: فرض نمازوں کے ساتھ ساتھ کثرت سے نوافل پڑھتے تھے رات کو مسلسل چار چار پانچ پانچ گھنٹوں تک نفلی عبادت میں مصروف رہتے تھے۔ تہجد باقاعدگی سے ادا کرتے اور بہت روتے اور ان کے ہونٹ ہمیشہ ذکر الٰہی سے تر رہتے تھے۔ بڑے بڑے لوگ حتی کہ حکمران بھی ملنے آتے تو اس معمول میں فرق نہ آنے دیتے بلکہ فرمایا کرتے تھے کہ جب میں ذکرِ الٰہی میں مصروف ہوتا ہوں تو میں بادشاہ ہوتا ہوں مجھے کوئی غم نہیں ہوتا۔

طہارت و نفاست میں پختگی: طہارت و نفاست ان کی طبیعت کو بہت پسند تھی نفیس لباس پہنتے، کتاب کی جلد نفیس بنواتے، قلم نفیس رکھتے۔ ان کے لباس یا کتب پر کبھی کوئی دھبہ یا نشان نظر نہ آتا۔ اپنے کمرے میں ہر چیز بڑے سلیقے سے متعین جگہ پر رکھتے اور کوئی ان کی اشیاء کو اِدھر اُدھر کرتا تو غصہ میں آجاتے۔ سفر و حضر میں آخر دم تک حتی کہ حالتِ مرض میں بھی نفاست کا خیال رکھتے تھے۔

شعر و ادب کا ذوق: بہترین اشعار پسند کرتے تھے اور خود بھی شعر سناتے تھے انہوں نے شعروں کے مجموعہ کے لئے ایک بیاض بنا رکھی تھی جس میں نظیری، جامی، غالب اور اقبال وغیرہ کے اشعار کے علاوہ فارسی کے دیگر اشعار بھی لکھتے رہتے تھے۔

دار العلوم غزنویہ میں خدمات: مولانا سید عبدالواحد غزنویؒ کے بعد دار العلوم کی مکمل ذمہ داری سید محمد داؤد غزنویؒ پر ڈال دی گئی آپ نے اس ذمہ داری کو بطریق احسن پوری طرح نبھایا۔

ایامِ علالت: آخری دو سال علالت اور بیماری میں گزرے۔ دل کے عارضہ میں مبتلا تھے۔

وفات: ۱۶ دسمبر ۱۹۶۳ء بروز پیر 9 بجے صبح عین اسی وقت اور اسی دن فوت ہوئے جس دن نبی ﷺ اللہ کو پیارے ہوئے تھے ﴿اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ﴾

شریکِ غم: سیف اللہ ساجد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ.

خلوصِ نیت

(۱) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ (متفق علیہ)

تخریج: صحیح بخاری، کتاب بداء الوحی، باب کیف کان بداء الوحی، حدیث: ۱

ترجمہ: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا، تمام اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔

لغوی تشریح: ﴿إِنَّمَا﴾ کلمہ حصر ہے۔ یعنی اس کے سوا اور کوئی دوسری بات نہیں ﴿اَلْاَعْمَالُ﴾ جمع ہے "عَمَلٌ" واحد ہے یعنی تمام کام ﴿النِّيَّاتُ﴾ جمع ہے "نِيَّةٌ" واحد ہے۔ یعنی دل کا ارادہ

فوائد: انسان جو بھی کام کرتا ہے اس کی جزاء وسزا کا انحصار اس کی نیت پر ہے۔ نیت اچھی ہو تو باعثِ برکت وثواب ہے۔ نیک نیتی سے دنیاوی کام اور اپنی ضروریات بھی عبادت بن جاتی ہیں اور اگر نیت درست نہ ہو تو پہاڑ جیسے اعمال ضائع ہو جاتے ہیں۔ لیکن یہ بات یاد رہے کہ نیت کا تعلق دل سے ہے (فتح الباری: ۱/۶۱) زبان سے نیت کا اظہار بدعت ہے۔ اس کا شریعت میں کوئی ثبوت نہیں۔

قرآن مجید کے ساتھ ساتھ حدیث شریف پر ایمان

(۲) عَنِ الْمِقْدَامِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: أَلَا إِنِّيْ أُوْتِيْتُ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْقُرْاٰنَ وَمِثْلَهُ مَعَهُ (ابوداؤد)

تخریج: سنن ابوداؤد، کتاب السنة، باب فی لزوم السنة، حدیث: ٤٦٠٤

ترجمہ: حضرت مقدام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا: خبردار (جان لو) مجھے قرآن پاک اور اس کے ساتھ قرآن کی مثل (یعنی حدیث) بھی دی گئی ہے۔

لغوی تشریح: ﴿أَلَا﴾ حرف تنبیہ۔ ''خبردار'' ﴿أُوتِيتُ﴾ صیغہ واحد متکلم مجہول۔ ''میں دیا گیا ہوں'' ﴿مِثْلَهُ﴾ ''اس کی مثل یعنی حدیث شریف''

فوائد: پتہ چلا کہ عمل کے اعتبار سے حدیث قرآن کی طرح ہے۔ بلکہ حدیث قرآن ہی کا بیان ہے۔ ارشاد باری ہے ﴿وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ﴾ (النحل: ٤٤) ''اور ہم نے آپ کی طرف قرآن اتارا تاکہ آپ لوگوں کے لئے کھول کھول کر بیان کریں۔'' جس طرح قرآن کا منکر کافر ہے اسی طرح حدیث رسول ﷺ کا منکر بھی کافر ہے۔ البتہ فضیلت اور ثواب کے لحاظ سے قرآن پاک افضل واعلیٰ ہے۔

کتاب وسنت کے متعلق حضور ﷺ کی وصیت

(٣) عَنْ مَالِكٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: تَرَكْتُ فِيْكُمْ أَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا كِتَابَ اللّٰهِ وَسُنَّةَ رَسُوْلِهِ (مؤطا)

تخریج: موطا امام مالك، كتاب الجامع، باب النهى عن القول بالقدر، حدیث: ٨٩٩

ترجمہ: حضرت مالکؒ سے روایت ہے، رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا: میں تم میں دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں جب تک تم انھیں مضبوطی سے پکڑے رکھو گے تم ہرگز گمراہ نہ ہو گے اللہ کی کتاب اور اس کے رسول کی سنت۔

لغوی تشریح: ﴿تَرَكْتُ﴾ واحد متکلم ہے۔ ''میں چھوڑے جا رہا ہوں'' ﴿أَمْرَيْنِ﴾ تثنیہ ہے ''اَمْرٌ'' واحد ہے۔ ''دو چیزیں۔'' ﴿لَنْ تَضِلُّوا﴾ نفی تاکید بلن۔ ''تم ہرگز گمراہ نہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوگے" ﴿تَمَسَّكْتُمْ﴾ جمع مذکر مخاطب۔ "تم تھامے رکھو گے۔" ﴿سُنَّةٌ﴾ واحد ہے "سُنَنٌ" جمع ہے یعنی سنت۔ راستہ

فوائد: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ضلالت و گمراہی سے بچنے کے لیے کتاب وسنت کو مشعل راہ بنانا چاہیے۔ کتاب سے مراد قرآن پاک ہے اور سنت سے مراد رسول اللہ (ﷺ) کا طریقہ ہے یعنی جو کام آپ (ﷺ) نے کیا یا کسی کو کرنے کا حکم دیا یا آپ (ﷺ) کے سامنے یا آپ (ﷺ) کے دور میں کسی نے کوئی کام کیا اور آپ (ﷺ) نے اسے پسند فرمایا یا خاموشی اختیار فرمائی سب سنت میں داخل ہے۔

سنت خلفائے راشدین کی پیروی

(٤) عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِيْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ (احمد۔ ابوداؤد)

تخریج: ابوداؤد، كتاب السنة، باب لزوم السنة، : ٤٦٠٧، مسند احمد: ٤/ ١٢٦۔ ح: ١٧١٤٤

ترجمہ: حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا: تم میری سنت اور (میرے) ہدایت یافتہ خلفاء راشدین کے طریقہ کو لازم پکڑو۔

لغوی تشریح: ﴿عَلَيْكُمْ﴾ "لازم پکڑو تم" ﴿الرَّاشِدِيْنَ﴾ "رُشْدٌ" کی جمع ہے۔ "نیک لوگ" ﴿الْمَهْدِيِّيْنَ﴾ "مَهْدِيٌّ" کی جمع ہے۔ "ہدایت یافتہ۔" ﴿سُنَّةَ الْخُلَفَاءِ﴾ خلفاء کی سنت یعنی خلفاء اربعہ کا طریقہ۔

فوائد: اس میں رسول اللہ (ﷺ) کی سنت اور خلفاء راشدین کے طرز زندگی کو اپنانے کا حکم دیا گیا ہے۔ لیکن رسول اللہ (ﷺ) کے صریح حکم اور عمل کے خلاف کسی کی بات تسلیم نہیں کی جائے گی۔ نیز خلفاء راشدین سے مراد خلفاء اربعہ یعنی حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق، حضرت عثمان غنی اور حضرت علی المرتضیٰ رضوان اللہ علیہم اجمعین ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ارکانِ اسلام

(۵) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ شَهَادَةِ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَإِقَامِ الصَّلٰوةِ وَإِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَحَجِّ الْبَيْتِ وَصَوْمِ رَمَضَانَ (متفق علیہ)

تخریج: صحیح بخاری' الایمان' حدیث:۸۔ صحیح مسلم' الایمان' باب بیان ارکان الاسلام :۱۱۳

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا: اسلام کی عمارت پانچ چیزوں پر قائم ہے۔ ❶ یہ گواہی دینا کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور محمد (ﷺ) اس کے بندے اور رسول ہیں۔ ❷ نماز قائم کرنا ❸ زکوٰۃ ادا کرنا ❹ بیت اللہ کا حج کرنا ❺ رمضان کے روزے رکھنا۔

لغوی تشریح: ﴿بُنِيَ﴾ مجہول کا صیغہ ہے۔ بنائی گئی ہے۔ ﴿شَهَادَةِ﴾ شَهِدَ' يَشْهَدُ' شَهَادَةً سے مصدر ہے۔ ''گواہی دینا'' ﴿إِقَامِ الصَّلٰوةِ﴾ ''نماز قائم کرنا'' ﴿حَجِّ الْبَيْتِ﴾ ''بیت اللہ کا حج کرنا۔''

فوائد: اس حدیث میں پانچ چیزوں کو اسلام کی بنیاد قرار دیا گیا ہے۔ یعنی ان میں سے ایک بھی نہ ہو تو اسلام کی عمارت نامکمل رہتی ہے۔ گویا ان پانچ چیزوں میں قولی' فعلی' مالی اور بدنی تمام قسم کی عبادات آجاتی ہیں۔ جو بندہ ان پر عمل پیرا رہتا ہے لازمی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ باقی تمام امور میں بھی اس کو ہدایت اور راہنمائی عطا فرماتا ہے۔ نماز کو قائم کرنے سے مراد نماز کو اوّل وقت میں تمام فرائض وسنن کا خیال رکھتے ہوئے پورے خشوع وخضوع کے ساتھ ہمیشہ باجماعت ادا کرنا ہے۔

اسلام میں پاک رہنے کی اہمیت

(٦) عَنْ أَبِيْ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَلطُّهُوْرُ شَطْرُ الْإِيْمَانِ (مسلم)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تخریج: صحیح مسلم' کتاب الطهارة' باب فضل الوضوء' حدیث: ٥٣٤

ترجمہ: حضرت ابو مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا: پاکیزگی نصف ایمان ہے۔

لغوی تشریح: ﴿اَلطُّهُوْرُ﴾ ''طَهُرَ' يَطْهُرُ'' سے مصدر ہے۔ ''پاکیزگی'' ﴿شَطْرٌ﴾ آدھا حصہ۔

فوائد: اس حدیث میں پاکیزگی اور صفائی کو نصف ایمان قرار دیا گیا ہے۔ پاکیزگی سے لباس وجسم کی صفائی' گھر اور ماحول کی صفائی سب مراد ہے۔ اللہ تعالیٰ صفائی اور ستھرائی کو پسند کرتے ہیں۔ حدیث میں ہے ﴿اِنَّ اللّٰهَ جَمِيْلٌ يُحِبُّ الْجَمَالَ﴾ (صحیح مسلم: ٢٦٥) ''اللہ تعالیٰ صاف ستھرے اور خوبصورت ہیں اور خوبصورتی اور ستھرائی کو پسند کرتے ہیں۔

مسواک کرنے کے فائدے

(٧) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَلسِّوَاكُ مَطْهَرَةٌ لِّلْفَمِ وَ مَرْضَاةٌ لِّلرَّبِّ (الشافعی و احمد)

تخریج: موسوعة الشافعی' کتاب الطهارة' باب السواك' حدیث: ٥٣' مسند امام احمد ١/٣ ح: ٣١٠۔

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا' مسواک کرنا منہ کی صفائی اور رب کی رضا کا سبب ہے۔

لغوی تشریح: ﴿اَلسِّوَاكُ﴾ سَاكَ' يَسُوْكُ' سَوْكًا سے مصدر ہے۔ اس کی جمع ''سُوْكٌ'' ہے۔ ''کسی چیز کو ملنا'' یعنی مسواک کرنا۔ ﴿مِطْهَرَةٌ﴾ ''مِفْعَلَةٌ'' سے اسم الہ ہے۔ ''مَطْهَرَةٌ'' بھی درست ہے۔ صاف کرنے کا آلہ ﴿مَرْضَاةٌ لِّلرَّبِّ﴾ ''رب کو راضی کرنے والی۔''

فوائد: معلوم ہوا کہ مسواک کے دنیوی اور اُخروی فوائد بہت زیادہ ہیں۔ اسی لیے رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا۔ ﴿لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلٰى أُمَّتِيْ لَأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مَعَ كُلِّ صَلَاةٍ﴾ (بخاری: ۸۸۷) ''اگر مجھے اپنی امت پر مشقت کا ڈر نہ ہوتا تو میں انہیں ہر نماز کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم دے دیتا۔'' اسی طرح فرمایا ﴿أَكْثَرْتُ عَلَيْكُمْ فِي السِّوَاكِ﴾ (بخاری: ۸۸۸) ''میں نے تمہیں مسواک کے بارہ میں بہت تاکید فرمائی ہے'' مسواک کے ساتھ پڑھی جانے والی نماز ثواب میں کئی گنا بڑھ جاتی ہے۔ رسول اللہ (ﷺ) نے مرض الموت میں بھی مسواک کا اہتمام فرمایا۔ اس لیے تمام مسلمانوں کو اس کا اہتمام کرنا چاہیے۔

مسلم اور کافر میں امتیاز نماز سے ہے

(۸) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ الْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلٰوةِ (مسلم)

تخریج: ابو داؤد، السنۃ، باب فی ردالإرجاء، حدیث: ٤٦٧٨۔ مسلم: ٢٤٧۔ واللفظ لأبی داؤد۔

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا: بندے اور کفر کے درمیان (فرق) نماز کو چھوڑنا ہے۔

لغوی تشریح: ﴿بَيْنَ الْعَبْدِ﴾ ''بندے کے درمیان'' بندے سے مراد مومن آدمی ہے۔ ﴿تَرْكُ الصَّلٰوةِ﴾ ''نماز کو چھوڑنا''۔

فوائد: اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ نماز مومن اور کافر میں امتیاز کرنے والی ہے۔ جو شخص نماز نہیں پڑھتا وہ کفر کی سرحد میں داخل ہو جاتا ہے۔ اس کے کلمے کا کچھ اعتبار نہیں۔ نبی (ﷺ) نے فرمایا ﴿اَلْعَهْدُ الَّذِي بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ الصَّلٰوةُ فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ﴾ (ترمذی: ١٦٢١) ہمارے اور کافروں کے درمیان نماز کا عہد و پیمان ہے۔ پس جس نے اس کو چھوڑا اس نے کفر کیا۔

شرک کسی حالت میں بھی جائز نہیں

(۹) عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ: أَوْصَانِي خَلِيْلِي: أَنْ لَّا تُشْرِكَ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِاللّٰهِ شَيْئًا وَإِنْ قُطِّعْتَ وَحُرِّقْتَ وَلَا تَتْرُكْ صَلٰوةً مَكْتُوْبَةً مُتَعَمِّدًا

(ابن ماجه)[مشكوٰة الالبانی، حدیث: ۵۸۰]

تخریج: سنن ابن ماجه' کتاب الفتن' باب الصبر علی البلاء' حدیث: ٤٠٣٤

ترجمہ: حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرے محبوب (حضرت محمد ﷺ) نے مجھے وصیت فرمائی کہ ''اللہ کے ساتھ ہرگز کسی کو شریک نہ ٹھہرانا' اگرچہ تمہیں ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جائے یا جلا دیا جائے' اور جان بوجھ کر کوئی فرض نماز نہ چھوڑنا۔''

لغوی تشریح: ﴿أَوْصَانِیْ﴾ باب أَوْصٰی' يُوْصِیْ' إِيْصَاءً ''مجھے وصیت کی'' ﴿لَاتُشْرِكْ بِاللّٰهِ﴾ ''تو شریک نہ ٹھہرا اللہ کے ساتھ۔'' ﴿قُطِّعْتَ﴾ فعل ماضی مجہول صیغہ واحد مذکر حاضر۔ ''تو ٹکڑے ٹکڑے کیا گیا۔'' ﴿حُرِّقْتَ﴾ ''تو جلایا گیا'' ﴿لَاتَتْرُكْ﴾ ''تو نہ چھوڑ'' ﴿صَلٰوةً مَكْتُوْبَةً﴾ موصوف صفت ہیں۔ ''فرض نماز'' ﴿مُتَعَمِّدًا﴾ ''جان بوجھ کر۔''

فوائد: اس حدیث میں رسول اللہ (ﷺ) نے دو اہم وصیتیں فرمائیں ہیں۔ ❶ پہلی وصیت یہ ہے کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ چاہے تمہیں کیسے بھی حالات پیش آ جائیں۔ مال و جان قربان کر دینا مگر شرک نہ کرنا۔ ارشاد باری ہے ﴿إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ﴾ (لقمن: ١٤) ''یقیناً شرک بڑا ظلم ہے۔'' ارشاد نبوی (ﷺ) ہے ﴿أَنْ تَجْعَلَ لِلّٰهِ نِدًّا وَهُوَ خَلَقَكَ﴾ (بخاری: ٦٨٦١) ''سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ تو اللہ کا شریک ٹھرائے حالانکہ اس نے تجھے پیدا کیا ہے۔'' شرک یہ ہے کہ اللہ کے سوا کسی دوسرے کو نفع و نقصان کا مالک سمجھ کر اس کی عبادت کی جائے' اس کو سجدہ کیا جائے۔ اسی طرح کسی نبی یا ولی کی قبر پر شفاء' دولت' کامیابی اور عزت کے حصول اور غربت' تنگدستی اور مصائب سے بچنے کے لیے چادریں چڑھانا' نذر و نیاز دینا اور پھول وغیرہ چڑھانا سب شرک ہے۔ اسی لیے فرمایا کہ اگر تجھے جوتی کے تسمے کی بھی ضرورت پڑے تو اللہ سے مانگ۔ ❷ دوسری وصیت یہ فرمائی کہ فرض نماز کو جان بوجھ کر نہ چھوڑ۔ ارشاد نبوی (ﷺ) ہے ''ہمارے اور ان کافروں کے درمیان نماز کا عہد ہے پس جس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے اس کو چھوڑا اس نے کفر کیا۔'' اللہ تعالیٰ ہمیں شرک سے بچنے اور نماز قائم کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

مؤذن کی اذان سن کر جواب دو

(۱۰) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: إِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَايَقُوْلُ ثُمَّ صَلُّوْا عَلَيَّ۔

تخریج: صحیح مسلم' الصلوٰۃ' باب استحباب القول مثل قول المؤذن' حدیث: ۸۴۹۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا: جب تم اذان سنو تو اسی طرح (جواب میں) کہو جس طرح مؤذن کہتا ہے' پھر مجھ پر درود بھیجو۔

لغوی تشریح: ﴿إِذَا سَمِعْتُمْ﴾ "إِذَا" ظرف زماں ہے "سَمِعْتُمْ" جمع مذکر حاضر کا صیغہ ہے۔ ''جب سنو تم۔'' ﴿اَلْمُؤَذِّنُ﴾ "أَذَّنَ' يُؤَذِّنُ' تَاذِيْنًا" سے اسم فاعل کا صیغہ ہے یعنی ''اذان دینے والا۔'' ﴿صَلُّوْا عَلَيَّ﴾ ''مجھ پر درود بھیجو۔''

فوائد: اس حدیث میں آداب اذان بیان کیے گئے ہیں۔ یعنی اذان کو سننا اور پھر اسی طرح ساتھ ساتھ اس کا جواب دینا چاہیے۔ البتہ "حَيَّ عَلَى الصَّلٰوة" اور "حَيَّ عَلَى الْفَلَاح" کے جواب میں "لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ" کہنا چاہیے۔ (ابوداؤد: ۵۲۷) پھر نبی (ﷺ) پر درود بھیجنا چاہیے۔ جو شخص اس پر عمل کرتا ہے۔ اور ﴿اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ..... والی دعا بھی پڑھتا ہے﴾ اس کے بارہ میں رسول اکرم (ﷺ) نے فرمایا ﴿صَلَّتْ لَهُ الشَّفَاعَةُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ﴾ (ابوداؤد: ۵۲۹) ''اس کے لیے قیامت کے دن میری شفاعت واجب ہو جائے گی۔''

مسجد بنانے کی فضیلت

(۱۱) عَنْ عُثْمَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ بَنٰى لِلّٰهِ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مَسْجِدًا بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ (متفق عليه)

تخریج: مسلم' كتاب المساجد' باب فضل بناء المساجد' حديث: ۱۱۸۹۔ بخاری' حديث: ٤٥٠۔

(ترجمہ):-حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا' جو شخص اللہ کی رضا کے لیے مسجد بناتا ہے' اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں گھر بنا دیتے ہیں۔

لغوی تشریح: ﴿مَنْ بَنٰى﴾ ''مَنْ'' اسم موصول ہے۔ ''بَنٰى'' واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے یعنی ''جس نے بنائی'' ﴿مَسْجِدًا﴾ سَجَدَ' يَسْجُدُ' سَجْدَةً وَسُجُوْدًا سے ظرف مکاں ہے۔ سجدہ کرنے کی جگہ۔ ''یعنی مسجد'' ﴿بَيْتًا﴾ ''گھر۔''

فوائد: مسجد بنانا بہت بڑا عمل ہے اور انبیاء علیہم السلام کی سنت ہے۔ ارشاد باری ہے۔ ﴿وَ إِذْ يَرْفَعُ إِبْرَاهِيْمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَإِسْمٰعِيْلُ﴾ (البقرة: ۱۲۷) ''اور جب ابراہیم اور اسماعیل علیہما السلام بیت اللہ کی بنیادوں کو اٹھا رہے تھے۔'' اسی طرح خود رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے مسجد کی تعمیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ البتہ کسی بھی عمل میں اللہ کی رضا کے علاوہ اور کوئی مقصد نہیں ہونا چاہیے یعنی نیت اچھی ہونی چاہیے۔ ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے: ﴿إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَاتِ﴾ (بخاری: ۱) ''تمام اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے'' نیت اچھی ہو تو چھوٹا عمل بھی باعث برکت اور ثواب ہوتا ہے۔ لیکن اگر ریاکاری ہو تو بڑے سے بڑا عمل بھی باعث ہلاکت وعذاب بن جاتا ہے۔

مسجد میں داخل ہونے اور باہر نکلنے کی دعا

(۱۲) عَنْ أَبِيْ أُسَيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَقُلْ: اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ' وَ إِذَا خَرَجَ فَلْيَقُلْ: اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ (مسلم)

تخریج: مسلم' كتاب صلوٰة المسافرين' باب مايقول إذا دخل المسجد' حديث: ۱٦٥٢۔

ترجمہ: حضرت ابواُسید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا' جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو یہ پڑھے ﴿اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ﴾

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اے اللہ میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے'' اور جب مسجد سے نکلے تو یہ پڑھے ﴿اَللّٰهُمَّ إِنِّیْ أَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ﴾ ''اے اللہ میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں''

لغوی تشریح: ﴿إِذَا دَخَلَ﴾ ''جب داخل ہو۔'' ﴿فَلْيَقُلْ﴾ ''لِيَقُلْ'' فعل امر ہے۔ ''چاہیے کہ کہے وہ'' ﴿اَللّٰهُمَّ﴾ یہ اصل میں ''یَااللّٰهُ'' تھا ''یَا'' حرف نداء کو حذف کر کے اس کے عوض آخر میں ''م'' مشدد لائی گئی ہے۔ یعنی ''اے اللہ ہماری طرف توجہ فرما'' ﴿اِفْتَحْ﴾ فَتَحَ یَفْتَحُ سے فعل امر ہے۔ ''کھول دے'' ﴿أَبْوَابَ﴾ ''دروازے'' اس کی واحد ''بَابٌ'' ہے۔

فوائد: اس حدیث میں مسجد میں داخل ہونے اور نکلنے کے آداب اور دعائیں بتائی گئی ہیں۔ مسجد میں جاتے وقت دایاں پاؤں پہلے رکھیں اور نکلتے وقت بایاں پاؤں پہلے نکالیں اور پھر مذکورہ دعائیں پڑھیں۔ ''رَحْمَتِکَ'' میں اللہ کی رحمت سے مراد اس کا احسان اور مہربانی ہے۔ مقصد یہ ہے کہ اللہ اپنی رحمت سے ہماری عبادت قبول فرما اور ہمارے گناہ معاف فرما۔ انسان جتنا بھی نیک ہو اس کو جنت اللہ کی رحمت سے ہی ملے گی۔ ''فَضْلِکَ'' میں اس کے فضل سے مراد رزق حلال ہے کیونکہ حرام کھانے سے کوئی عبادت قبول نہیں ہوتی۔

نماز شروع کرتے وقت کی پہلی دعا

(۱۳) عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا اسْتَفْتَحَ الصَّلَاةَ قَالَ: سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَ تَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُکَ (الترمذی۔ ابوداؤد)

تخریج: سنن ابوداؤد' کتاب الصلوٰة' باب من رأی الاستفتاح بسبحانك: ۷۷۶۔ ترمذی: ۲۴۳۔

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی (ﷺ) جب نماز شروع کرتے تو یہ پڑھتے ﴿سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ.....﴾ ''اے اللہ تو پاک ہے اپنی تعریف کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساتھ تیرا نام برکت والا ہے تیری شان بڑی بلند ہے اور تیرے سوا کوئی اِلٰہ نہیں ہے۔"

لغوی تشریح: ﴿إِذَا اسْتَفْتَحَ﴾ "جب وہ شروع کرتے" ﴿سُبْحَانَكَ﴾ "تو پاک ہے" ﴿وَبِحَمْدِكَ﴾ باب "حَمِدَ، يَحْمَدُ، حَمْدًا" ہے یعنی "اپنی تعریف کے ساتھ" ﴿تَبَارَكَ اسْمُكَ﴾ تیرا نام بابرکت ہے ﴿جَدُّكَ﴾ "تیری عظمت و بزرگی۔"

فوائد: اس دعا میں اللہ تعالیٰ کی پاکیزگی اور عظمت و بڑائی کا ذکر ہے۔ نماز میں سب سے پہلے یہ دعا اس لیے پڑھی جاتی ہے کہ انسان سب دروازوں کو چھوڑ کر اللہ کے دربار میں حاضر ہو کر تجدید عہد کرتا ہے کہ تمام عبادات اور بڑائی کے لائق صرف اللہ کی ذات ہے اس کی ذات اور صفات میں کوئی اس کا شریک نہیں ہے۔ نیز نماز کے شروع میں اس کے علاوہ دیگر دعائیں بھی ثابت ہیں جیسے ﴿اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِيْ.....﴾ (بخاری: ۱/۱۸۱) اور ﴿وَجَّهْتُ وَجْهِيَ.....﴾ (مسلم: ۱/۵۴۳) وغیرہ وغیرہ۔

نماز میں سورہ فاتحہ کی اہمیت

(۱۴) عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَاصَلٰوةَ لِمَنْ لَّمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ (متفق علیہ)

تخریج: بخاری، کتاب الاذان، باب وجوب القرأۃ، حدیث: ۷۵۶۔ مسلم، الصلوٰۃ، حدیث: ۸۷۴۔

ترجمہ: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا: جو شخص نماز میں سورہ فاتحہ نہیں پڑھتا اس کی نماز نہیں ہوتی۔

لغوی تشریح: ﴿لَاصَلٰوةَ﴾ "نماز نہیں ہوتی" ﴿لَمْ يَقْرَأْ﴾ نفی جحد بلم ہے۔ یعنی "جو نہیں پڑھتا۔" ﴿فَاتِحَةُ الْكِتَابِ﴾ "کتاب کو کھولنے والی یعنی سورہ فاتحہ۔" اس کے اور بھی نام ہیں مثلاً ❶ اُمّ القرآن ❷ سبع مثانی ❸ شفا ❹ قرآن عظیم ❺ رقیہ وغیرہ۔

فوائد: اس حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ سورہ فاتحہ کی کس قدر اہمیت ہے اور نماز میں اس کا پڑھنا کتنا ضروری ہے۔ "لَاصَلٰوةَ" میں لائے نفی جنس ہے یعنی آدمی اکیلا ہو یا امام ہو،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سفر میں ہو یا حضر میں، مرد ہو یا عورت، نماز جہری ہو یا سرّی (آہستہ)، دن کی ہو یا رات کی، فرض ہو یا نفل، جب تک سورہ فاتحہ نہ پڑھے گا نماز نہیں ہوگی۔ بلکہ جس میں فاتحہ نہ پڑھی جائے اس کو نماز کہا ہی نہیں جا سکتا کیونکہ حدیث میں فاتحہ ہی کو نماز کہا گیا ہے۔ حدیث قدسی ہے۔ اللہ فرماتے ہیں ﴿قَسَمْتُ الصَّلٰوةَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ عَبْدِيْ﴾ (ابو داؤد: ۸۲۱) ''میں نے نماز (یعنی سورہ فاتحہ) کو اپنے اور بندے کے درمیان تقسیم کر دیا ہے۔'' اس کے بعد حدیث میں سورہ فاتحہ کی تقسیم کا بیان ہے۔

امام کی پوری پوری اقتدا کی جائے

(۱۵) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَ إِذَا قَرَأَ فَأَنْصِتُوْا (ابو داؤد)

تخریج: ابو داؤد، کتاب الصلاۃ، باب الإمام یصلی من قعود، حدیث: ٦٠٤۔[1]

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: امام بنایا ہی اس لیے جاتا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے، جب وہ تکبیر کہہ چکے پھر تم تکبیر کہو اور جب وہ قرأت کرے تو تم خاموش رہو۔

لغوی تشریح: ﴿جُعِلَ﴾ ماضی مجہول ''بنایا گیا ہے۔'' ﴿اَلْإِمَامُ﴾ ''أَمَّ يَؤُمُّ'' سے ہے۔ ''قیادت یا امامت کرنے والا'' ﴿لِيُؤْتَمَّ﴾ ﴿إِئْتَمَّ يَأْتَمُّ﴾ سے مجہول ہے۔ ''تاکہ اس کی پیروی کی جائے'' ﴿أَنْصِتُوْا﴾۔ ''أَنْصَتَ، يُنْصِتُ، إِنْصَاتًا'' سے فعل امر ہے۔ ''تم خاموش رہو''

فوائد: امام کی اقتداء سے مراد یہ ہے کہ ہر حرکت و نقل میں اس کے پیچھے پیچھے چلا جائے نہ برابری کی جائے نہ اس سے آگے بڑھا جائے۔ عام طور پر لوگ اس مسئلہ میں سستی کا شکار ہیں۔ اور امام سے سبقت کر جاتے ہیں۔ اس کی بڑی سخت وعید آئی ہے۔ ارشاد نبوی (ﷺ) ہے۔ جو امام سے پہل کرتا ہے اس کو ڈرنا چاہیے ﴿أَنْ يَجْعَلَ اللّٰهُ

---

[1] اس حدیث میں ﴿إذا قرء فانصتوا﴾ کے الفاظ شاذ ہیں (توضیح الکلام)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رَأْسَهُ رَأْسَ حِمَارٍ﴾(بخاری: ٦٩١) ''کہ کہیں اللہ اس کا سر گدھے کا سر نہ بنا دیں۔'' ﴿فَأَنْصِتُوا﴾ پس خاموش رہو تم۔ جب امام اونچی آواز میں تلاوت کر رہا ہو تو مقتدیوں کو خاموشی سے سننا چاہیے البتہ سورہ فاتحہ اس سے مستثنیٰ ہے جسکا پڑھنا ہر حال میں ضروری ہے۔ کیونکہ اس کی تخصیص دوسری حدیث سے ہو جاتی ہے۔ آپ (ﷺ) نے فرمایا ﴿لَاتَفْعَلُوْا إِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَإِنَّهُ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَّمْ يَقْرَأْ بِهَا﴾ (ابو داؤد: ٨٢٣) ''(جب امام اونچی پڑھ رہا ہو تو) تم فاتحہ کے علاوہ کچھ نہ پڑھا کرو کیونکہ جو فاتحہ نہیں پڑھتا اس کی نماز نہیں ہوتی۔

رکوع اور سجدے کی پہلی دعا

(١٦) عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: إِذَا رَكَعَ أَحَدُكُمْ فَقَالَ فِيْ رُكُوْعِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَدْ تَمَّ رُكُوْعُهُ وَذٰلِكَ أَدْنَاهُ وَ إِذَا سَجَدَ فَقَالَ فِيْ سُجُوْدِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَقَدْ تَمَّ سُجُوْدُهُ وَذٰلِكَ أَدْنَاهُ (ترمذی و ابوداؤد)

تخریج: ترمذی، کتاب الصلوۃ، باب ماجاء فی التسبیح فی الرکوع و السجود، حدیث: ٢٦١۔[1]

ترجمہ: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی رکوع کرے تو اس میں تین مرتبہ پڑھے ﴿سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ﴾ ''پاک ہے میرا رب عظمت والا'' تو اس کا رکوع مکمل ہو جائے گا لیکن یہ ادنیٰ درجہ ہے اور جب سجدہ کرے تو اس میں تین بار پڑھے ﴿سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى﴾ ''پاک ہے میرا رب جو بہت بلند ہے'' تو اس کا سجدہ مکمل ہو جائے گا لیکن یہ ادنیٰ درجہ ہے۔

لغوی تشریح: ﴿رَكَعَ﴾ ''وہ رکوع کرے۔'' ﴿تَمَّ رُكُوْعُهُ﴾ ''تَمَّ'' فعل ماضی ہے۔ یعنی اس کا رکوع مکمل ہو گیا۔ ﴿ذٰلِكَ أَدْنَاهُ﴾ ''یہ اس کا ادنیٰ درجہ ہے۔''

---

[1] حدیث صحیح ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھیں تخریج صلاۃ الرسول، حدیث: ٣١٨

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فوائد: اس حدیث میں رکوع اور سجدہ کی تسبیحات کا ذکر ہے۔ رکوع میں بھی انسان اللہ کے سامنے جھکتا ہے لیکن سجدہ میں تو آدمی عاجزی اور انکساری کے اعلیٰ درجہ پر فائز ہوتا ہے اور اس کا سر رحمٰن کے قدموں میں ہوتا ہے۔ اس لیے جس قدر ہو سکے زیادہ سے زیادہ تسبیحات کرنی چاہیے۔ تاکہ زیادہ سے زیادہ قرب الٰہی حاصل ہو سکے۔

رکوع اور سجدے کی دوسری دعا

(۱۷) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: يُكْثِرُ أَنْ يَّقُوْلَ فِيْ رُكُوْعِهٖ وَ سُجُوْدِهٖ: سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ (متفق علیہ)

تخریج: بخاری، التفسیر، سورۃ ۱۱۰ حدیث: ۴۹۶۸۔ مسلم، الصلوٰۃ، حدیث: ۱۰۸۵۔

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے رکوع اور سجدے میں کثرت سے یہ پڑھا کرتے تھے ﴿سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَ بِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ﴾ ''اے اللہ ہمارے پروردگار تو اپنی تعریف کے ساتھ پاک ہے اے اللہ مجھے معاف فرما''

لغوی تشریح: ﴿يُكْثِرُ﴾ ''أَكْثَرَ، يُكْثِرُ، إِكْثَارًا'' سے فعل مضارع صیغہ واحد مذکر غائب ہے۔ ''بہت زیادہ'' ﴿وَبِحَمْدِكَ﴾ ''تو اپنی تعریف کے ساتھ۔''

فوائد: اس حدیث میں رکوع اور سجدہ کی دوسری دعا کا تذکرہ ہے۔ احادیث میں ان کے علاوہ بھی دعائیں مذکور ہیں۔ وہ ساری پڑھ لی جائیں یا ان میں کچھ یا ایک بھی پڑھ لی جائے تو درست ہے۔ آدمی اکیلا نماز پڑھے تو ساری دعائیں بھی پڑھ سکتا ہیں البتہ امامت کی صورت میں مقتدیوں کا لحاظ رکھنا ضروری ہے۔ مذکورہ دعا بھی بہت جامع ہے پہلے اللہ کی حمد وثنا ہے پھر اس سے معافی کی درخواست ہے یہ معافی مانگنے کا بہترین انداز ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رکوع اور سجدے کے بعد قومہ اور جلسہ کا حکم

(۱۸) عَنْ أَبِي مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا تُجْزِئُ صَلَاةُ الرَّجُلِ حَتّٰى يُقِيْمَ ظَهْرَهُ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ (ابوداؤد)

تخریج: ابوداؤد، کتاب الصلوٰۃ، باب صلوٰۃ من لا یقیم صلبہ فی الرکوع والسجود، حدیث: ۸۵۵

ترجمہ: حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا: آدمی کی نماز درست نہیں ہوتی جب تک کہ وہ رکوع اور سجدوں میں اپنی کمر کو سیدھا نہ کرلے۔

لغوی تشریح: ﴿لَا تُجْزِئُ﴾ "أَجْزَأَ، يُجْزِئُ، إِجْزَاءً" سے فعل نہی ہے یعنی "کفایت نہیں کرتی۔" ﴿يُقِيْمُ﴾ "سیدھا کرلے" ﴿ظَهْرَهُ﴾ اپنی کمر کو۔

فوائد: اس حدیث میں سکون اور اطمینان سے نماز پڑھنے کا بیان ہے۔ اس سے نماز کے خشوع وخضوع کی تکمیل ہوتی ہے۔ اطمینان سے نماز پڑھنا مومن کی نشانی ہے جب کہ کوّے کی طرح جلدی جلدی نماز میں ٹھونگے لگانا منافق کی علامت ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے ﴿إِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ وَإِذَا قَامُوْا إِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى﴾ (النساء: ۱۴۲) "بے شک منافق اللہ سے چالبازیاں کررہے ہیں اور وہ انہی اس چال بازی کا بدلہ دینے والا ہے اور وہ جب نماز کو کھڑے ہوتے ہیں تو کاہلی کی حالت میں کھڑے ہوتے ہیں۔" ان کا ٹھکانہ جہنم ہے۔ ارشاد باری ہے ﴿فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ. الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلٰوتِهِمْ سَاهُوْنَ﴾ (الماعون: ۴) "ان نمازیوں کے لیے ویل (جہنم) ہے جو اپنی نماز سے غافل ہیں۔" اس لیے نماز میں اعتدال (سکون) خاص کر رکوع اور سجدہ کے بعد سکون سے اس قدر ٹھہرنا ضروری ہے کہ ہر جوڑ اپنی جگہ پر آجائے۔ آپ (ﷺ) نے غلط نماز پڑھنے والے آدمی کو یہی حکم دیا تھا کہ نماز میں اطمینان اختیار کرے۔ دیکھئے (صحیح بخاری۔ ۳۹۷) جو رکوع اور سجدوں میں کمر سیدھی نہیں رکھتا اس کی نماز نہیں ہوتی۔ (ابن ماجہ: ۸۷۱)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسجدوں کے درمیان کی دعا

(۱۹) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُوْلُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ وَعَافِنِيْ وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ.

تخریج: سنن ابوداؤد، کتاب الصلوٰۃ، باب الدعاء بین السجدتین، حدیث: ۸۵۰۔[1]

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ (ﷺ) دوسجدوں کے درمیان یہ پڑھا کرتے تھے ﴿اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ وَعَافِنِيْ وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ﴾ ''اے اللہ مجھے معاف فرما، مجھ پر رحم فرما، مجھے عافیت دے، مجھے ہدایت دے اور مجھے رزق عطا فرما۔''

لغوی تشریح: ﴿بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ﴾ ''دوسجدوں کے درمیان'' ﴿اِغْفِرْلِيْ﴾ ''غَفَرَ يَغْفِرُ'' سے فعل امر ''مجھے معاف فرما'' ﴿اِرْحَمْنِيْ﴾ ''مجھ پر رحم فرما'' ﴿عَافِنِيْ﴾ ''عَفَا يَعْفُوْا عِفَاءً'' سے فعل امر ہے ''مجھے عافیت دے'' ﴿وَاهْدِنِيْ﴾ ''اور مجھے ہدایت دے'' ﴿وَارْزُقْنِيْ﴾ ''رَزَقَ، يَرْزُقُ، رِزْقًا'' سے فعل امر ''اور مجھے رزق دے''

فوائد: دوسجدوں کے درمیان اطمینان سے بیٹھنا اور دعا پڑھنا مسنون ہے لیکن بدقسمتی سے اس پر کم لوگ ہی عمل پیرا ہیں۔ اکثر لوگ اس میں غفلت سے کام لیتے ہیں اور پہلے سجدہ سے صحیح طرح سر اٹھانے اور اطمینان سے بیٹھنے سے پہلے ہی دوسرے سجدہ میں چلے جاتے ہیں۔ حالانکہ یہ سراسر سنت کے خلاف ہے۔ مذکورہ دعا کے الفاظ اتنے جامع ہیں کہ دنیا و آخرت کی تمام بھلائیاں اس میں جمع کر دی گئی ہیں مثلاً اس میں بندہ اللہ تعالیٰ سے گناہوں کی بخشش، رحمت الٰہی اور ہدایت کا سوال کرتا ہے اور ہر قسم کی عافیت اور رزق کے حصول کی بھی درخواست کرتا ہے اور یہ سوال عجز و نیاز کی انتہاء یعنی سجدہ کے بعد کرتا ہے۔

---

[1] اس حدیث کو بعض تدلیس کی وجہ سے ضعیف کہتے ہیں البتہ حاکم، ذہبی اور نووی وغیرہ اس کو صحیح کہتے ہیں۔ تفصیل کے لیے دیکھیں تخریج صلوۃ الرسول، حدیث: ۳۸۲۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو کہ یقیناً قبولیت اور اجر وثواب کا موجب ہے۔ اور اس کو ترک کرنا بڑی بدنصیبی اور محرومی ہے۔ دو سجدوں کے درمیان کی دوسری دعا "رب اغفرلی" ہے۔ (ابوداؤد: ۸۷٤)

تشہد کی دعا

(۲۰) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا قَعَدَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلٰوةِ، فَلْيَقُلْ: اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبَاتُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ، اَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ.

تخریج: صحیح مسلم، کتاب الصلوۃ، باب التشہد فی الصلوۃ، حدیث: ۸۹۷۔ بخاری: ۸۳۱۔

ترجمہ: "حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، کہ نبی (ﷺ) نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص نماز میں تشہد بیٹھے تو یہ دعا پڑھے ﴿اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ.....﴾ "تمام قولی، فعلی اور مالی عبادات اللہ ہی کے لیے ہیں۔ سلام ہو آپ پر اے نبی اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں ہوں، سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (ﷺ) اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں"

لغوی تشریح: ﴿اَلتَّحِيَّاتُ﴾ "تمام سلام و آداب یعنی قولی عبادات" اس کی واحد "تَحِيَّةٌ" ہے۔ ﴿الصَّلَوٰتُ﴾ "تمام بدنی عبادات" اس کی واحد "صَلَاةٌ" ہے ﴿الطَّيِّبَاتُ﴾ "تمام پاکیزہ کلمات یعنی مالی عبادات" اس کی واحد "طَيِّبَةٌ" ہے۔

فوائد: اس دعا میں قولی، فعلی اور مالی تمام عبادات کا تذکرہ ہے۔ کیونکہ قیام، رکوع اور سجود کے بعد بندہ بارگاہ الٰہی میں عاجزی وانکساری سے اس بات کا اعادہ کرتا ہے کہ اے اللہ عبادات کی تمام اقسام تیرے لیے خاص ہیں اور تو ہی اس کا لائق ہے۔

اس کے بعد پیارے نبی (ﷺ) پر تحفہ سلام بھیجا گیا ہے کیونکہ اللہ کی تعریف اور وحدانیت کے بعد اس کے نبی (ﷺ) پر سلام بھیجنا عقلی اور نقلی تقاضا تھا جن کے ذریعے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمیں معرفت الٰہی نصیب ہوئی۔ البتہ یہ صیغہ مخاطب کا ہے لیکن اس سے نبی (ﷺ) کو حاضر و ناظر ماننا صحیح نہیں۔ ورنہ قرآن میں "قُلْ یٰاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ" بھی آیا ہے تو پھر کیا کافر بھی حاضر و ناظر ہیں؟ تو پھر کون سی فضیلت ہے۔ یہ ایسے ہی ہے جیسے ایک دوست اپنے دوسرے دوست کو خط لکھتے وقت مخاطب کے صیغے استعمال کرتا ہے کیونکہ اس کو یقین ہوتا ہے کہ میرا خط دوست تک پہنچ جائے گا حالانکہ وہ اس کو نہ دیکھ رہا ہوتا ہے اور نہ ہی وہ حاضر ہوتا ہے۔ اسی طرح ہمارا درود و سلام بھی اللہ تعالیٰ نبی (ﷺ) تک پہنچا دیتے ہیں۔

تشہد میں درود شریف

(۲۱) عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِیْ لَیْلٰی رضی اللہ عنہ قَالَ: سَأَلْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْنَا: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَیْفَ الصَّلٰوةُ عَلَیْكُمْ أَهْلَ الْبَیْتِ؟ قَالَ: قُوْلُوْا: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی إِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ إِبْرَاهِیْمَ إِنَّكَ حَمِیْدٌ مَجِیْدٌ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی إِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ إِبْرَاهِیْمَ إِنَّكَ حَمِیْدٌ مَجِیْدٌ (متفق علیہ)

تخریج: صحیح بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب ﴿یَزِفُّوْنَ﴾، حدیث: ۳۳۷۰۔ صحیح مسلم، کتاب الصلوٰۃ، باب الصلوٰۃ علی النبی ﷺ بعد التشہد، حدیث: ۹۰۸۔

ترجمہ: حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ (ﷺ) سے پوچھا کہ اے اللہ کے رسول (ﷺ) ہم آپ اہل بیت پر کس طرح درود بھیجیں تو آپ (ﷺ) نے فرمایا تم یہ پڑھو ﴿اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ.....﴾ "اے اللہ حضرت محمد (ﷺ) اور ان کی آل پر رحمتیں نازل فرما۔ جیسے رحمتیں نازل فرمائیں تو نے ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر تو یقیناً تعریف کے لائق اور بزرگی والا ہے۔ اے اللہ برکتیں نازل فرما حضرت محمد (ﷺ) اور ان کی آل پر جیسے برکتیں نازل فرمائیں تو نے ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر بیشک تو قابل تعریف اور بزرگی والا ہے۔"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لغوی تشریح: ﴿صَلِّ﴾ فعل امر ہے۔ یعنی ''رحمتیں بھیج'' ﴿بَارِكْ﴾ فعل امر ہے ''برکتیں بھیج۔'' ﴿حَمِيدٌ﴾ ''فَعِيلٌ'' کے وزن پر ہے یعنی ''تعریف کیا ہوا۔'' ﴿مَجِيدٌ﴾ ''بزرگی والا۔''

فوائد: اس حدیث میں نماز کے دوران تشہد کی حالت میں رسول اللہ (ﷺ) پر درود بھیجنے کا مسنون طریقہ اور الفاظ بتائے گئے ہیں۔ یہ درود ابراہیمی ہے جو ہر نماز میں پڑھا جاتا ہے۔ عام حالات میں مختلف احادیث کے اندر درود کے مختلف الفاظ وارد ہوئے ہیں لیکن درود ابراہیمی کی افضلیت اور معنویت اپنی جگہ مُسَلَّم ہے۔ البتہ شرکیہ غیر شرعی اور بناوٹی الفاظ کے ساتھ درود بھیجنا منع ہے۔ ''صلوٰۃ'' کا معنی دعا اور رحمت بھی ہے لیکن جب اس کی نسبت اللہ کی طرف ہو تو پھر اس سے تکریم و تشریف میں زیادہ کرنا مراد ہوتا ہے۔ یعنی اے اللہ حضرت محمد (ﷺ) کو دنیا و آخرت میں عزت و شرف میں زیادہ فرما یعنی دنیا میں بھی ان کا نام بلند ہو ان کی شریعت قائم ہو اور آخرت میں بھی انہیں خیر کثیر عطا فرما۔ (آمین)

درود شریف کے بعد دعائے مغفرت

(۲۲) عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رضی اللہ عنہ قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَلِّمْنِي دُعَاءً أَدْعُوا بِهِ فِي صَلَاتِي، قَالَ: قُلْ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيرًا وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ فَاغْفِرْلِي مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِي إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ (متفق علیہ)

تخریج: بخاری، کتاب الدعوات، باب الدعاء فی الصلوٰۃ، حدیث: ۶۳۲۶۔ مسلم، حدیث: ۶۸۶۹۔

ترجمہ: ''حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ (ﷺ) سے عرض: کیا اے اللہ کے رسول (ﷺ) مجھے کوئی دعا سکھائیں جسے میں نماز میں پڑھا کروں۔ آپ (ﷺ) نے فرمایا: یہ پڑھا کرو ﴿اَللّٰهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي.....﴾

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اے اللہ بیشک میں نے اپنی جان پر بہت زیادہ ظلم کیا ہے اور تیرے علاوہ کوئی گناہوں کو معاف کرنے والا نہیں ہے۔ لہٰذا تو مجھے اپنی خاص بخشش سے معاف فرما اور مجھ پر رحم فرما۔ یقیناً تو ہی بڑا معاف کرنے والا اور مہربان ہے۔''

لغوی تشریح: ﴿ظَلَمْتُ﴾ ''ظَلَمَ، يَظْلِمُ'' سے ماضی متکلم ہے۔ ''میں نے ظلم کیا'' ﴿ظُلْمًا كَثِيرًا﴾ ''بہت زیادہ ظلم'' ﴿لَا يَغْفِرُ﴾ ''نہیں معاف کرتا'' ﴿مَغْفِرَةً﴾ مصدر ہے ''معاف کرنا'' ﴿مِنْ عِنْدِكَ﴾ اپنی جناب سے۔

فوائد: یہ دعا بڑی جامع ہے ہر نماز میں حالت تشہد میں درود شریف کے بعد پڑھنی چاہیے۔ ویسے تو تشہد میں انسان مسنون دعاؤں کے بعد جو بھی دعا چاہے کر سکتا ہے بشرطیکہ عربی زبان میں ہو۔ لیکن اس دعا میں بندہ اعتراف گناہ کے ساتھ ساتھ انتہائی عاجزی وانکساری سے اپنے رب کے ہاں معافی کی درخواست کرتا ہے یقیناً اس انداز سے انسان کے لیے مغفرت اور بخشش کے دروازے کھل جاتے ہیں۔

کن لوگوں کی نماز قبول نہیں ہوتی؟

(۲۳) عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ثَلَاثَةٌ لَا تُجَاوِزُ صَلَاتُهُمْ اٰذَانَهُمْ: اَلْعَبْدُ الْاٰبِقُ حَتّٰى يَرْجِعَ، وَامْرَأَةٌ بَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَلَيْهَا سَاخِطٌ، وَ إِمَامُ قَوْمٍ وَهُمْ لَهُ كَارِهُوْنَ (الترمذی) وَفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ مَاجَه: وَ أَخَوَانِ مُتَصَارِمَانِ.

تخریج: ترمذی، الصلاۃ، باب ماجاء فیمن ام قوما، حدیث: ۳۶۰۔ ابن ماجہ، الصلوۃ، حدیث: ۹۷۱۔

ترجمہ: ''حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین بندے ایسے ہیں جن کی نماز ان کے کانوں سے اوپر نہیں جاتی۔ مالک سے بھاگا ہوا غلام جب تک واپس نہ آ جائے، وہ عورت جو اس حالت میں رات گزارے کہ اس کا خاوند اس پر ناراض ہو اور ایسا امام جس کو لوگ ناپسند کرتے ہوں اور ابن ماجہ کی ایک روایت میں ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ دو بھائی جو آپس میں ناراض ہوں''

لغوی تشریح: ﴿لَا تُجَاوِزُ﴾ ''تجاوز نہیں کرتی'' ﴿اَلْاٰبِقُ﴾ اسم فاعل ہے ''یعنی بھگوڑا'' ﴿بَاتَتْ﴾ ''بَاتَ، يَبِيْتُ، بَيَاتًا'' سے فعل ماضی صیغہ واحد مؤنث غائب ''وہ عورت نے رات گزاری ہے'' ﴿سَاخِطٌ﴾ ''ناراض ہونے والا'' ﴿كَارِهُوْنَ﴾ ''كَرِهَ، يَكْرَهُ، كَرْهًا'' سے اسم فاعل جمع مذکر کا صیغہ ہے۔ ''ناخوش ہونے والے سب مرد۔'' ﴿مُتَصَارِمَانِ﴾ ''دو جھگڑے ہوئے مرد''

فوائد: اس حدیث میں ان لوگوں کا بیان ہے جن کی نمازیں بارگاہ الٰہی میں درجہ قبولیت حاصل نہیں کر پاتیں (۱) ان میں سب سے پہلا وہ بھاگا ہوا غلام ہے جو اپنے مالک کی اجازت کے بغیر نکل جاتا ہے۔ اس کی نماز قبول نہیں ہوتی لیکن اگر وہ مالک کی اطاعت کرے اور اللہ کا حق بھی ادا کرے تو اس کے لیے دوہرا اجر ہے۔ (۲) دوسری وہ عورت جو رات خاوند کو ناراض کر کے سو جائے اس کی بھی نماز قبول نہیں ہوتی لیکن اگر حقوق اللہ کے ساتھ ساتھ خاوند کی مکمل اطاعت کرے تو اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھل جائیں گے۔ (۳) تیسرا وہ امام جس کو مقتدی کسی شرعی قصور کے سبب پسند نہ کریں اس کی بھی نماز قبول نہیں ہوتی۔ البتہ اس میں ذاتی دشمنی اور حسد کا کوئی دخل نہ ہو۔ (۴) چوتھے نمبر پر ان دو بھائیوں کی بھی نماز نہیں ہوتی جو آپس میں جھگڑتے ہیں۔ پھر تین دن کے بعد بھی صلح نہیں کرتے۔ البتہ شرعی قصور کے سبب مقاطعہ (قطع تعلق) زیادہ دیر تک بھی جائز ہے۔

کون سے اعمال اللہ کے نزدیک پسندیدہ ہیں

(۲٤) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَحَبُّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللّٰهِ أَدْوَمُهَا وَ إِنْ قَلَّ (متفق علیہ)

تخریج: صحیح مسلم، صلاة المسافرین، باب فضیلة العمل الدائم.....: ۱۸۳۰۔ بخاری: ۵۸٦۱۔

ترجمہ: ''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمیشہ کیا جانے والا عمل اللہ کو پسند ہے اگر چہ وہ تھوڑا ہی کیوں نہ ہو؟''

لغوی تشریح: ﴿أَحَبُّ الْأَعْمَالِ﴾ ''اَلْأَعْمَالِ'' جمع ہے ''عَمَلٌ'' واحد ہے ''پسندیدہ اعمال۔'' ﴿إِلَى اللّٰهِ﴾ ''اللہ کے نزدیک''

فوائد: اس حدیث میں کسی بھی کام میں ہمیشگی اور تسلسل کی تعریف کی گئی ہے یعنی دنیا کا کام ہو یا دین کا اس میں باقاعدگی اور پابندی ہی اصل کامیابی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں بھی ایسا عمل محبوب ہے جو باقاعدہ اور ہمیشہ کیا جائے یہ نہیں کہ ایک دن تو دس پارے تلاوت کرے اور پھر ہفتہ بھر قرآن کو ہاتھ نہ لگائے اس بندے سے وہ بندہ زیادہ بہتر ہے جو ہر روز ایک رکوع یا ایک آیت باقاعدہ تلاوت کرتا ہے۔ جیسے کچھوا اپنی باقاعدگی اور تسلسل کے سبب کم رفتاری کے باوجود تیز رفتار خرگوش سے آگے نکل گیا تھا۔

انسان کے لیے بہترین سرمایہ

(۲۵) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: أَلَا أُخْبِرُكَ بِخَيْرِ مَا يَكْنِزُ الْمَرْءُ؟ اَلْمَرْءَ ةُ الصَّالِحَةُ' إِذَا نَظَرَ إِلَيْهَا سَرَّتْهُ وَ إِذَا أَمَرَهَا أَطَاعَتْهُ وَ إِذَا غَابَ عَنْهَا حَفِظَتْهُ (ابوداؤد)

تخریج: سنن ابوداؤد' کتاب الزکوٰۃ' باب فی حقوق المال' حدیث: ١٦٦٤۔

ترجمہ: ''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا' کیا میں تمہیں آدمی کے بہترین سرمایہ کے بارہ میں نہ بتاؤں؟ وہ بہترین سرمایہ نیک بیوی ہے جب وہ (خاوند) اس کو دیکھے تو اسے خوش کر دے' جب کسی بات کا حکم دے تو اس کی فرماں برداری کرے' اور جب وہ گھر میں موجود نہ ہو تو اس کی حفاظت کرے''

لغوی تشریح: ﴿أُخْبِرُكَ﴾ فعل مضارع مجہول صیغہ واحد متکلم۔ یعنی ''میں تجھے خبر دوں۔'' ﴿يَكْنِزُ الْمَرْءُ﴾ ''آدمی کا سرمایہ'' ﴿نَظَرَ إِلَيْهَا﴾ ''جب دیکھے اس کی طرف۔'' ﴿سَرَّتْهُ﴾ ''خوش کرے اس کو۔'' ﴿أَطَاعَتْهُ﴾ ''اس کی فرماں برداری کرے۔'' ﴿حَفِظَتْهُ﴾ ''اس کی حفاظت کرے۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فوائد: اس حدیث میں نیک بیوی کو آدمی کا بہترین سرمایہ قرار دیا گیا ہے۔ جس کو نیک بیوی مل جائے اس کے لیے دنیا بھی جنت ہے۔ نیک بیوی کی نشانیاں درج ذیل ہیں (۱) خاوند جب اس کی طرف دیکھے تو وہ محبت بھری نظر سے دیکھ کر اس کو خوش کر دے چہرے پر مسکراہٹ لائے (۲) جب بھی خاوند کسی کام کا حکم دے تو فوراً سر تسلیم خم کر دے۔ بشرطیکہ وہ کام خلاف شرع نہ ہو (۳) جب خاوند گھر میں نہ ہو تو اس کے مال' عزت اور آبرو اور اہل خانہ کی حفاظت اور نگہداشت کرے۔ ایسی نیک اور فرمانبردار بیوی کے لیے آخرت میں جنت کے آٹھوں دروازے کھلے ہوں گے۔

صدقہ' تواضع اور معاف کر دینے کی فضیلت

(۲۶) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَانَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِنْ مَّالٍ وَمَا زَادَ اللّٰهُ عَبْدًا بِعَفْوٍ إِلَّا عِزًّا وَمَا تَوَاضَعَ أَحَدٌ لِلّٰهِ إِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ (مسلم)

تخریج: صحیح مسلم' کتاب البر و الصلة' باب استحباب العفو و التواضع' حدیث: ۶۵۹۲۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا: صدقہ کرنے سے انسان کے مال میں کمی واقع نہیں ہوتی' اور کسی کو معاف کر دینے سے اللہ تعالیٰ بندے کی عزت میں اضافہ ہی فرماتا ہے اور جو بھی اللہ کے لیے عاجزی اختیار کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اس کو بلندی عطا فرماتا ہے۔

لغوی تشریح: ﴿مَانَقَصَتْ﴾ ''نہیں کم کرتا'' ﴿مَازَادَ اللّٰهُ﴾ ''زَادَ' يَزِيْدُ'' سے ماضی منفی معلوم یعنی ''نہیں زیادہ کرتا اللہ۔'' ﴿بِعَفْوٍ﴾ ''معاف کر دینے سے'' ﴿عِزًّا﴾ عَزَّ' يَعِزُّ' عِزًّا سے مصدر ہے یعنی ''عزت و وقار۔'' ﴿مَاتَوَاضَعَ﴾ ''نہیں عاجزی اختیار کرتا۔'' ﴿رَفَعَهُ اللّٰهُ﴾ ''یعنی اللہ اس کو بلندی عطا فرماتا ہے۔''

فوائد: اس حدیث میں تین اہم امور کا تذکرہ ہے (۱) صدقہ و خیرات کرنے سے مال میں کمی واقع نہیں ہوتی بلکہ صدقہ گناہوں کی مغفرت' بلاؤں کے خاتمہ کے ساتھ ساتھ خیر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وبرکت کا باعث بنتا ہے (۲) دوسری بات یہ ہے کہ قدرت اور طاقت کے باوجود مخالف سے بدلہ لینے کی بجائے معاف کر دینا بڑا عظیم عمل ہے اس سے اللہ تعالیٰ بندے کی عزت و وقار میں اضافہ فرما دیتے ہیں اور یہ احسان کے زمرہ میں شامل ہے۔ (۳) تیسری بات یہ ہے کہ جو اللہ کی خاطر خود کو نیچے کرتا ہے تکبر وغرور اور فخر نہیں کرتا بلکہ عاجزی وانکساری اختیار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ دنیا وآخرت میں اس کا نام روشن اور بلند فرما دیتے ہیں۔

کون سا صدقہ بہتر ہے

(۲۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: خَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنىً وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُوْلُ (بخاری)

تخریج: صحیح بخاری، کتاب الزکوٰۃ، باب لاصدقۃ إلا عن ظهر غنیً، حدیث: ۱۴۲۶

(ترجمہ):- ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا بہترین صدقہ وہ ہے جس کے بعد آدمی غنی رہے اور اپنے اہل وعیال سے اس کی ابتدا کرو''

لغوی تشریح: ﴿ظَهْرِ غِنىً﴾ ''جس کے بعد تونگری اور غنا ہو'' ﴿بِمَنْ تَعُوْلُ﴾ عَالَ، يَعُوْلُ، عَوْلًا سے ہے یعنی ''تیرے اہل وعیال''

فوائد: اس حدیث میں آدمی کو آداب صدقہ سے آگاہ کیا جا رہا ہے اور اس میں بنیادی بات یہ ہے کہ انسان کو سب سے پہلے اپنی ضروریات کے متعلق بھی سوچنا چاہیے یہ نہیں کہ جتنا مال ہو وہ تو صدقہ کر دے اور پھر اپنی ضرورت کی خاطر لوگوں سے بھیک مانگتا رہے۔ اور دوسری بات یہ ہے کہ صدقہ کی ابتدا اپنے اہل وعیال اور قریبی رشتہ داروں سے کرنی چاہیے کیوں اس کا دوہرا اجر ہے ایک صدقہ کا اجر اور دوسرا صلہ رحمی کا اجر ہے۔

قرآن مجید پر عمل کرنے سے ہی قوموں کو عزت مل سکتی ہے

(۲۸) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: إِنَّ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللّٰهَ يَرْفَعُ بِهٰذَا الْكِتَابِ أَقْوَامًا وَيَضَعُ بِهٖ اٰخَرِيْنَ (مسلم)

تخریج: صحیح مسلم، کتاب فضائل القرآن، باب فضل من یقوم بالقرآن، حدیث: ۱۸۹۷۔

(ترجمہ):-''حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ اس کتاب (قرآن پاک) کی وجہ سے بہت سے لوگوں کو سربلند کرتا ہے اور اس کی وجہ سے دوسرے لوگوں کو ذلیل کرتا ہے''

لغوی تشریح: ﴿يَرْفَعُ﴾ ''رَفَعَ، يَرْفَعُ، رَفْعًا'' سے یعنی ''وہ بلند کرتا ہے'' ﴿بِهٰذَا الْكِتَابِ﴾ ''اس کتاب کے ساتھ'' ﴿يَضَعُ﴾ ''وَضَعَ، يَضَعُ، وَضْعًا'' سے مضارع مذکر غائب یعنی ''نیچا دکھاتا ہے یا ذلیل کرتا ہے''

فوائد: اس حدیث میں قرآن پاک اور اس پر عمل پیرا ہونے والوں کی فضیلت اور اس کو پس پشت ڈالنے والوں کے انجام کا تذکرہ ہے۔ قرآن پاک تمام کتابوں سے افضل ہے جو اس پر عمل پیرا ہوتا ہے اور اس سے راہنمائی حاصل کرتا ہے اس کو اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں افضل و اعلیٰ بنا دیتے ہیں۔ دنیا میں قیادت و سیادت اور آخرت میں جنت کی بادشاہی ان کا مقدر بن جاتی ہے۔ جب کہ قرآن پاک سے منہ پھیرنے والے اور اس کو پس پشت ڈالنے والے دنیا میں ذلیل و خوار اور آخرت میں جہنم کا ایندھن بن جاتے ہیں۔ شاعر نے کیا خوب کہا ؎

وہ معزز تھے زمانہ میں مسلماں ہو کر　　اور تم خوار ہوئے تارک قرآں ہو کر

اعترافِ گناہ اور توبہ کا نتیجہ

(۲۹) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا اعْتَرَفَ ثُمَّ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ (متفق علیہ)

تخریج: صحیح بخاری، کتاب المغازی، باب فی حدیث الإفك۔ حدیث: ۴۱۴۱۔ مسلم: ۷۰۲۰۔

ترجمہ: ''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا: بندہ جب اپنے گناہ کا اعتراف کرتا ہے پھر توبہ کرتا ہے تو یقیناً اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرما لیتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں"

لغوی تشریح: ﴿اِعْتَرَفَ﴾ "اِعْتَرَفَ، یَعْتَرِفُ، اِعْتِرَافًا" سے فعل ماضی صیغہ واحد مذکر غائب یعنی "جب وہ اعتراف کر لے" ﴿تَابَ﴾ "وہ توبہ کر لے۔"

فوائد: اس حدیث میں رسول اللہ (ﷺ) نے اس بات کی وضاحت فرمادی ہے کہ توبہ سے قبل اعتراف جرم ضروری ہے۔ جیسے آدم علیہ السلام کی دعا میں ہے ﴿رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنْفُسَنَا﴾ "اے اللہ ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا" اسی طرح فرمایا ﴿إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيرًا﴾ "میں نے اپنی جان پر بہت ظلم کیا" اعترافِ جرم کے بعد کی جانے والی توبہ یقیناً اللہ کے ہاں قابل قبول ہوتی ہے۔

استغفار کی برکتیں

(۳۰) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ لَزِمَ الْاِسْتِغْفَارَ جَعَلَ اللّٰهُ لَهُ مِنْ كُلِّ ضِيْقٍ مَخْرَجًا وَمِنْ كُلِّ هَمٍّ فَرَجًا وَرَزَقَهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ (احمد و ابوداؤد)

تخریج: سنن ابوداؤد، کتاب الوتر، باب الاستغفار، حدیث: ۱۵۱۸۔ مسند احمد ۴/۵۵۔[1]

ترجمہ: "حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا: جو شخص پابندی سے استغفار کرتا رہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے ہر تنگی سے نکلنے کا راستہ بنا دیتا ہے اور ہر غم سے اسے نجات عطا کر دیتا ہے اور اسے وہاں سے روزی دیتا ہے جہاں سے اس کا گمان بھی نہیں ہوتا"

لغوی تشریح: ﴿لَزِمَ﴾ "لَزِمَ، یَلْزِمُ" سے فعل ماضی، صیغہ واحد مذکر غائب، یعنی "لازم پکڑا اس نے" ﴿مِنْ كُلِّ ضِيْقٍ﴾ "ہر تنگی سے" ﴿مَخْرَجًا﴾ "نکلنے کا راستہ۔" ﴿مِنْ كُلِّ هَمٍّ﴾ "هَمَّ، يَهُمُّ، هَمًّا" سے مصدر ہے یعنی "ہر قسم کے غم سے"

---

[1] امام حاکم اور احمد شاکر نے اس کو صحیح کہا ہے دیکھئے۔ مستدرک ۴/۲۶۲. هامش المسند ۴/ ۵۵

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿فَرَجًا﴾ ''نجات'' ﴿لَا يَحْتَسِبُ﴾ ''نہیں گمان کرتا وہ۔''

فوائد: اس حدیث میں توبہ کی برکات اور اس کے فوائد کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ توبہ تمام بیماریوں کا علاج اور ہر مشکل سے نکلنے کا راستہ اور تمام مصائب کا حل ہے حضرت حسن بصریؒ نے طلب اولاد' طلب بارش' طلب رزق اور خوشحالی کے حصول کے لیے چار مختلف اشخاص کو توبہ واستغفار کا ہی حکم دیا اور قرآن پاک کی ان آیات کو بطور دلیل پیش کیا۔ ﴿فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ إِنَّهُ كَانَ غَفَّارًا..... اَنْهَارًا﴾ (نوح: ۱۰ تا ۱۲) کثرت سے استغفار کرنا انبیاء کرام اور نیک لوگوں کا شیوہ ہے۔ آج کل ہر بندہ کسی نہ کسی آزمائش میں مبتلا ہے اس لیے پوری امت کو چاہیے کہ وہ توبہ استغفار کو لازم پکڑ لے۔

نیک بیوی بہت بڑی نعمت ہے

(۳۱) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَلدُّنْيَا مَتَاعٌ وَ خَيْرُ مَتَاعِ الدُّنْيَا اَلْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ (مسلم)

تخریج: صحیح مسلم' کتاب الرضاع' باب خیر متاع الدنیا المرأۃ الصالحۃ' حدیث: ۳۶۴۹۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا' دنیا ساری کی ساری ایک ساز وسامان ہے اور دنیا کا بہترین سامان نیک عورت ہے''

لغوی تشریح: ﴿مَتَاعٌ﴾ ''مَتَاعٌ'' واحد ہے ''أُمْتِعَةٌ'' اس کی جمع ہے اور ''اَمَاتِعٌ'' جمع الجمع ہے۔ یعنی ''زندگی کا ساز وسامان'' ﴿اَلْمَرْءَةُ الصَّالِحَةُ﴾ ''نیک بیوی۔''

فوائد: اس حدیث میں بتایا گیا ہے کہ نیک صالح اور فرمانبردار بیوی دنیا کی بہترین نعمت ہے یعنی سونا' چاندی' سواری' مکان' سیم وزر اور مال ودولت وغیرہ سب سے بڑھ کر نعمت عظمیٰ نیک عورت ہے۔ اس مرد کی دنیا بھی جنت بن جاتی ہے جس کو اچھی بیوی مل جائے۔ وگرنہ پوری زندگی تباہ ہو جاتی ہے۔ اور نیک بیوی کی نشانیاں یہ ہیں کہ ''خاوند اس کو دیکھے تو اس کو خوش کر دے' جب اس کو حکم دے تو اطاعت کرے اور اس کی عدم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موجودگی میں اس کی حفاظت کرے" (ابو داؤد: ١٦٦٤)

عورتوں کے لیے پردہ کا حکم

(۳۲) عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: إِيَّاكُمْ وَالدُّخُوْلَ عَلَى النِّسَآءِ فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَفَرَأَيْتَ الْحَمْوَ؟ قَالَ: اَلْحَمْوُ الْمَوْتُ (متفق علیہ)

تخریج: صحیح بخاری، کتاب النکاح، باب لایخلون رجل بامرأة، حدیث: ۵۲۳۲۔ صحیح مسلم، کتاب السلام، باب تحریم الخلوة بالاجنبیة والدخول علیها، حدیث: ۵۶۷۴

ترجمہ: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا، تم عورتوں کے پاس جانے سے بچو، ایک آدمی نے عرض کیا، یارسول اللہ (ﷺ) دیور کے بارہ میں آپ کا کیا خیال ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا، دیور تو موت ہے"

لغوی تشریح: ﴿إِيَّاكُمْ﴾ "إِيَّاكُمْ"، ضمیر منصوب منفصل ہے صیغہ جمع مذکر مخاطب ہے۔ "بچو تم" ﴿الدُّخُوْلَ﴾ دَخَلَ يَدْخُلُ سے مصدر ہے "داخل ہونا" ﴿اَلْحَمْوُ﴾ "حَمْوٌ" واحد ہے "أَحْمَاءٌ"، جمع ہے۔ دیور یعنی شوہر کا بھائی یا اس کا قریبی رشتہ دار۔

فوائد: اس حدیث میں سدِّ باب یعنی برائی کا راستہ روکنے کے لیے ان اسباب کو بھی ختم کیا جا رہا ہے جو برائی کا سبب بن سکتے ہیں۔ اسی لیے فرمایا کہ "تم میں سے کوئی بھی کسی عورت کے ساتھ علیحدگی میں نہ جائے کیونکہ ایسی صورت میں شیطان کو موقع مل جاتا ہے (ترمذی: ٢١٦٥) اور وہ دونوں کو برائی پر آمادہ کرتا ہے اسی لیے فرمایا کہ بیوی کو موت کی طرح دیوروں سے بچنا چاہیے یعنی دیوروں سے بیوی کو پردہ کرنا چاہیے اور کسی کو اس پر اعتراض نہیں کرنا چاہیے۔

بے پردگی کے خطرات

(۳۳) عَنْ عُمَرَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: لَايَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ إِلَّا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كَانَ ثَالِثَهُمَا الشَّيْطٰنُ (ترمذی)

تخریج: جامع ترمذی' کتاب الفتن' باب ماجاء فی لزوم الجماعۃ' حدیث: ۲۱۶۵

ترجمہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' نبی (ﷺ) نے فرمایا: خبردار' کوئی آدمی کسی عورت کے ساتھ علیحدگی اختیار نہیں کرتا مگر ان میں تیسرا شیطان ہوتا ہے''

لغوی تشریح: ﴿لَا يَخْلُوْنَّ﴾ ''خَلَا' يَخْلُوْ' خَلْوًا'' سے مضارع نہی غائب معلوم بانون ثقیلہ ''ہرگز نہیں علیحدگی اختیار کرتا۔'' ﴿ثَالِثُهُمَا﴾ ''ان دونوں کا تیسرا۔''

فوائد: اس میں غیر محرم مردوں اور عورتوں کو بتایا جا رہا ہے کہ کبھی بھی ایسی صورت اختیار نہ کی جائے کہ شیطان کو گمراہ کرنے کا موقع مل جائے غیر محرم عورتوں سے خلوت اختیار کرنا شریعت میں حرام ہے پھر بھی اگر کوئی مرد یا عورت ایسا کرے تو یقیناً وہ شیطان کے جال میں پھنس جائے گا اور برائی میں واقع ہو جائے گا۔

بغیر ولی کے عورت کا نکاح نہیں ہو سکتا

(۳٤) عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ

تخریج: احمد ٤/٣٩٤۔ ابوداؤد' النکاح' باب فی الولی' حدیث: ۲۰۸۵۔ ترمذی: ۱۱۰۱۔

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' نبی (ﷺ) نے فرمایا' ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا''

لغوی تشریح: ﴿لَانِكَاحَ﴾ ''نَكَحَ' يَنْكِحُ' نَكْحًا'' سے ہے یعنی ''نکاح نہیں ہوتا۔'' ﴿إِلَّا بِوَلِيٍّ﴾ جملہ استثنائیہ ہے یعنی ''نہیں نکاح ہوتا مگر ولی کے ساتھ''

فوائد: اس حدیث میں یہ بات واضح کی گئی ہے کہ کوئی عورت ولی کے بغیر نکاح نہیں کر سکتی چاہے عورت کنواری ہو یا مطلقہ ہو البتہ مطلقہ عورت کو پسند اور ناپسند میں اختیار ہے جب کہ کنواری سے پوچھا جائے گا اور ﴿إِذْنُهَا صُمَاتُهَا﴾ کے تحت اس کی خاموشی کو اس کی رضا تصور کیا جائے گا لیکن ہر صورت میں ولی کا ہونا ضروری ہے اگر کسی کا کوئی بھی ولی نہ ہو تو حاکم وقت اس کا ولی ہوگا کیونکہ ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیوی کے ساتھ اچھا سلوک کرنے والا بہترین خاوند ہے

(۳۵) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰه عَنْها قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰه ﷺ: خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِأَهْلِهِ وَأَنَا خَيْرُكُمْ لِأَهْلِيْ (الترمذی)

تخریج: جامع ترمذی، ابواب المناقب، باب فضل ازواج النبی ﷺ، حدیث: ۳۸۹۵۔

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا، تم میں سے وہ شخص اچھا ہے جو اپنے گھر والوں کے حق میں اچھا ہے اور میں تم سب میں سے اپنے گھروں والوں کے لیے زیادہ اچھا ہوں"

لغوی تشریح: ﴿خَيْرُكُمْ﴾ مضاف اور مضاف الیہ ہیں یعنی "تم میں سے بہترین" ﴿خَيْرُكُمْ لِأَهْلِهِ﴾ "اہل" سے مراد بیوی ہے یعنی "جو اپنی بیوی کے لیے بہتر ہو۔"

فوائد: اس حدیث میں بیوی کے ساتھ حسنِ سلوک کی ترغیب ہے۔ جس طرح تمام دنیا کے ساز و سامان سے بہترین نعمت نیک بیوی ہے اسی طرح بیوی کے ساتھ اچھا سلوک کرنے والا اور اس کے حقوق کا خیال رکھنے والا خاوند بھی سب سے بہتر ہے۔ اور خود رسول اللہ (ﷺ) اپنی ازواج مطہرات کے ساتھ حسنِ سلوک کرنے والے تھے۔ اس حدیث میں عام عورتوں کے حقوق کے ساتھ ساتھ ازواج مطہرات کی عظمت کا بھی بیان ہے جن کے حقوق کا خیال خود نبی (ﷺ) رکھا کرتے تھے۔

خاوند کے ذمہ بیوی کے حقوق

(۳۶) عَنْ حَكِيْمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ: مَاحَقُّ زَوْجَةِ أَحَدِنَا عَلَيْهِ؟ قَالَ: أَنْ تُطْعِمَهَا إِذَا طَعِمْتَ وَتَكْسُوَهَا إِذَا كْتَسَيْتَ وَلَا تَضْرِبِ الْوَجْهَ وَلَا تُقَبِّحْ وَلَا تَهْجُرْ إِلَّا فِي الْبَيْتِ.

تخریج: احمد: ۴/۴۴۷۔ ابوداؤد، النکاح، باب فی حق المرأة علی زوجها، حدیث: ۲۱۴۲

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: ''حضرت حکیم بن معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ (ﷺ) سے عرض کیا کہ ہماری بیویوں کا ہم پر کیا حق ہے؟ آپ (ﷺ) نے فرمایا' جب تو کھانا کھائے تو اس کو بھی کھلا اور جب تو خود پہنتا ہے تو اس کو بھی پہنا اور اس کو چہرے پر نہ مار اور اس کو بدصورت نہ کہہ اور گھر کے علاوہ اس سے کنارہ کشی نہ کر۔''

لغوی تشریح: ﴿أَنْ تُطْعِمَهَا﴾ ''أَطْعَمَ' يُطْعِمُ' إِطْعَامًا'' سے فعل مضارع' صیغہ واحد مذکر حاضر ہے ''یہ کہ تو اس کو کھلائے'' ﴿إِذَا طَعِمْتَ﴾ ''جب تو کھائے'' ﴿تَكْسُوهَا﴾ ''پہنا تو اس کو'' ﴿إِذَا كْتَسَيْتَ﴾ ''جب تو پہنے'' ﴿لَاتُقَبِّحْ﴾ ''نہ بدصورت کہہ توں'' ﴿لَاتَهْجُرْ﴾ ''هَجَرَ' يَهْجُرُ' هَجْرًا'' سے ''نہ کنارہ کشی کر تو''

فوائد: اس حدیث میں بیوی کے چند اہم حقوق کا ذکر ہے جو شریعت کی طرف سے خاوند کے ذمہ ہیں۔ پہلی حدیث میں تھا کہ تم میں سے بہترین وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے لیے بہتر ہے اور عورت کے ساتھ بہتری اور بھلائی یہی ہے کہ اس کے حقوق کا مکمل خیال رکھا جائے۔ یعنی جب اور جیسا خود کھائے ویسا ہی اس کو کھلائے اور جیسا خود پہنے ویسا اس کو پہنائے۔ اسی طرح اگر سرزنش کی ضرورت پڑ جائے تو اس کے چہرہ سے اجتناب کرے اور اس کی شکل وصورت پر انگشت نمائی نہ کرے اور نہ ہی گھر کے علاوہ اس سے کنارہ کشی کرے۔ ہاں گھر کے اندر رہتے ہوئے اس پر غصہ کا اظہار کر سکتا ہے''

بیوی کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنا کمال ایمان کی نشانی ہے

(۳۷) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ مِنْ أَكْمَلِ الْمُؤْمِنِيْنَ إِيْمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا وَأَلْطَفُهُمْ بِأَهْلِهِ (الترمذی)

تخریج: جامع ترمذی' ابواب الایمان' باب فی استکمال الایمان..... حدیث: ۲۶۱۲۔

ترجمہ: ''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا: کامل ترین مومن وہ ہے جس کا اخلاق اچھا ہو اور جو اپنے گھر والوں سے نرمی کرنے والا ہو''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لغوی تشریح: ﴿أَكْمَلُ الْمُؤْمِنِينَ﴾ ''كَمُلَ، يَكْمُلُ'' سے اسم تفضیل کا صیغہ ہے یعنی ''کامل ترین مومن'' ﴿أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا﴾ ''ان میں اچھا اخلاق کے لحاظ سے'' ﴿أَلْطَفُهُمْ بِأَهْلِهِ﴾ ''ان میں نرمی کرنے والا اپنے گھر والوں پر''

فوائد: اس حدیث میں چند اخلاقیات کا بیان ہے۔ رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا: ﴿بُعِثْتُ لِأُتَمِّمَ حُسْنَ الْأَخْلَاقِ﴾ (مؤطا)۔ کہ میں حسن اخلاق کی تکمیل کے لیے بھیجا گیا ہوں۔ اسی لیے فرمایا کہ کامل مومن وہ ہے جس کا لوگوں سے میل جول اور اخلاق اچھا ہو حتی کہ اپنی بیوی بچوں سے حسن اخلاق اور نرمی سے پیش آنا بھی کمال ایمان کی علامت ہے۔

www.KitaboSunnat.com

بلا وجہ طلاق مانگنے والی عورت کیلئے وعید

(۳۸) عَنْ ثَوْبَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَيُّمَا امرأَةٍ سَأَلَتْ زَوْجَهَا الطَّلَاقَ فِي غَيْرِ مَا بَأْسٍ فَحَرَامٌ عَلَيْهَا رَائِحَةُ الْجَنَّةِ. (احمد)

تخریج: مسند امام احمد ۵/۲۷۷۔ سنن ابن ماجہ' کتاب الطلاق' باب کراھیۃ الخلع للمرأۃ' حدیث: ۲۰۵۵۔

ترجمہ: حضرت ثوبان (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو عورت اپنے خاوند سے بلا وجہ طلاق کا مطالبہ کرتی ہے اس پر جنت کی خوشبو بھی حرام ہے''

لغوی تشریح: ﴿سَأَلَتْ﴾ ''سَأَلَ يَسْئَالُ سُؤَالًا'' سے ماضی واحد مؤنث غائب یعنی ''جو عورت سوال کرے'' ﴿فِي غَيْرِ مَا بَأْسٍ﴾ ''بلا وجہ یا بغیر ضرورت کے۔

فوائد: اس حدیث میں اس عورت کے بارہ میں سخت وعید ہے جو خواہ مخواہ بلا ضرورت اپنے خاوند سے طلاق کا مطالبہ کرتی ہے۔ طلاق حلال ہونے کے باوجود اللہ کو پسند نہیں ہے اور پھر بغیر ضرورت کے طلاق طلاق کی رٹ لگائے رکھنا تو بہت بڑا جرم ہے۔ جس کی وجہ سے انسان پر جنت تو کیا اس کی خوشبو بھی حرام ہو جاتی ہے کیونکہ یہ شریعت سے مذاق ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طلاق اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہے

(۳۹) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: أَبْغَضُ الْحَلَالِ إِلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ الطَّلَاقُ (ابو داؤد)

تخریج: سنن ابو داؤد، کتاب الطلاق، باب فی کراهیة الطلاق، حدیث: ۲۱۸۷[1]

ترجمہ: ''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: تمام حلال چیزوں میں طلاق اللہ کو ناپسند ہے۔''

لغوی تشریح: ﴿أَبْغَضُ الْحَلَالِ﴾ ''حلال چیزوں میں ناپسندیدہ''

فوائد: اس حدیث میں یہ بات بیان کی گئی ہے کہ طلاق بیشک اللہ نے جائز قرار دی ہے اور بعض اوقات اس کے بغیر انسان کیلئے کوئی راستہ نہیں ہوتا لیکن اس کے باوجود اللہ تعالیٰ کو طلاق پسند نہیں ہے اس لیے انتہائی مجبوری ہو تو طلاق دینا چاہئے لیکن جس قدر ہو سکے اس سے بچنا ضروری ہے۔

نکاح وطلاق میں احتیاط کی ضرورت ہے

(۴۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ثَلَاثٌ جِدُّهُنَّ جِدٌّ وَهَزْلُهُنَّ جِدٌّ: النِّكَاحُ وَالطَّلَاقُ وَالرَّجْعَةُ. (الترمذی، و ابو داؤد)

تخریج: ابو داؤد، الطلاق، باب فی الطلاق علی الهزل، حدیث: ۲۱۹۴۔ ترمذی، ۱۱۸۴۔

ترجمہ: ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین باتیں ایسی ہیں جو قصداً کہی جائیں یا مذاق سے کہیں جائیں ہر صورت میں واقع ہو جاتی ہیں۔ نکاح، طلاق اور رجوع''

لغوی تشریح: ﴿ثَلَاثٌ﴾ ''تین باتیں'' ﴿جِدُّهُنَّ جِدٌّ﴾ ''ان کا قصداً کہنا بھی

---

[1] حدیث ضعیف ہے تفصیل کیلئے ارواء الغلیل ۱۰۶/۷ ملاحظہ کریں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واقع ہوجاتا ہے'' ﴿وَهَزْلُهُنَّ جِدٌّ﴾ ''اوران کا مذاق سے کہنا بھی واقع ہوجاتا ہے'' ﴿الرَّجْعَةُ﴾ ''رجوع کرنا۔''

فوائد: اس میں انسان کو تین کام خصوصا سوچ بچار اور غور وفکر کے بعد کرنے کا حکم دیا گیا ہے ویسے تو ہر بات اور ہر کام ہی سوجھ سمجھ کر کرنا چاہئے عربی کا مقولہ ہے ﴿فَكِّرْ مِرَارًا ثُمَّ قُلْ﴾ ''بات خوب غور وفکر کے بعد کرنی چاہیئے۔ یعنی ہر کام سمجھداری سے ہی کرنا چاہئے لیکن تین کام تو خاص کر غور وفکر کے بعد ہی کرنے چاہیئے ویسے بھی شریعت کو مذاق نہیں بنانا چاہئے۔ اسی لیے فرمایا کہ نکاح' طلاق اور رجوع حقیقت یا مذاق ہر دو صورتوں میں واقع ہوجائیں گے۔''

صرف اللہ کے نام کی قسم جائز ہے

(٤١) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی الله عنهما قَالَ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: أَلا إِنَّ اللّٰهَ يَنْهَاكُمْ أَنْ تَحْلِفُوْا بِآبَآءِ كُمْ مَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللّٰهِ أَوْ لِيَصْمُتْ (متفق عليه)

تخریج: بخاری' الأیمان والنذور' باب لاتحلفوا بابائکم' حدیث:٦٦٤٦۔ مسلم' حدیث:٤٢٥٧۔

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خبردار بے شک اللہ تعالیٰ تمہیں اپنے آباء کی قسمیں اٹھانے سے منع فرماتا ہے لہذا جو شخص بھی قسم اٹھانا چاہے تو وہ اللہ کی قسم اٹھائے یا پھر خاموش رہے''

لغوی تشریح: ﴿يَنْهَاكُمْ﴾ نَهٰى يَنْهٰى سے مضارع' واحد مذکر غائب یعنی ''وہ تمہیں منع کرتا ہے'' ﴿أَنْ تَحْلِفُوا﴾ ''یہ کہ تم قسم اٹھاؤ'' ﴿حَالِفًا﴾ ''جو قسم اٹھانے والا'' ﴿فَلْيَحْلِفْ﴾ ''پس چاہئے کہ وہ قسم اٹھائے'' ﴿لِيَصْمُتْ﴾ ''چاہئے کہ وہ خاموش رہے''

فوائد: اس حدیث میں غیر اللہ کی قسم اٹھانے سے منع کیا گیا ہے اللہ تعالیٰ نے چونکہ تمام جہانوں کو پیدا فرمایا ہے اس لیے وہ جس کی چاہے قسم اٹھا سکتا ہے مگر انسان اللہ کے علاوہ مخلوق میں سے کسی کی قسم اٹھائے گا تو وہ مشرک ہوجائے گا اس لیے قسم صرف اللہ کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اٹھانی چاہیے۔

قسم کا مفہوم وہی معتبر ہوگا جو دوسرا سمجھے

(۴۲) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَمِیْنُکَ عَلٰی مَا یُصَدِّقُکَ عَلَیْهِ صَاحِبُکَ (مسلم)

تخریج: صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب یمین الحالف علی نیة المستحلف، حدیث ۴۲۸۳

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تیری قسم وہی معتبر ہوگی جس پر تیرا ساتھی تیری تصدیق کرے۔''

لغوی تشریح: ﴿یَمِیْنُکَ﴾ ''یَمِیْنٌ'' مصدر ہے یعنی ''تیری قسم'' ﴿یُصَدِّقُکَ﴾ ''صَدَّقَ یُصَدِّقُ تَصْدِیْقًا'' سے یعنی ''تصدیق کرے تیری''

فوائد: اس حدیث میں ذو معنیٰ یعنی دو مطلب والی قسم کے الفاظ کو معتبر تسلیم نہیں کیا گیا۔ یعنی قسم میں ایسے الفاظ استعمال کیے جائیں جو واضح ہوں اور فریق مخالف اس پر مطمئن ہو مہمل اور غیر واضح الفاظ کا استعمال نہیں کرنا چاہیے۔ مثلاً کسی بندے کو کسی پر چوری کا شک ہو اور وہ یہ قید لگائے کہ اس طرح قسم دو کہ خدا کی قسم نہ میں نے خود چوری کی ہے اور نہ ہی میں نے کسی سے چوری کروائی ہے اور نہ ہی مجھے اس کا علم ہے تو قسم اٹھانے والے کو ایسے ہی قسم دینا ہوگی۔ (واللہ اعلم بالصواب)

کون سی نذر پوری کرنی چاہیے؟

(۴۳) عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: مَنْ نَذَرَ أَنْ یُّطِیْعَ اللّٰهَ فَلْیُطِعْهُ وَمَنْ نَذَرَ أَنْ یَّعْصِیَهُ فَلَا یَعْصِهِ (بخاری)

تخریج: صحیح بخاری، کتاب الأیمان والنذور، باب النذر فی الطاعة، حدیث: ۶۶۹۶

ترجمہ: ''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ کی اطاعت کرنے کی نذر مانے تو اس کو وہ نذر پوری کرنی چاہیے اور جو اللہ کی نافرمانی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی نذر مانے تو اس کو وہ نافرمانی والی نذر پوری نہیں کرنی چاہئے''

لغوی تشریح: ﴿مَنْ نَذَرَ﴾ ''جو شخص نذر مانے'' ﴿فَلْيُطِعْهُ﴾ ''أَطَاعَ، يُطِيعُ، إِطَاعَةً'' سے فعل امر واحد مذکر غائب ''پس چاہیے کہ وہ اس کی اطاعت کرے'' ﴿فَلَا يَعْصِهِ﴾ ''وہ اس کی نافرمانی نہ کرے۔''

فوائد: اس حدیث میں یہ بات واضح کی گئی ہے کہ غیر شرعی نذر ماننا حرام ہے۔ اگر کوئی شخص جہالت کی وجہ سے غیر شرعی نذر مان بھی لے مثلاً یہ کہے کہ اگر میرا کام ہو گیا تو میں فلاں قبر پر چادر چڑھاؤں گا۔ تو ایسی صورت میں اس کو نذر پوری نہیں کرنی چاہیے بلکہ اس ارادے کو ترک کر کے کفارہ ادا کرنا چاہیے اور ''نذر کا کفارہ وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہے۔'' (مسلم: ٤٢٥٣) اس کفارہ کی تفصیل اگلی حدیث میں دیکھیں۔

نذر پوری نہ کرنے کا کفارہ

(٤٤) عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: كَفَّارَةُ النَّذْرِ كَفَّارَةُ الْيَمِيْنِ. (مسلم)

تخریج: صحیح مسلم، کتاب النذر، باب فی کفارۃ النذر، حدیث: ٤٢٥٣

ترجمہ: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نذر کا کفارہ وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہے۔

لغوی تشریح: ﴿كَفَّارَةُ الْيَمِيْنِ﴾ ''قسم کا کفارہ'' ﴿اَلنَّذْرُ﴾ ''نَذَرَ يَنْذُرُ نَذْراً'' سے مصدر ہے ''نذر ماننا یعنی اگر میرا کام ہو گیا تو میں یہ کروں گا۔''

فوائد: اس حدیث میں نذر پوری نہ کرنے کے کفارہ کا ذکر ہے کہ نذر کا کفارہ وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہے یعنی انسان اگر اپنی قسم یا نذر پر پورا نہ اترے تو اس کا کفارہ یہ ہے:

دس محتاجوں کو کھانا کھلانا یا کپڑے پہنانا ایک غلام آزاد کرنا یا پھر تین دن کے روزے رکھنا۔ (المائدہ: ٨٩)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کھانا کھانے کے آداب

(٤٥) عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سَمِّ اللّٰهَ وَكُلْ بِيَمِيْنِكَ وَكُلْ مِمَّا يَلِيْكَ (متفق علیہ)

تخریج: صحیح بخاری' کتاب الأطعمة' باب التسمیة علی الطعام والأکل بالیمین'حدیث:۵۳۷۶۔ صحیح مسلم' کتاب الاشربة' باب اداب الطعام والشراب حدیث:۵۲۶۹۔

ترجمہ: حضرت عمر بن ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کا نام لے کر دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے آگے سے کھاؤ''

لغوی تشریح: ﴿سَمِّ اللّٰهَ﴾ ''سَمَّی' یُسَمِّی' تَسْمِیَةً'' سے امر کا صیغہ ہے یعنی ''اللہ تعالیٰ کا نام لے'' ﴿كُلْ بِيَمِيْنِكَ﴾ ''اپنے دائیں ہاتھ سے کھاؤ'' ﴿يَلِيْكَ﴾ ''اپنے سامنے سے''

فوائد: اس حدیث میں کھانے کے آداب کا تذکرہ ہے حضرت عمر بن ابی سلمہ بچے تھے اور پورے برتن میں ہاتھ چلا رہے تھے نبی ﷺ چونکہ پوری امت کیلئے استاد اور باپ کی حیثیت رکھتے ہیں اس لیے آپ ﷺ نے ان کا ہاتھ پکڑ کر کھانے کے آداب کا تذکرہ فرما دیا یعنی (۱) بسم اللہ پڑھ کر کھانا (۲) دائیں ہاتھ سے کھانا (۳) اور اپنے سامنے سے کھانا

کھانا شروع کرتے وقت اگر ''بِسْمِ اللّٰه'' بھول جائے

(٤٦) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ طَعَامًا فَلْيَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ فَإِنْ نَسِيَ فِي أَوَّلِهِ فَلْيَقُلْ: بِسْمِ اللّٰهِ فِي أَوَّلِهِ وَآخِرِهِ (ترمذی)

تخریج۔ جامع ترمذی' کتاب الأطعمة' باب التسمیة علی الطعام' حدیث: ۱۸۵۸۔

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے کوئی کھانا کھائے تو بسم اللہ پڑھ کر کھائے۔ اگر شروع میں پڑھنا بھول جائے تو یہ پڑھ لے ''بِسْمِ اللّٰهِ فِيْ اَوَّلِهٖ وَآخِرِهٖ'' ''میں اس کے شروع اور آخر میں بھی اللہ کا نام لیتا ہوں''

لغوی تشریح: ﴿إِذَا أَكَلَ﴾ ''اَكَلَ يَأْكُلُ'' سے ماضی واحد مذکر غائب ''جب کھائے وہ'' ﴿فَإِنْ نَسِيَ﴾ ''پس اگر وہ بھول جائے''

فوائد: اس حدیث مبارکہ میں رسول اللہ ﷺ نے کھانے کے مزید آداب کا تذکرہ فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ چونکہ تمام جہانوں کو پالنے والا ہے ارشاد باری ہے۔ ﴿وَمَا مِنْ دَابَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا﴾ ''زمین پر چلنے پھرنے والے جتنے جاندار ہیں سب کی روزیاں اللہ کے ذمہ ہیں۔'' (ھود: ٦) اس لیے یہ حق بنتا ہے کہ کھانا کھاتے وقت اسی کا نام لیا جائے اسی لیے نبی ﷺ نے فرمایا کہ جب بھی کوئی شخص کھانا کھائے تو اللہ کا نام لے کر کھائے اگر شروع میں اللہ کا نام لینا بھول جائے تو جب یاد آئے اس وقت یہ پڑھے: ''بِسْمِ اللّٰهِ فِيْ اَوَّلِهٖ وَآخِرِهٖ'' ''میں اس کھانے کے شروع میں اور آخر میں اللہ کا نام لیتا ہوں۔''

عورتوں اور مردوں کو کیسی خوشبو استعمال کرنی چاہیے؟

(٤٧) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ طِيْبُ الرِّجَالِ مَاظَهَرَ رِيْحُهُ وَخَفِيَ لَوْنُه وَطِيْبُ النِّسَاءِ مَا ظَهَرَ لَوْنُهُ وَخَفِيَ رِيْحُهُ. (الترمذی والنسائی)

تخریج: جامع ترمذی' ابواب الادب' باب ماجاء فی طیب الرجال والنساء' حدیث:۲۷۸۷۔ نسائی:۵۱۲۱

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مردوں کی خوشبو وہ ہے جس کی خوشبو غالب ہو لیکن رنگ مخفی ہو اور عورتوں کی خوشبو وہ ہے جس کی رنگت زیادہ ہو اور خوش بو کم ہو۔

لغوی تشریح: ﴿طِيْبُ الرِّجَالِ﴾ ''مردوں کی خوشبو'' اس کی جمع أَطْيَابٌ ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿مَاظَهَرَ رِيحُهُ﴾ ''جس کی خوشبو تیز ہو'' ﴿خَفِيَ لَوْنُهُ﴾ ''جس کا رنگ مخفی ہو''

فوائد: اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے آداب زندگی میں سے اس بات کا تذکرہ فرمایا ہے کہ مردوں اور عورتوں کو کس طرح کی خوشبو استعمال کرنی چاہئے۔ مردوں کے لئے رنگ دار چیزوں مثلاً مہندی' سرخی وغیرہ کے علاوہ ہر قسم کی خوشبو جائز ہے جب کہ عورتوں کے لیے تیز خوشبو استعمال کرنا منع ہے۔ ان کیلئے سرخی' پاؤڈر' مہندی وغیرہ اور ایسی خوشبو جائز ہے جس کی رنگت بے شک تیز ہو لیکن اس کی خوش بو ہلکی ہو تاکہ چلتے پھرتے وقت غیر محرم لوگوں تک نہ پہنچے۔ البتہ اپنے گھر کے اندر رہتے ہوئے عورت خاوند کیلئے جیسی خوشبو چاہے استعمال کر سکتی ہے۔ لیکن یہ بات یاد رہے کہ خوشبو میں حرام چیز کا استعمال مردوں اور عورتوں دونوں کے لیے ہر صورت میں منع ہے۔

مسلمان بھائی کے چند حقوق

(٤٨) عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِلْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتٌّ بِالْمَعْرُوْفِ يُسَلِّمُ عَلَيْهِ إِذَا لَقِيَهُ وَيُجِيْبُهُ إِذَا دَعَاهُ وَيُشَمِّتُهُ إِذَا عَطَسَ وَيَعُوْدُهُ إِذَا مَرِضَ وَيَتْبَعُ جَنَازَتَهُ إِذَا مَاتَ وَيُحِبُّ لَهُ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ (ترمذی۔ دارمی)

تخریج: جامع ترمذی' ابواب الادب' باب ماجاء فی تشمیت العاطس' حدیث: ۲۷۳۶

ترجمہ: ''حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمان کے مسلمان پر چھ حقوق معروف ہیں' جب اس کو ملے تو اس کو سلام کہے' جب وہ دعوت دے تو اسے قبول کرے' جب وہ چھینک مارے تو ''يَرْحَمُكَ اللّٰهُ'' کہہ کر اس کا جواب دے' جب وہ بیمار ہو جائے تو اس کی بیمار پرسی کرے' جب وہ فوت ہو جائے تو اس کا جنازہ پڑھے اور اس کیلئے وہی پسند کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے''

لغوی تشریح: ﴿سِتٌّ بِالْمَعْرُوْفِ﴾ ''چھ حقوق'' جو عقلاً اور شرعاً معروف ہیں'' ﴿وَيُشَمِّتُهُ﴾ ''شَمَّتَ يُشَمِّتُ' تَشْمِيْتًا'' سے مضارع واحد مذکر غائب یعنی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''یَرْحَمُکَ اللّٰہ'' ''کہہ کر اس کو دعا دے'' ﴿إِذَا عَطَسَ﴾ ''جب وہ چھینک مارے'' ﴿وَیَعُوْدُہٗ﴾ ''عَادَ، یَعُوْدُ، عَوْداً وَعِیَادَۃً'' سے مضارع واحد مذکر غائب'' اور اس کی بیمار پرسی کرے'' ﴿وَیَتْبَعُ جَنَازَتَہٗ﴾ ''اس کی نماز جنازہ ادا کرے''

فوائد: اس حدیث مبارکہ میں رسول اللہ ﷺ نے ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چھ حقوق کا تذکرہ فرمایا ہے جو کہ شرعی اور عقلی لحاظ سے معروف ہیں۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ مسلمان کے مسلمان پر صرف چھ ہی حقوق ہیں بلکہ اس کے علاوہ بھی بہت سے حقوق ہیں۔ حالات اور اشخاص کے مطابق آپ ﷺ کبھی ''چھ'' کبھی ''پانچ'' اور کبھی ''چار'' حقوق کا بھی بیان فرمایا ہے اس لیے تمام حقوق العباد کا خیال رکھنا چاہیئے۔ بہرحال وہ چھ حقوق درج ذیل ہیں ❶ ملاقات کے وقت سلام کہنا اور اس کا جواب دینا ❷ دین کے معاملہ میں یا کھانے کیلئے اس کی دعوت کو قبول کرنا ❸ چھینک مارنے کے بعد اگر وہ ''اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ'' کہے تو پھر ''یَرْحَمُکَ اللّٰہ'' کہہ کر اس کا جواب دینا ❹ بیمار کی بیمار پرسی کرنا ❺ مرجانے کے بعد سنت کے مطابق اس کا جنازہ پڑھنا ❻ اور اس کیلئے وہی پسند کرنا جو تم اپنے لیے پسند کرتے ہو۔

مسلمان بھائی کو ذلیل کرنا بڑا جرم ہے

(٤٩) عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَلْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لاَ یَظْلِمُہٗ وَلاَ یَخْذُلُہٗ، وَلاَ یَحْقِرُہٗ، اَلتَّقْوٰی ھٰھُنَا وَیُشِیْرُ إِلٰی صَدْرِہٖ ثَلٰثَ مِرَارٍ بِحَسْبِ امْرِئٍ مِنَ الشَّرِّ أَنْ یَّحْقِرَ أَخَاہُ الْمُسْلِمَ، کُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَی الْمُسْلِمِ حَرَامٌ دَمُہٗ وَمَالُہٗ وَعِرْضُہٗ. (مسلم)

تخریج: صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ، باب تحریم ظلم المسلم .....، حدیث ٦٥٤١۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمان مسلمان کا بھائی ہے وہ اس پر ظلم نہیں کرتا، اس کو رسوا نہیں کرتا اور نہ ہی اس کو حقیر جانتا ہے، اپنے سینے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے تین مرتبہ آپ ﷺ نے فرمایا: تقویٰ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(پرہیز گاری) یہاں ہے۔ آدمی کے شریر ہونے کیلئے اتنی برائی ہی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے۔ ہر ایک مسلمان پر دوسرے مسلمان کا خون، مال اور عزت حرام ہے''

لغوی تشریح: ﴿لَا يَظْلِمُهُ﴾ ''ظَلَمَ، يَظْلِمُ ظُلْمًا'' سے مضارع نفی معلوم واحد مذکر غائب ''اس پر ظلم نہیں کرتا'' ﴿لَا يَخْذُلُهُ﴾ ''خَذَلَ، يَخْذُلُ، خَذْلًا'' سے مضارع نفی معلوم ''اس کو رسوا نہیں کرتا'' ﴿لَا يَحْقِرُهُ﴾ ''حَقَرَ، يَحْقِرُ، حَقْرًا'' سے مضارع واحد مذکر غائب ''اس کو حقیر نہیں سمجھتا'' ﴿وَعِرْضُهُ﴾ ''اس کی عزت''

فوائد: اس حدیث میں مسلمان کو مسلمان کا بھائی کہا گیا ہے اور بھائی ہونے کا تقاضا یہ ہے کہ وہ اس پر ظلم و زیادتی نہ کرے، اس کو رسوا نہ کرے اور نہ ہی اس کو حقارت کی نظر سے دیکھے۔ پھر یہ بھی واضح فرمایا کہ مسلمان پر مسلمان کی عزت و ناموس، اس کا مال اور خون حرام ہے۔ دوسری حدیث میں فرمایا: جو اپنے مال، دین، اہل اور عزت کی خاطر قتل ہوا وہ شہید ہے۔ (بخاری: ۲۴۹۰، ترمذی: ۱۴۲۱)

ہر مسلمان کی خیر خواہی کرو

(۵۰) عَنْ تَمِيْمِ الدَّارِيِّ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: اَلدِّيْنُ النَّصِيْحَةُ، قُلْنَا لِمَنْ؟ قَالَ: لِلّٰهِ وَلِكِتَابِهٖ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِاَئِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ وَعَامَّتِهِمْ.

تخریج: صحیح مسلم، کتاب الإیمان، باب بیان أن الدین نصیحۃ، حدیث ۱۹۶۔

ترجمہ: حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: دین خیر خواہی کا نام ہے، ہم (صحابہ کرامؓ) نے عرض کیا کس کی خیر خواہی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ، اس کی کتاب، اس کے رسولوں، ائمہ مسلمین اور عام لوگوں سے خیر خواہی کرنا''

لغوی تشریح: ﴿اَلنَّصِيْحَةُ﴾ ''نَصَحَ، يَنْصَحُ، نَصْحًا'' سے اسم مصدر ہے ''خیر خواہی'' ﴿أَئِمَّةُ الْمُسْلِمِيْنَ﴾ ''اَمَّ، يَؤُمُّ، اَمًّا'' سے ہے۔ اس کا واحد ''اِمَامٌ'' ہے۔ ''مسلمانوں کے امام یعنی حکمران'' ﴿وَعَامَّتِهِمْ﴾ ''عام مسلمان''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فوائد: اس حدیث میں دین کو خیر خواہی سے تعبیر کیا گیا ہے ''نَصِیحَۃٌ'' کا لفظ بڑا جامع اور وُسعت والا ہے۔ ❶ ''اللہ تعالیٰ سے خیر خواہی'' یہ ہے کہ اس کی خالص توحید کو مانا جائے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا جائے۔ ❷ ''اللہ کی کتاب سے خیر خواہی'' یہ ہے کہ اس پر ایمان لایا جائے اور اس پر عمل کیا جائے۔ ❸ ''رسولوں سے خیر خواہی'' یہ ہے کہ ان پر ایمان لایا جائے' ان کی تعظیم کی جائے۔ ❹ ''ائمۃ المسلمین سے خیر خواہی'' یہ ہے کہ ان کی جائز امور میں اطاعت کی جائے ❺ اور ''عام لوگوں سے خیر خواہی'' یہ ہے کہ ان کے دینی اور دنیاوی نفع ونقصان کا خیال رکھا جائے۔

بیٹے اور بیٹی کے ساتھ مساویانہ سلوک کی فضیلت

(۵۱) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَنْ کَانَتْ لَہٗ اُنْثٰی فَلَمْ یَئِدْھَا وَلَمْ یُھِنْھَا وَلَمْ یُؤْثِرْ وَلَدَہٗ عَلَیْھَا یَعْنِی الذُّکُوْرَ. أَدْخَلَہُ اللّٰہُ الْجَنَّۃَ (ابو داؤد)

تخریج: سنن ابی داؤد' کتاب الأدب' باب فی فضل من علای یتامی' حدیث:٥١٤٦

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کے پاس بیٹی ہو پس وہ اس کو نہ زندہ دفن کرے نہ اس کو حقیر جانے اور نہ ہی اپنے بیٹے یعنی لڑکے کو اس پر ترجیح دے تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل فرمائے گا''

لغوی تشریح: ﴿فَلَمْ یَئِدْھَا﴾ ''وَأَدَ' یَئِدُ' وَأْداً'' سے ہے۔ ''وہ اس کو زندہ دفن نہیں کرتا'' ﴿وَلَمْ یُھِنْھَا﴾ ''اس کو حقیر نہیں جانتا'' ﴿وَلَمْ یُؤْثِرْ﴾ ''وہ ترجیح نہیں دیتا''

فوائد: اس حدیث میں اولاد کے ساتھ مساویانہ سلوک کرنے اور خصوصاً بیٹی کے ساتھ حسن سلوک کرنے کے بدلہ میں جنت کی بشارت دی گئی ہے لیکن اس میں یہ تین شرائط ہیں ❶ بیٹی کو زندہ دفن نہ کرے ❷ اس کو حقارت کی نظر سے نہ دیکھے ❸ اور اس پر بیٹے کو ترجیح نہ دے۔ بلکہ ایک حدیث میں بیٹی کی تعلیم وتربیت کرنے پر رسول اللہ ﷺ کی معیت میں جنت کی بشارت دی گئی ہے۔ جو لوگ بیٹیوں کے ساتھ حسنِ سلوک اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انصاف کا معاملہ نہیں کرتے انہیں اللہ سے ڈرنا چاہئے۔ بعض لوگ بیٹیوں اور بہنوں کو وراثت میں حصہ نہیں دیتے یہ سراسر ظلم اور جاہلانہ روش ہے۔ اللہ ہمیں بیٹیوں سے حسن سلوک کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

ہر شخص کے رتبہ کے مطابق اعزاز وتکریم سے پیش آنا

(۵۲) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: اَنْزِلُوا النَّاسَ مَنَازِلَهُمْ. (ابو داؤد) www.KitaboSunnat.com

تخریج: سنن ابی داؤد' کتاب الأدب' باب فی تنزیل الناس منازلهم' حدیث: ٤٨٤٢۔

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: لوگوں کی عزت ان کے مقام ومرتبہ کے مطابق کرو''

لغوی تشریح: ﴿اَنْزِلُوا النَّاسَ﴾ ''اَنْزَلَ' یُنْزِلُ' اِنْزَالاً'' سے فعل امر جمع مذکر مخاطب ہے ''تم لوگوں کی عزت کرو'' ﴿مَنَازِلَهُمْ﴾ ''ان کے مقام ومرتبہ کے مطابق''

فوائد: اس حدیث مبارکہ میں رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کی عزت وتکریم اور ان سے گفتگو کے آداب بیان فرمائے ہیں یعنی جو بندہ جس قدر احترام کے لائق ہو اس کی اتنی ہی تکریم کرنی چاہئے یعنی ''ماں باپ'' کے ساتھ ''بیٹا'' ہونے کی حیثیت ''استاذ'' کے ساتھ ''شاگرد'' ہونے کی حیثیت سے' اور ''ساتھی'' کے ساتھ ''ساتھی'' ہونے کی حیثیت سے پیش آنا چاہیے۔ اسی طرح ''بہن'' کے ساتھ ''بھائی'' ہونے کی حیثیت سے اور ''بیوی'' کے ساتھ ''خاوند'' ہونے کی حیثیت سے پیش آنا چاہیے تاکہ انسان کی عزت نفس بھی مجروح نہ ہو اور ادب کا دامن بھی ہاتھ سے نہ چھوٹے۔

ہمسایہ کو دکھ دینے والی عورت کی عبادت قبول نہیں ہوتی

(۵۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ فُلَانَةَ تُذْكَرُ مِنْ كَثْرَةِ صَلَاتِهَا وَصِيَامِهَا وَصَدَقَتِهَا غَيْرَ أَنَّهَا تُؤْذِي

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جِيْرَانَهَا بِلِسَانِهَا قَالَ: هِيَ فِي النَّارِ، قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ فُلَانَةَ تُذْكَرُ قِلَّةُ صِيَامِهَا وَصَدَقَتِهَا وَصَلَاتِهَا وَإِنَّهَا تُصَدَّقُ بِالْأَثْوَارِ مِنَ الْأَقِطِ وَلَا تُؤْذِي بِلِسَانِهَا جِيْرَانَهَا قَالَ: هِيَ فِي الْجَنَّةِ. (احمد)

تخریج: مسند احمد، کتاب المسند المدنیین، باب مسند أبی هریرة ٢/ ٤٤٠۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! فلاں عورت کے بارہ میں مشہور ہے کہ وہ نمازیں، روزے اور صدقات کثرت سے ادا کرتی ہے لیکن یہ اس میں کمی ہے کہ وہ اپنے ہمسائیوں کو زبان سے تکلیف دیتی ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ دوزخ میں جائے گی۔ اس آدمی نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! فلاں عورت کے بارہ میں بتایا جاتا ہے کہ وہ نمازیں، روزے اور صدقات تو کم ہی ادا کرتی ہے وہ تو پنیر کے چند ٹکڑے صدقہ کرتی ہے لیکن زبان سے اپنے ہمسائیوں کو تنگ نہیں کرتی تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ جنت میں جائے گی"

لغوی تشریح: ﴿تُذْكَرُ﴾ "وہ مشہور ہے" ﴿تُؤْذِي﴾ "آذٰی، يُؤْذِي، إِيذَاءً" سے مضارع واحد مؤنث "وہ تکلیف پہنچاتی ہے" ﴿جِيْرَانَهَا﴾ "اپنے ہمسائے کو" ﴿بِالْأَثْوَارِ﴾ "پنیر کے ٹکڑوں کے ساتھ۔ اس کی واحد "ثَوْرٌ" ہے ﴿مِنَ الْأَقِطِ﴾ "اس کا معنی بھی پنیر کا ٹکڑا ہے"

فوائد: اس حدیث مبارکہ میں رسول اللہ ﷺ کے سامنے دو مختلف عورتوں کا تذکرہ کیا گیا ان میں سے ایک عورت فرائض کے ساتھ ساتھ نفل نمازیں، روزے اور صدقات میں بہت مشہور تھی جب کہ دوسری عورت بمشکل فرائض ہی پورے کرتی تھی اور اس کے ساتھ تھوڑی بہت نفل نمازیں، روزے اور صدقہ بھی ادا کرتی تھی۔ لیکن پہلی عورت اپنے ہمسائیوں کو تنگ کرتی تھی جب کہ دوسری عورت اپنے ہمسائیوں کو تنگ نہیں کرتی تھی تو آپ ﷺ نے فرمایا: پہلی عورت جہنمی اور دوسری جنتی ہے۔ اس حدیث سے حقوق اللہ کے ساتھ ساتھ حقوق العباد کی اہمیت واضح ہوتی ہے۔ حقوق اللہ مکمل کرنے کے باوجود

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حقوق العباد میں کمی کرنے والا جنت میں نہیں جائے گا۔ ہمسائیوں کے بارہ میں نبی ﷺ کو اتنی تاکید کی گئی تھی کہ آپ ﷺ نے محسوس کیا کہ ہوسکتا ہے ہمسائے کو وراثت کا بھی حقدار بنا دیا جاتا۔

نیک کون اور شریر کون؟

(٥٤) عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَقَفَ عَلٰی أُنَاسٍ جُلُوْسٍ، فَقَالَ: أَلاَ أُخْبِرُكُمْ بِخَیْرِكُمْ مِنْ شَرِّكُمْ؟ قَالَ: فَسَكَتُوْا فَقَالَ ذٰلِكَ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ، فَقَالَ رَجُلٌ: بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَخْبِرْنَا بِخَیْرِنَا مِنْ شَرِّنَا، قَالَ: خَیْرُكُمْ مَنْ یُرْجٰی خَیْرُهٗ وَیُؤْمَنُ شَرُّهٗ وَشَرُّكُمْ مَنْ لَّا یُرْجٰی خَیْرُهٗ وَلَا یُؤْمَنُ شَرُّهٗ (الترمذی)

تخریج: جامع ترمذی، کتاب الفتن، باب خیرکم من یرجی خیرہ ویؤمن شرہ، حدیث:۲۲۶۳۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ چند بیٹھے ہوئے لوگوں کے پاس جا کر ٹھہرے اور فرمایا: ''کیا میں تمہیں نہ بتاؤں کہ تم میں سے اچھا کون ہے اور برا کون ہے؟۔ راوی کہتے ہیں کہ لوگ خاموش ہو گئے یہاں تک کہ آپ ﷺ نے یہی بات تین مرتبہ ارشاد فرمائی۔ تو پھر ایک آدمی نے عرض کیا: ہاں یارسول اللہ ﷺ ہمیں ضرور بتائیں کہ ہم میں سے اچھا کون ہے اور برا کون ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے اچھا وہ ہے جس سے بھلائی کی امید کی جائے اور اس کی شر سے لوگوں کو محفوظ سمجھا جائے اور تم میں سے برا وہ ہے جس سے بھلائی کی امید نہ رکھی جائے اور اس کی شر سے لوگوں کو محفوظ نہ سمجھا جائے۔

لغوی تشریح: ﴿وَقَفَ﴾ ''ٹھہرے (آپ ﷺ)'' ﴿أَلاَ أُخْبِرُكُمْ﴾ ''کیا میں تمہیں خبر نہ دوں'' ﴿فَسَكَتُوْا﴾ ''سَكَتَ یَسْكُتُ سَكْتاً'' سے ماضی جمع مذکر غائب ''پس وہ خاموش ہو گئے'' ﴿مَنْ یُرْجٰی خَیْرُهٗ﴾ ''جس سے بھلائی کی امید کی جائے'' ﴿وَیُؤْمَنُ شَرُّهٗ﴾ ''جس کے شر سے لوگوں کو محفوظ سمجھا جائے''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فوائد: اس حدیث مبارکہ میں رسول اللہ ﷺ نے اچھے اور برے آدمی کی پہچان کرائی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ رسول اللہ ﷺ کی صحابہ کرام سے شفقت اور صحابہ کرامؓ کا رسول اللہ ﷺ کے لیے احترام بھی واضح ہے۔ آپ ﷺ نے اچھے آدمی کی پہچان یہ بتائی ہے کہ اس کے دل میں کسی کیلئے حسد، بغض، کینہ، عناد نہ ہو بلکہ وہ لوگوں کی خیر خواہی کرنے والا ہو نیز اس کی طرف سے کسی قسم کے خطرہ اور تکلیف کا اندیشہ نہ ہو تو وہ آدمی اچھا ہے لیکن اگر اس کے برعکس معاملہ ہے تو پھر وہ آدمی برا ہے اور خطرناک ہے۔

اچھی صحبت اور بری صحبت کی مثال

(۵۵) عَنْ أَبِیْ مُوْسیٰ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَثَلُ الْجَلِیْسِ الصَّالِحِ وَالسُّوءِ كَحَامِلِ الْمِسْكِ وَنَافِخِ الْكِيْرِ فَحَامِلُ الْمِسْكِ إِمَّا أَنْ يَّحْذِيَكَ وَإِمَّا اَنْ تَبْتَاعَ مِنْهُ وَإِمَّا اَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيْحًا طَيِّبَةً وَنَافِخُ الْكِيْرِ اِمَّا أَنْ يُّحْرِقَ ثِيَابَكَ وَإِمَّا اَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيْحًا خَبِيْثَةً. (متفق علیه)

تخریج: صحیح بخاری کتاب الذبائح والصید، باب المسک، حدیث:۵۵۳۴۔ صحیح مسلم، کتاب البر والصلة، باب استحباب مجالسة الصالحین، حدیث:۶۶۹۲۔

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اچھے اور برے ساتھی کی مثال عطر فروش اور لوہے کی بھٹی جلانے والے کی طرح ہے۔ عطر فروش یا خود تجھے کچھ دے دے گا یا تم اس سے عطر خرید لو گے یا پھر کم از کم تمہیں اس سے خوشبو ضرور حاصل ہوگی۔ اور جو لوہے کی بھٹی جلانے والا ہے اس کے پاس بیٹھنے سے تیرے کپڑے جل جائیں گے یا پھر کم از کم تجھے بدبو ضرور آئے گی''

لغوی تشریح: ﴿اَلْجَلِيْسُ الصَّالِحُ﴾ ''نیک ساتھی یا اچھی صحبت'' ﴿حَامِلِ الْمِسْكِ﴾ ''عطر فروش'' ﴿نَافِخِ الْكِيْرِ﴾ ''لوہے کی بھٹی جلانے والا'' ﴿اَنْ يَّحْزِيَ﴾ ''اَحْذَی یُحْذِیْ، اِحْذَاءً'' سے مضارع واحد مذکر غائب ''وہ تجھے حصہ دے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گا''﴿اَنْ يُّحْرِقَ﴾اَحْرَقَ، يُحْرِقُ ، اِحْرَاقًا'' سے مضارع واحد مذکر غائب ''وہ جلا دے گا''﴿رِيْحًا طَيِّبَةً﴾ ''خوشبو''﴿رِيْحًا خَبِيْثَةً﴾ ''بدبو''

فوائد: اس حدیث مبارکہ میں رسول اللہ ﷺ نے بری اور اچھی صحبت کی وضاحت مثالوں کے ساتھ بیان فرمائی ہے۔ اچھی صحبت کی مثال خوشبو فروخت کرنے والے شخص کی طرح ہے جو آدمی ایسے شخص کے پاس بیٹھتا ہے اس کی تین صورتیں ہیں اور اور تینوں ہی خیر سے خالی نہیں ❶ یا تو وہ خود بطور تحفہ یا بطور نمونہ کچھ خوشبو عطا کر دے گا ❷ یا آدمی اس سے خرید لے گا ❸ یا پھر کم از کم اس کا دماغ خوشبو سے معطر ضرور ہوگا اسی طرح نیک آدمی کے پاس بیٹھنے سے انسان خود نیک بن جاتا ہے۔ جبکہ بری صحبت کی مثال لوہار کی بھٹی کی ہے جو وہاں جائے گا اس کے کپڑے جل جائیں گے یا پھر کم از کم اس کو آگ کا دھواں اور بدبو ضرور پہنچے گی۔ اسی طرح جو برے آدمی کی صحبت اختیار کرتا ہے وہ بھی برا' بداخلاق اور بدکردار بن جاتا ہے۔

اللہ کیلئے محبت اور اللہ کیلئے ناراضگی بہت بڑا عمل ہے

(٥٦) عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: أَتَدْرُوْنَ اَيُّ الْاَعْمَالِ اَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى؟ قَالَ قَائِلٌ: اَلصَّلٰوةُ وَالزَّكٰوةُ، وَقَالَ قَائِلٌ: اَلْجِهَادُ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: اِنَّ اَحَبَّ الْاَعْمَالِ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى اَلْحُبُّ لِلّٰهِ وَالْبُغْضُ فِي اللّٰهِ(احمدؒ)

تخریج: مسند احمد' کتاب مسند الانصار' باب حدیث ابی ذر الغفاریؓ ٥/١٤٦۔

ترجمہ: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ اللہ کے نزدیک پسندیدہ اعمال کون سے ہیں؟ ایک کہنے والے نے عرض کیا: ''نماز اور زکوٰۃ'' دوسرے نے عرض کیا: ''جہاد'' تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہترین عمل یہ ہے کہ اللہ کیلئے محبت کی جائے اور اللہ کے لیے ہی بغض رکھا جائے۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لغوی تشریح: ﴿اَتَدْرُوْنَ﴾ ہمزہ استفہام کا ہے ''دَرَی، یَدْرِی، دَرْیًا'' سے مضارع جمع مذکر مخاطب ہے ''کیا تم جانتے'' ﴿اَلْحُبُّ لِلّٰهِ﴾ ''اللہ کے لیے محبت کرنا'' ﴿اَلْبُغْضُ فِی للّٰهِ﴾ ''اللہ کیلئے بغض رکھنا''

فوائد: اس حدیث مبارکہ میں اللہ کے ہاں محبوب ترین عمل کا تذکرہ کیا گیا ہے نیز حدیث ہذا میں رسول اللہ ﷺ نے استفہامیہ انداز اختیار فرمایا ہے جو کہ سامعین کو متوجہ کرنے کا بہترین طریقہ ہے۔ ویسے تو نماز، روزہ، حج، زکوۃ اور جہاد بڑی اہمیت کے حامل ہیں لیکن ان میں ریاکاری کا اندیشہ بھی ہوسکتا ہے۔ لیکن محض اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے کسی سے محبت یا نفرت کرنے کا عمل تو اللہ کے ہاں بہت پسندیدہ عمل ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس کا عملی نمونہ تھے کیونکہ ان کی تربیت امام الانبیاء جناب محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمائی تھی۔ اللہ ہمیں بھی اس پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

تین دن سے زیادہ مسلم بہن بھائی سے ناراضگی درست نہیں

(۵۷) عَنْ أَبِیْ أَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ رضی اللہ عنہ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَا یَحِلُّ لِرَجُلٍ أَنْ یَّهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَیَالٍ، یَلْتَقِیَانِ، فَیُعْرِضُ هٰذَا وَیُعْرِضُ هٰذَا، وَخَیْرُهُمَا الَّذِیْ یَبْدَأُ بِالسَّلَامِ. (متفق علیه)

تخریج: صحیح بخاری، کتاب الأدب، باب الهجرة، حدیث ۶۰۷۷ مسلم: ۶۵۳۵

ترجمہ: حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی آدمی کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو تین راتوں سے زیادہ چھوڑے اور ان کی حالت یہ ہو کہ جب وہ آمنے سامنے آئیں تو ایک اس طرف اور دوسرا دوسری طرف منہ پھیر لے اور دونوں میں سے بہتر وہ ہے جو سلام کہنے میں پہل کرے۔''

لغوی تشریح: ﴿لَا یَحِلُّ﴾ ''حَلَّ، یَحِلُّ، حَلًّا'' سے مضارع نفی معلوم واحد مذکر غائب ''اس کے لیے جائز نہیں'' ﴿اَنْ یَّهْجُرَ﴾ ''هَجَرَ یَهْجُرُ، هَجْرًا'' سے ''یہ کہ چھوڑے وہ'' ﴿یَلْتَقِیَانِ﴾ تثنیہ کا صیغہ ہے ''وہ دونوں ملتے ہیں'' ﴿یُعْرِضُ هٰذَا﴾

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''وہ اس سے منہ پھیرتا ہے''

فوائد: رسول اللہ ﷺ بہترین معلم و مربی اور پوری امت کے لیے استاد کی حیثیت رکھتے ہیں۔ آپ ﷺ نے قدم قدم پر امت کی رہنمائی فرمائی ہے۔ بحیثیت انسان کے آپس میں کسی بات پر ناراضگی ممکن ہے اس سلسلہ میں رسول اللہ ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا کہ تین دن سے زیادہ آپس میں ناراضگی جائز نہیں ہے اس کے ساتھ ساتھ صلح اور نیکی میں پہل کرنے کی فضیلت بھی ارشاد فرمادی۔ اور یہ بھی بتا دیا کہ سلام میں پہل کے باوجود بھی دوسرا آدمی جواب نہ دے تو دونوں کا گناہ اس پر ہوگا۔ (ابوداؤد: ۴۹۱۵)

حسد، بغض، غیبت اور بداخلاقی کی ممانعت

(٥٨) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيْثِ، وَلَاتَحَسَّسُوْا، وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا تَنَاجَشُوْا، وَلَاتَحَاسَدُوْا، وَلَا تَبَاغَضُوْا، وَلَا تَدَابَرُوْا، وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ إِخْوَاناً وَفِيْ رِوَايَةٍ وَلَا تَنَافَسُوْا (متفق عليه)

تخریج: صحيح بخاری كتاب الأدب، باب ماينهى عن التحاسد والتدابر، حديث ٦٠٦٦۔ صحيح مسلم، كتاب البر والصلة باب تحريم الظن والتجسس، حديث:٦٥٣٦

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بدگمانی سے بچو بے شک بدگمانی بڑی جھوٹی بات ہے ایک دوسرے کے عیب مت ڈھونڈو جاسوسی نہ کرو، دھوکہ مت دو آپس میں حسد نہ کرو، بغض نہ رکھو اور غیبت نہ کرو بلکہ اللہ کے نیک بندے اور بھائی بھائی بن جاؤ۔ ایک روایت میں ہے ''وَلَا تَنَافَسُوْا'' اور آپس میں حسد نہ کرو۔''

لغوی تشریح: ﴿إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ﴾ إِيَّاكُمْ ضمیر منصوب منفصل ہے اصل عبارت یہ ہے ''اِتَّقُوْا نُفُوْسَكُمْ مِنَ الظَّنِّ'' یعنی ''اپنے آپ کو بدگمانی سے بچاؤ'' ﴿أَكْذَبُ الْحَدِيْثِ﴾

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''جھوٹی بات'' ﴿لَا تَحَسَّسُوْا﴾ ''عیب مت ڈھونڈو یا چھپ کر باتیں نہ سنو'' ﴿لَا تَجَسَّسُوْا﴾ ''جاسوسی نہ کرو'' ﴿لَا تَنَاجَشُوْا﴾ ''دھوکہ مت دو بغیر نیتِ خرید بولی نہ بڑھاؤ'' ﴿لَا تَحَاسَدُوْا وَلَا تَنَافَسُوْا﴾ ''حسد نہ کرو، آپس میں فخر و مقابلہ نہ کرو'' ﴿لَا تَبَاغَضُوْا﴾ ''بغض مت رکھو'' ﴿لَا تَدَابَرُوْا﴾ ''ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو۔''

فوائد: اس حدیث مبارکہ میں رسول اللہ ﷺ نے معاشرے کی چند ایسی برائیوں کی طرف اشارہ فرمایا ہے جو آپس میں دوری کا سبب بن جاتی ہیں اور انسان کی اخلاقی حالت کو تباہ کر دیتی ہیں۔ حسد، بغض، کینہ، عناد وغیرہ ایسی مہلک بیماریاں ہیں جو معاشرے کی اخلاقیات کو دیمک کی طرح چاٹ جاتی ہیں جب کہ ان عیوب سے بچ کر انسان کمال ایمان کا درجہ حاصل کر لیتا ہے۔

مصالحت کی غرض سے خلاف واقعہ بات کہنا

(٥٩) عَنْ اُمِّ كَلْثُومٍ رضی الله عنها بِنْتِ عُقْبَةَ بْنِ أَبِيْ مُعَيْطٍ قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: لَيْسَ الْكَذَّابُ الَّذِيْ يُصْلِحُ بَيْنَ النَّاسِ وَيَقُوْلُ خَيْرًا وَيَنْمِي خَيْرًا. (متفق علیه)

تخریج: صحیح بخاری، کتاب الصلح، باب لیس الکاذب الذی یصلح بین الناس، حدیث: ٢٦٩٢۔ صحیح مسلم، کتاب البر والصلة، باب تحریم الکذب .....حدیث ٦٦٣٣۔

ترجمہ: حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: وہ آدمی جھوٹا نہیں ہے جو لوگوں کے درمیان صلح کرواتا ہے اور (اس غرض سے) اچھی بات کرتا ہے اور اچھی بات پہنچاتا ہے۔''

لغوی تشریح: ﴿وَيَقُوْلُ خَيْرًا﴾ ''اور اچھی بات کرتا ہے'' ﴿وَيَنْمِي خَيْرًا﴾ نَمَى، يَنْمِي، نَمْيًا سے فعل مضارع صیغہ واحد مذکر غائب ''اور پہنچاتا ہے اچھی بات''

فوائد: اس حدیث مبارکہ میں لوگوں کے درمیان صلح کروانے کی اہمیت واضح ہوتی ہے۔ کیونکہ صلح میں خیر ہی خیر ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے ﴿وَالصُّلْحُ خَيْرٌ﴾ (النساء آیت ١٢٨)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اور صلح بہت بہتر چیز ہے'' یہی وجہ ہے کہ لوگوں کے درمیان صلح کروانے کی غرض سے خلاف واقعہ بات بھی کہہ دی جائے تو وہ جھوٹ شمار نہ ہوگی مثلاً یہ کہنا کہ فلاشخص آپ کو سلام کہتا ہے اور آپ کے بارہ میں اچھے خیالات رکھتا ہے حالانکہ اس نے سلام نہیں کہا، لیکن صلح کی خاطر اسی طرح کی اچھی بات پہنچانا نہ صرف جائز ہے بلکہ اجر وثواب کا باعث بھی ہے۔

تین دن کی ناراضگی کے بعد جو سلام کا جواب نہ دے

(٦٠) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَا يَكُوْنُ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَّهْجُرَ مُسْلِمًا فَوْقَ ثَلَاثَةٍ فَإِذَا لَقِيَهُ سَلَّمَ عَلَيْهِ ثَلَاثَ مِرَارٍ كُلَّ ذٰلِكَ لَا يَرُدُّ عَلَيْهِ، فَقَدْ بَاءَ بِإِثْمِهِ. (ابو داؤد)

تخریج: سنن أبي داؤد، كتاب الأدب، باب في هجرة الرجل أخاه، حديث:٤٩١٣

ترجمہ: ''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی مسلمان کیلئے جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی سے تین دن سے زیادہ ناراضگی رکھے، جب وہ دوسرے کو ملتا ہے تو اس کو تین مرتبہ سلام کہتا ہے لیکن دوسرا آدمی ہر بار جواب نہیں دیتا تو پھر وہ اس کے گناہ کا بھی ذمہ دار ہوگا''

لغوی تشریح: ﴿لَا يَكُوْنُ﴾ ''جائز نہیں ہے'' ﴿لَا يَرُدُّ عَلَيْهِ﴾ ''رَدَّ يَرُدُّ، رَدًّا'' سے مضارع نفی معلوم واحد مذکر غائب یعنی ''وہ اس کو جواب نہیں دیتا'' ﴿بَاءَ بِإِثْمِهِ﴾ ''لوٹا وہ اس کے گناہ کے ساتھ یعنی اس کا گناہ بھی اس کے ذمہ پر ہوگا''

فوائد: اس حدیث مبارکہ میں رسول اللہ ﷺ نے صلح کی اہمیت اور اس کی فضیلت کے ساتھ ساتھ اس شخص کی مذمت بھی فرمائی ہے جو اس میں رکاوٹ پیدا کرتا ہے۔ بشری تقاضا کے تحت کسی بات پر آپس میں ناراضگی ممکن ہے لیکن اس کی زیادہ سے زیادہ حد تین دن ہے۔ تین دن کے بعد اگر دونوں ہی صلح کی کوشش نہ کریں تو دونوں برابر کے گناہ گار ہوں گے۔ لیکن اگر ایک شخص صلح کی غرض سے دوسرے کو سلام کہتا ہے جب کہ دوسرا اس کا جواب نہیں دیتا یہاں تک کہ تین بار سلام کہنے پر بھی جواب نہیں دیتا تو سلام کہنے والا شخص

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گناہ سے بری ہوگا اور سارا گناہ دوسرے شخص پر ہوگا۔ جو سلام کا جواب نہ دے کر صلح میں رکاوٹ پیدا کرتا ہے۔

نماز اور روزہ سے بھی افضل عمل

(٦١) عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: أَلاَ أُخْبِرُكُمْ بِأَفْضَلَ مِنْ دَرَجَةِ الصِّيَامِ وَالصَّلاَةِ وَالصَّدَقَةِ؟ قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! قَالَ: إِصْلاَحُ ذَاتِ الْبَيْنِ، وَفَسَادُ ذَاتِ الْبَيْنِ الْحَالِقَةُ.

(ابو داؤد، ترمذی)

تخریج: ابو داؤد، کتاب الأدب، باب فی اصلاح ذات البین، حدیث: ٤٩١٩ ۔ ترمذی ٢٥٠٩۔

ترجمہ: ''حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں روزہ، نماز اور صدقہ سے بھی زیادہ درجے والا عمل نہ بتاؤں؟ صحابہ کرامؓ نے عرض: کیا کیوں نہیں اے اللہ کے رسول ﷺ (ضرور بتایئے) آپ ﷺ نے فرمایا: یہ عمل باہمی اصلاح کرنا ہے جبکہ آپس میں فساد تو تباہی ہے''

لغوی تشریح: ﴿أَلاَ أُخْبِرُكُمْ﴾ ''أَلاَ'' حرف تنبیہ ہے ''کیا میں تمہیں خبر نہ دوں'' ﴿إِصْلاَحُ ذَاتِ الْبَيْنِ﴾ ''آپس کی اصلاح و درستگی'' ﴿وَفَسَادُ ذَاتِ الْبَيْنِ﴾ ''اور آپس کا فتنہ و فساد'' ﴿الْحَالِقَةُ﴾ ''مونڈ دینے والا۔ ہلاک کر دینے والا''

فوائد: اس حدیث مبارکہ میں رسول اللہ ﷺ نے ایک ایسے عمل کی طرف توجہ دلائی ہے جو کہ درجہ کے لحاظ سے نماز، روزہ اور صدقہ سے بھی افضل ہے اور وہ عمل لوگوں کی اصلاح کرنا ہے اور ان میں اتفاق و اتحاد کی فضا قائم کرنا ہے۔ یہ عمل اس لیے اہمیت کا حامل ہے کہ یہ اجتماعی عمل ہے جس کا فائدہ پوری قوم کو پہنچتا ہے جب کہ نماز، روزہ اور صدقہ بھی بڑے اعمال ہیں۔ لیکن ان کا تعلق شخصی عبادت سے ہے اور اصلاح کا تعلق پوری قوم سے ہے۔ اللہ نہ کرے اگر قوم میں فساد اور بگاڑ پیدا ہو جائے تو سراسر ہلاکت کا باعث ہوتا ہے جس سے دین کی تباہی ہوتی ہے۔ جیسا کہ حدیث میں نبی ﷺ نے فرمایا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''آپس کا فساد ایسی مہلک بیماری ہے جو سر کے بالوں کو نہیں بلکہ انسان کے دین کو مونڈ کر (ہلاک کر کے) رکھ دیتی ہے'' (ترمذی:۲۵۰۹)

حسد سے بچو

(٦٢) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِيَّاكُمْ وَالْحَسَدَ، فَإِنَّ الْحَسَدَ يَأْكُلُ الْحَسَنَاتِ كَمَا تَأْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ. (ابو داؤد)

تخریج: سنن أبي داؤد، كتاب الأدب، باب الحسد، حديث: ٤٩٠٣

ترجمہ: ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: تم حسد سے بچو، کیونکہ حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جیسے آگ لکڑیوں کو جلا دیتی ہے''

لغوی تشریح: ﴿إِيَّاكُمْ وَالْحَسَدَ﴾ اصل عبارت یہ ہے "اِتَّقُوْا نُفُوْسَكُمْ مِنَ الْحَسَدِ" یعنی ''اپنے آپ کو حسد سے بچاؤ'' ﴿اَلْحَطَبُ﴾ ''ایندھن، لکڑیاں''

فوائد: اس حدیث مبارکہ میں رسول اللہ ﷺ نے ایک ایسی مہلک بیماری کی طرف اشارہ فرمایا ہے جو کہ آدمی کی نیکیوں کو دیمک کی طرح چاٹ جاتی ہے اور اعصابی لحاظ سے بھی کمزور کر دیتی ہے جس کو حسد کہتے ہیں۔ ''حسد'' یہ ہے کہ آدمی کسی دوسرے کے پاس نعمت کو ناپسند کرے اور اس سے نعمت کے زوال کی تمنا کرے'' حسد کبیرہ گناہ ہے، شیطان کا آدم علیہ السلام کو سجدہ نہ کرنا، قابیل کا اپنے بھائی ہابیل کو قتل کرنا، یوسف علیہ السلام کو بھائیوں کا کنویں میں پھینکنا وغیرہ اسی حسد کی بنا پر تھا۔ اسی لیے نبی ﷺ نے حکماً فرمایا: ﴿وَلَا تَحَاسَدُوْا﴾ (بخاری:٦٠٦٦) ''اور آپس میں حسد نہ کرو'' البتہ رشک کرنا جائز ہے یعنی کسی کے پاس دین یا دنیا کی کوئی نعمت دیکھ کر خواہش کرنا کہ مجھے بھی اللہ یہ نعمت دے اور میں بھی اسی طرح نیکی کروں اسی لیے فرمایا کہ قرآن اور مال کی نعمت میں اچھی نیت سے رشک جائز ہے (بخاری:۵۰۲۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلمان کی عیب جوئی اور ایذا رسانی کی سزا

(٦٣) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: صَعِدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْمِنْبَرَ فَنَادَى بِصَوْتٍ رَفِيْعٍ قَالَ: يَا مَعْشَرَ مَنْ أَسْلَمَ بِلِسَانِهِ وَلَمْ يُفْضِ الْإِيْمَانُ إِلٰى قَلْبِهِ، لَا تُؤْذُوا الْمُسْلِمِيْنَ وَلَا تُعَيِّرُوْهُمْ وَلَا تَتَّبِعُوْا عَوْرَاتِهِمْ، فَإِنَّهُ مَنْ تَتَبَّعَ عَوْرَةَ أَخِيْهِ الْمُسْلِمِ تَتَبَّعَ اللّٰهُ عَوْرَتَهُ وَمَنْ يَتَّبِعِ اللّٰهُ عَوْرَتَهُ يَفْضَحْهُ وَلَوْ فِيْ جَوْفِ رَحْلِهِ (الترمذی)

تخریج: ترمذی، ابواب البر والصلۃ، باب ماجاء فی تعظیم المؤمن، حدیث: ۲۰۳۲۔

ترجمہ: ''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ منبر پر چڑھے اور بلند آواز سے فرمایا: اے وہ لوگو! جو زبان سے اسلام لائے ہو اور جن کے دلوں میں ابھی تک ایمان نہیں پہنچا، مسلمانوں کو تکلیف نہ دو، ان کو عار نہ دلاؤ اور نہ ہی ان کے عیوب ڈھونڈو کیونکہ جو اپنے مسلمان بھائی کے عیوب تلاش کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے عیوب کو ظاہر کر دیتا ہے اور جس کے عیوب کو اللہ ظاہر کر دے تو پھر وہ اس کو ذلیل کر دے گا اگرچہ وہ اپنے گھر کے اندر ہی ہو''

لغوی تشریح: ﴿لَمْ يُفْضِ الْإِيْمَانُ﴾ ''أفضٰی، يُفْضِي، إفْضَاءٌ ''نہیں پہنچا ایمان'' ﴿لَاتُؤْذُوْا﴾ ''نہ تکلیف دو تم'' ﴿لَاتُعَيِّرُوْهُم﴾ ''عَيَّرَ، يُعَيِّرُ، تَعْيِيْرًا'' ''نہ تم ان کو عار دلاؤ'' ﴿لَاتَتَّبِعُوْا﴾ ''نہ تلاش کرو تم'' ﴿يَفْضَحْهُ﴾ ''وہ اس کو ذلیل کرے گا'' ﴿جَوْفِ رَحْلِهِ﴾ ''اپنے گھر کے اندر''

فوائد: اس حدیث مبارکہ میں آپ ﷺ کا منبر پر چڑھنا اور بلند آواز سے گفتگو کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ یہ بات بڑی اہم ہے۔ ایمان اور اسلام علیحدہ علیحدہ استعمال کیے جائیں تو دونوں ہم معنی ہیں لیکن اگر بیک وقت استعمال ہوں تو پھر ان میں فرق ہوتا ہے۔ ایمان کا تعلق دل سے ہے اور اسلام کا تعلق جوارح سے ہوتا ہے۔ ارشاد باری ہے ﴿قَالَتِ الْأَعْرَابُ اٰمَنَّا قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْا أَسْلَمْنَا﴾ (حجرات: ۱۴) ''اعرابیوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے کہا: ہم ایمان لائے آپ کہہ دیجئے کہ تم ایمان نہیں لائے بلکہ یوں کہو کہ ہم مسلمان ہوئے'' یعنی ابھی تک تم پختہ نہیں ہوئے ہو' کسی مسلمان کے عیوب کو تلاش کرنا منع ہے جو ایسا کرتا ہے اس کو اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں ذلیل کر دیتے ہیں۔ اگر چہ وہ چھپ چھپ کر گھر کے اندر بند کمرے میں بھی برائی کرے، پھر بھی اللہ اس کا راز فاش کر دیتے ہیں۔

حسنِ ظن کی ترغیب

(٦٤) عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حُسْنُ الظَّنِّ مِنْ حُسْنِ الْعِبَادَةِ. (احمد۔ ابو داؤد)

تخریج: ابو داود' کتاب الأدب' باب فی حسن الظن' حدیث: ٤٩٩٣۔ مسند احمد ٢/٤٠٧

ترجمہ: ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حسن ظن رکھنا بہترین عبادت ہے۔''

لغوی تشریح: ﴿حُسْنُ الظَّنِّ﴾ ''اچھا گمان رکھنا'' ﴿مِنْ حُسْنِ الْعِبَادَةِ﴾ ''اَلْعِبَادَةُ'' ''عَبَدَ' یَعْبُدُ' عِبَادَةٌ'' سے مصدر ہے یعنی ''بہترین عبادت ہے''

فوائد: اس حدیث مبارکہ میں رسول اللہ ﷺ نے دوسروں پر اچھا گمان رکھنے کی ترغیب دلائی ہے اور اس کو بہترین عبادت قرار دیا ہے۔ دوسری حدیث میں فرمایا: ﴿إِیَّاکُمْ وَالظَّنَّ فَإِنَّ الظَّنَّ أَکْذَبُ الْحَدِیْثِ﴾ (بخاری:٦٠٦٦) ''بدگمانی سے بچو کیونکہ بدگمانی جھوٹی بات ہے'' اس لیے بدگمانی کی بجائے حسنِ ظن رکھنا بہترین عمل ہے۔

مومن کو چاہیے کہ غلطی کا پھر اعادہ نہ کرے

(٦٥) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: لاَ یُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ وَاحِدٍ مَرَّتَیْنِ. (متفق علیہ)

تخریج: صحیح بخاری، کتاب الأدب' باب لا یلدغ المؤمن من جحر مرتین' حدیث: ٦١٣٣۔ صحیح مسلم' کتاب الزهد' باب یلدغ المؤمن من جحر مرتین' حدیث:٧٤٩٨۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: مومن آدمی ایک سوراخ سے دوبار نہیں ڈسا جاتا''

لغوی تشریح: ﴿لَا يُلْدَغُ﴾ ''لَدَغَ، يَلْدَغُ، لَدْغًا'' سے مضارع نفی مجہول واحد مذکر غائب یعنی ''وہ نہیں ڈسا جاتا'' ﴿جُحْرٍ﴾ ''سوراخ'' ﴿مَرَّتَيْنِ﴾ ''دوبار''

فوائد: اس حدیث مبارکہ میں مومن آدمی کو اس بات کی تعلیم دی گئی ہے کہ زندگی احتیاط سے گزارنا چاہیے۔ جس سوراخ سے مومن ایک دفعہ ڈسا جائے دوبارہ وہاں ہاتھ نہیں ڈالنا چاہیے۔ یعنی جس چیز، جگہ یا آدمی کے بارہ میں ایک دفعہ تجربہ ہو جائے کہ اس میں خیر نہیں ہے دوبارہ اس کے قریب نہیں جانا چاہیے۔ یا دوسرے لفظوں میں آزمائے ہوئے کو آزمانا عقل مندی نہیں ہے۔

بردباری، متانت اور سنجیدگی کی فضیلت

(٦٦) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِأَشَجِّ عَبْدِ الْقَيْسِ: إِنَّ فِيكَ لَخَصْلَتَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللّٰهُ: اَلْحِلْمُ وَالْأَنَاةُ (مسلم)

تخریج: صحیح مسلم، کتاب الإیمان، باب الأمر بالإیمان باللہ ورسولہ..... حدیث: ۱۱۷۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے اشج عبدالقیس سے فرمایا: ''بے شک تجھ میں دو خصلتیں ہیں جو اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہیں: بردباری اور سنجیدگی''

لغوی تشریح: ﴿خَصْلَتَيْنِ﴾ ''دو عادتیں'' یہ تثنیہ ہے اس کا واحد ''خَصْلَةٌ'' ہے ﴿اَلْحِلْمُ﴾ ''حَلَمَ، يَحْلُمُ، حِلْمًا'' سے مصدر ہے یعنی ''درگزر کرنا یا بردبار ہونا'' ﴿اَلْأَنَاةُ﴾ ''یہ بھی مصدر ہے یعنی وقار یا سنجیدگی''

فوائد: اس حدیث مبارکہ میں دو ایسی خصلتوں کی تعریف کی گئی ہے جو اللہ تعالیٰ کو بھی پسند ہیں اور لوگوں کے ہاں بھی پسندیدہ ہیں۔ اور جس آدمی میں یہ خصلتیں پائی جاتی ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یقیناً وہ بھی اللہ تعالیٰ اور لوگوں کا محبوب بن جاتا ہے وہ دو چیزیں یہ ہیں (۱) ''حِلم'' یعنی ''نرم خوئی و بردباری'' (۲) ''سنجیدگی''۔ یہ پیغمبرانہ صفات ہیں ابراہیم علیہ السلام کو جب اسماعیل علیہ السلام کی خوشخبری دی گئی تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ﴿فَبَشَّرْنٰهُ بِغُلٰمٍ حَلِيْمٍ﴾ (الصفت' آیت: ۱۰۱) ''تو ہم نے اس کو بردبار بچے کی بشارت دی''

اعتدال اور اعلیٰ اخلاق کی اہمیت

(٦٧) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: إِنَّ الْهَدْيَ الصَّالِحَ وَالسَّمْتَ الصَّالِحَ وَالْاِقْتِصَادَ جُزْءٌ مِّنْ خَمْسَةٍ وَعِشْرِيْنَ جُزْءً مِنَ النُّبُوَّةِ. (ابوداؤد)

تخریج: سنن ابی ابو داؤد' کتاب الأدب' باب فی الوقار' حدیث: ٤٧٧٦۔

ترجمہ: ''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: باطنی سیرت کا اچھا ہونا اور ظاہری سیرت کا بہتر ہونا اور میانہ روی نبوت کے پچیس اجزاء میں سے اہم جز ہے۔''

لغوی تشریح: ﴿اَلْهَدْيُ الصَّالِحُ﴾ ''باطنی سیرت کا اچھا ہونا'' ﴿اَلسَّمْتُ الصَّالِحُ﴾ ''ظاہری اخلاق و کردار کا اچھا ہونا'' ﴿اَلْاِقْتِصَادُ﴾ ''میانہ روی''

فوائد: اس حدیث مبارکہ میں تین ایسے اوصاف کا بیان ہوا ہے جو کہ پیغمبرانہ اوصاف میں وہ درج ذیل ہیں ❶ باطنی سیرت کا بہتر ہونا یعنی دل میں کسی کے بارہ میں حسد' بغض' کینہ' اور عناد وغیرہ رکھنے کی بجائے اللہ اور اس کے رسول کی محبت کو جگہ دینا ❶ ظاہری سیرت کا اچھا ہونا یعنی اخلاق و کردار کا اچھا ہونا۔ ❶ میانہ روی یعنی افراط و تفریط سے بچ کر' اعتدال کا مسلک اختیار کرنا اور درمیانی راہ پر چلنا۔ یہ تینوں کام اوصاف نبوت سے تعلق رکھتے ہیں۔ لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ انسان ان کو اپنا کر نبوت یا نبوت کے کچھ حصہ کو حاصل کر لیتا ہے۔ بلکہ نبوت تو عطائی چیز ہے اس کا محنت و ریاضت سے کوئی تعلق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:﴿اَللّٰهُ أَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهُ﴾ (الانعام: آیت ۱۲٤) ''اللہ خوب جانتا ہے کہ وہ کہاں اپنی پیغمبری رکھے۔''

مشورہ میں امانت داری کا حکم

(٦٨) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ. (الترمذی)

تخریج: جامع ترمذی' ابواب الأدب، باب ما جاء أن المستشار مؤتمن، حدیث: ۲۸۲۲۔

ترجمہ: ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس سے مشورہ لیا جاتا ہے وہ امین ہوتا ہے۔''

لغوی تشریح: ﴿اَلْمُسْتَشَارُ﴾ ''إِسْتَشَارَ، يَسْتَشِيْرُ'' سے اسم مفعول ''جس سے مشورہ طلب کیا جائے'' ﴿مُؤْتَمَنٌ﴾ ''امین بنایا گیا ہے۔''

فوائد: اس حدیث مبارکہ سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ جس شخص سے کوئی مشورہ طلب کیا جائے وہ امین قرار دیا جاتا ہے۔جس طرح امانت میں خیانت منع ہے اسی طرح مشورہ میں خیانت کرنا یعنی صحیح مشورہ نہ دینا یا پھر اس مشورہ کو دوسروں تک اس کی اجازت کے بغیر پہنچانا بھی منع ہے۔اس لیے اگر کوئی بندہ مشوہ طلب کرے تو پھر اس میں دو چیزوں کا خیال رکھے ❶ اس کو مشورہ صحیح دے یعنی کام کے نفع ونقصان والے دونوں پہلو واضح کر دے یا پھر خاموش رہے ❷ اس مشورہ کو بطور امانت اپنے پاس ہی رکھے کسی کو نہ بتائے۔

مجالس کی گفتگو میں امانت کا حکم

(٦٩) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْمَجَالِسُ بِالْأَمَانَةِ إِلَّا ثَلَاثَةُ مَجَالِسَ: سَفْكُ دَمٍ حَرَامٍ أَوْ فَرْجٌ حَرَامٌ أَوِ اقْتِطَاعُ مَالٍ بِغَيْرِ حَقٍّ (ابو داؤد)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تخریج: سنن ابی داؤد' کتاب الأدب' باب فی نقل الحدیث' حدیث ٤٨٦٩

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجالس کی گفتگو امانت ہوتی ہے۔ سوائے تین قسم کی مجالس کے۔ کسی کا ناحق خون بہانے کی مجلس' کسی کی عزت لوٹنے (زنا) کے بارے میں مجلس یا کسی کا ناحق مال لوٹنے والی مجلس۔

لغوی تشریح: ﴿اَلْمَجَالِسُ بِالْاَمَانَةِ﴾ ''مجالس کی گفتگو امانت ہوتی ہے'' ﴿اَوْ اِقْتِطَاعُ مَالٍ﴾ ''اِقْتَطَعَ، یَقْتَطِعُ، اِقْتِطَاعًا'' سے مصدر ہے یعنی ''مال چھیننا''

فوائد: اس حدیث مبارکہ میں مجالس کے آداب میں سے ایک بات یہ بھی بتائی گئی ہے کہ مجالس امانت کا درجہ رکھتی ہیں یعنی جس طرح مشورہ امانت ہوتا ہے اسی طرح مجالس بھی امانت ہیں، کیونکہ مجالس میں بھی کسی کام کے بارہ میں آپس میں مشورہ کیا جاتا ہے مجالس کے راز کو فاش کرنا جرم ہے۔ البتہ تین قسم کی مجالس امانت نہیں ہوتی بلکہ ان کا مذکورہ شخص کو بتانا ضروری ہے ❶ کسی کو ناحق قتل کرنے کا مشورہ کیا جائے ❷ کسی سے زنا کا پروگرام بنایا جائے ❸ یا کسی کے مال پر ڈاکے کا پروگرام ہو تو فوراً ان کی اطلاع مذکورہ اشخاص تک پہنچا دینی چاہئے۔

بدمزاجی اور بدکلامی کی مذمت اور خوش مزاجی کی فضیلت

(۷۰) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ رَفِيْقٌ يُحِبُّ الرِّفْقَ وَيُعْطِيْ عَلَى الرِّفْقِ مَالَا يُعْطِيْ عَلَى الْعُنْفِ، وَمَا لَا يُعْطِيْ عَلَى مَا سِوَاهُ (مسلم) وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُ قَالَ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: عَلَيْكِ بِالرِّفْقِ وَإِيَّاكِ بِالْعُنْفِ وَالْفَحْشِ، إِنَّ الرِّفْقَ لَا يَكُوْنُ فِيْ شَيْءٍ إِلَّا زَانَهُ، وَلَا يُنْزَعُ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا شَانَهُ.

تخریج: صحیح مسلم' کتاب البر والصلة والأدب' باب فی فضل الرفق، حدیث: ٦٦٠١-٦٦٠٢-

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نرمی والے ہیں اور نرم مزاجی کو پسند کرتے ہیں اور اللہ نرمی پر وہ کچھ عطا کر دیتا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو سختی پر عطا نہیں کرتا اور نہ ہی اس کے علاوہ پر عطا کرتا ہے اور ''اسی مسلم کی ایک روایت میں ہے'' آپ ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: نرمی کو لازم پکڑو اور سختی اور بدکلامی سے بچو۔ یقیناً نرمی جس چیز میں بھی پائی جاتی ہے اس کو مزین کر دیتی ہے اور جس سے نرمی چھین لی جائے اس کو عیب دار بنا دیتی ہے۔''

لغوی تشریح: ﴿اَلرِّفْقُ﴾ ''رَفُقَ، یَرْفُقُ، رِفْقًا'' سے مصدر ہے ''نرمی'' ﴿اَلْعُنْفُ﴾ ''عَنُفَ، یَعْنُفُ'' سے مصدر ہے ''سختی'' یا ''سخت دلی'' ﴿اَلْفَحْشُ﴾ بدخلقی، بدکلامی'' ﴿زَانَهٗ﴾ ''اس کو خوبصورت وخوش نما بنا دیتی ہے'' ﴿شَانَهٗ﴾ ''اس کو عیب دار بنا دیتی ہے''

فوائد: اس حدیث مبارکہ میں حسن اخلاق، نرم مزاجی اور اس کے فوائد کی طرف اشارہ کیا گیا ہے اللہ تعالیٰ چونکہ خود بھی بڑے مہربان اور نرم ہیں اس لیے اپنے بندوں میں نرمی کی صفت کو پسند فرماتے ہیں اور اس نرمی اور مہربانی کی بدولت انسان کو وہ کچھ عطا فرما دیتے ہیں جو سختی وغیرہ سے عطا نہیں فرماتے۔ نرمی اور خوش اخلاقی انسان کا حسن ہے جس آدمی میں نرمی کی صفت نہ ہو وہ اس حسن سے محروم ہو کر عیب دار بن جاتا ہے۔

بے حیائی کی مذمت

(۷۱) عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ ﷺ إِنَّ مِمَّا أَدْرَکَ النَّاسُ مِنْ کَلَامِ النُّبُوَّةِ الْأُوْلٰی: إِذَا لَمْ تَسْتَحِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ. (البخاری)

تخریج: صحیح بخاری، کتاب الأدب، باب إذا لم تستح فاصنع ماشئت، حدیث: ۶۱۲۰۔

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: سابقہ انبیاء کے کلام میں جو بات لوگوں تک پہنچی ہے ان میں سے ایک بات یہ بھی ہے کہ جب تم میں شرم وحیا نہیں ہے تو جو چاہو کرو۔''

لغوی تشریح: ﴿اَلنُّبُوَّةِ الْاُوْلٰی﴾ ''پہلی نبوت یعنی گزشتہ انبیاء کرام'' ﴿لَمْ تَسْتَحِ﴾ ''تم میں شرم و حیا نہ رہے'' ﴿فَاصْنَعْ﴾ صیغہ امر ہے ''پس کرو تم'' ﴿مَاشِئْتَ﴾ ''جو تم چاہو''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فوائد: اس حدیث مبارکہ میں شرم وحیا کی اہمیت اور بے شرمی اور بے شرم آدمی کی مذمت کی گئی ہے شرم وحیا کی بدولت آدمی اخلاق کی بلندیوں تک پہنچ جاتا ہے جب کہ بے شرمی کے سبب وہ جہالت کے اندھیروں میں غرق ہو جاتا ہے۔ شرم وحیا ایک مومن کی پہچان اور پیغمبرانہ صفت ہے جبکہ بے شرمی کافر کی پہچان ہے۔ ایک دوسری حدیث میں آتا ہے کہ نبی ﷺ کنواری لڑکی سے بھی زیادہ حیا والے تھے۔'' (مسلم: ۶۰۳۲)

نیکی اور بدی کا معیار

(۷۲) عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْبِرِّ وَالْإِثْمِ؟ قَالَ: الْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ، وَالْإِثْمُ مَا حَاكَ فِيْ صَدْرِكَ، وَكَرِهْتَ أَنْ يَّطَّلِعَ عَلَيْهِ النَّاسُ (مسلم)

تخریج: صحیح مسلم، کتاب البر والصلة والادب، باب تفسیر البر والاثم، حدیث: ۶۵۱۶۔

ترجمہ: ''حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے نیکی اور گناہ کے متعلق پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: نیکی حسن خلق کا نام ہے اور گناہ وہ ہے جو تیرے دل میں کھٹکے اور لوگوں کا اس پر مطلع ہونا تجھے ناگوار گزرے''

لغوی تشریح: ﴿مَاحَاكَ فِيْ صَدْرِكَ﴾ ''جو کھٹکے تیرے دل میں''

﴿وَكَرِهْتَ﴾ ''كَرِهَ، يَكْرَهُ، كَرْهًا'' سے ماضی واحد مذکر مخاطب یعنی ''تو ناپسند کرے'' ﴿أَنْ يَّطَّلِعَ عَلَيْهِ النَّاسُ﴾ ''مطلع ہوں اس پر لوگ''

فوائد: اس حدیث مبارکہ میں نیکی اور گناہ کا معیار بتایا گیا ہے یعنی ''نیکی'' حسنِ خلق کا نام ہے اور جس کا اخلاق اچھا نہیں اس کی نیکیاں کسی کام کی نہیں ہیں اسی حسنِ خلق کی تکمیل کیلئے ارشادِ نبوی ﷺ ہے ﴿بُعِثْتُ لِأُتَمِّمَ حُسْنَ الْأَخْلَاقِ﴾ (موطا) ''میں حسنِ اخلاق کی تکمیل کیلئے بھیجا گیا ہوں'' جبکہ ''گناہ'' وہ ہے جو تیرے دل میں کھٹکے یعنی اس پر تیرا ضمیر ملامت کرے اور تو اس بات کو ناپسند کرے کہ اس کام کی خبر کسی دوسرے کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو جائے تو سمجھ لے کہ وہ گناہ ہے۔

نبی اللہ ﷺ کو سب سے زیادہ محبوب کون ہے؟

(۷۳) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: إِنَّ مِنْ أَحَبِّكُمْ إِلَيَّ أَحْسَنُكُمْ أَخْلَاقًا (البخاری)

تخریج: صحیح بخاری، کتاب المناقب، باب المناقب عبد اللہ بن مسعودؓ حدیث: ۳۷۵۹۔

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے مجھے زیادہ محبوب وہ ہے جس کا اخلاق اچھا ہے''

لغوی تشریح: ﴿مِنْ أَحَبِّكُمْ﴾ ''تم میں سے زیادہ محبوب''

﴿أَحْسَنُكُمْ أَخْلَاقًا﴾ ''حَسُنَ، يَحْسُنُ'' سے اسم تفضیل ہے ''جو تم میں زیادہ اچھا ہو اخلاق کے لحاظ سے''

فوائد: اس حدیث مبارکہ میں حسن اخلاق کی تعلیم دی گئی ہے اور حسنِ اخلاق کو محبتِ رسول اللہ ﷺ کا اہم ذریعہ قرار دیا گیا ہے۔ گویا کہ جو بندہ اخلاق کے لحاظ سے اچھا نہ ہو وہ نبی ﷺ کی کامل محبت کا حقدار نہیں ہو سکتا۔

سب سے بہتر مسلمان کون ہے؟

(۷۴) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ مِنْ خِيَارِكُمْ أَحْسَنُكُمْ أَخْلَاقًا. (متفق علیہ)

تخریج: صحیح بخاری، کتاب المناقب، باب صفۃ النبی ﷺ حدیث: ۳۵۵۹۔ صحیح مسلم ۶۰۳۳

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: یقیناً تم میں سے بہترین وہ ہے جس کا اخلاق اچھا ہو''

لغوی تشریح: ﴿خِيَارُكُمْ﴾ ''تم میں سے بہترین شخص یا تمہارا بہترین شخص''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فوائد: اس حدیثِ مبارکہ میں بھی حسنِ اخلاق کی ترغیب دی گئی ہے جس طرح نیکی حسن اخلاق کا نام ہے' جس طرح رسول اللہ ﷺ کا محبوب شخص وہ ہے جو حسنِ اخلاق کا مالک ہے اسی طرح تمام لوگوں میں بہترین شخص بھی وہی ہے جس کا اخلاق بہترین ہو۔

گناہ کا بداثر کس طرح زائل ہوسکتا ہے؟

(۷۵) عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِتَّقِ اللّٰهَ حَيْثُ مَا كُنْتَ وَاَتْبِعِ السَّيِّئَةَ الْحَسَنَةَ تَمْحُهَا وَخَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ. (احمد)

تخریج: مسند احمد' کتاب مسند الانصار' باب حدیث ابی ذر رضی اللہ عنہ ۵/۱۵۳۔

ترجمہ: ''حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تو جہاں بھی ہو اللہ سے ڈرتا رہ' گناہ کے بعد نیکی کا کام کر کیونکہ یہ اس کو مٹا دیتی ہے اور لوگوں سے حسنِ اخلاق سے پیش آ۔''

لغوی تشریح: ﴿اِتَّقِ اللّٰهَ﴾ فعلِ امر صیغہ واحد مذکر حاضر ہے یعنی ''تو اللہ سے ڈرتا رہ'' ﴿وَاَتْبِعِ السَّيِّئَةَ الْحَسَنَةَ﴾ ''برائی کے پیچھے نیکی کر'' ﴿تَمْحُهَا﴾ ''یہ نیکی اس برائی کو مٹا دے گی'' ﴿خَالِقِ النَّاسَ﴾ ''لوگوں سے پیش آ۔''

فوائد: اس حدیث مبارکہ میں تین اہم امور کی طرف توجہ دلائی گئی ہے جن کو اختیار کر کے آدمی ایمان کے اعلیٰ درجے پر فائز ہوسکتا ہے۔ ان میں ایک چیز کا تعلق اللہ سے' دوسری چیز کا تعلق انسان کی ذات سے اور تیسری چیز کا تعلق دوسرے لوگوں سے ہے۔ وہ تین امور یہ ہیں ❶ ہر جگہ، ہر وقت اور ہر حالت میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا ❷ جب بھی گناہ ہوجائے تو فوراً نیکی کا کام کرنا ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔ ﴿اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ﴾ (ھود: آیت ۱۱۴) ''یقیناً نیکیاں برائیوں کو دور کر دیتی ہیں'' ❸ اور تیسرا کام لوگوں سے حسنِ سلوک سے پیش آنا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لوگوں سے میل جول اور ملاپ کی فضیلت

(۷۶) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَلْمُؤْمِنُ الَّذِيْ يُخَالِطُ النَّاسَ، وَيَصْبِرُ عَلَى أَذَاهُمْ، أَعْظَمُ أَجْراً مِنَ الْمُؤْمِنِ الَّذِيْ لَا يُخَالِطُ النَّاسَ، وَلَا يَصْبِرُ عَلٰى أَذَاهُمْ. (الترمذی وابن ماجه)

تخریج: ابن ماجه، ابواب الفتن، باب الصبر علی البلاء، حدیث: ۴۰۳۲ ترمذی: ۲۵۰۷۔

ترجمہ: ''حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ مومن جو لوگوں سے میل جول رکھتا ہے اور ان کی طرف سے تکالیف پر صبر کرتا ہے وہ اجر کے لحاظ سے اس مومن سے افضل ہے جو لوگوں سے میل جول نہیں رکھتا اور نہ ہی ان کی طرف سے تکالیف پر صبر کرتا ہے''

لغوی تشریح: ﴿يُخَالِطُ النَّاسَ﴾ ''خَالَطَ، يُخَالِطُ، مُخَالَطَةً'' سے فعل مضارع ''جو لوگوں سے میل ملاپ رکھتا ہے۔'' ﴿أَذَاهُمْ﴾ ان کی تکلیفیں''

فوائد: اس حدیث مبارکہ میں لوگوں سے میل ملاپ رکھنے اور ان کی اصلاح کرنے اور پھر اس کے نتیجہ میں لوگوں کی طرف سے پہنچنے والے مصائب پر صبر کرنے والے مومن کی فضیلت بیان کی گئی ہے۔ یعنی لوگوں کے اندر رہ کر ان کی اصلاح کرنا پیغمبرانہ شیوہ ہے اور کامیاب آدمی کی علامت ہے۔ جبکہ لوگوں سے میل جول نہ رکھنے والا آدمی لوگوں کی اصلاح جیسے عظیم کام سے محروم ہو جاتا ہے اس لیے وہ پہلے مومن کے درجہ کو نہیں پہنچ سکتا۔

حسنِ اخلاق کی تعلیم مقاصد نبوت میں سے ہے

(۷۷) عَنْ مَالِكٍ بَلَغَهُ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: بُعِثْتُ لِأُتَمِّمَ حُسْنَ الْأَخْلَاقِ (الموطا)

تخریج: مؤطا امام مالك، كتاب الجامع، باب ماجاء فی حسن الخلق حدیث (کتاب): ۳۶

ترجمہ: حضرت امام مالکؒ کے پاس یہ روایت پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں حسن اخلاق کی تکمیل کیلئے بھیجا گیا ہوں''

لغوی تشریح: ﴿بُعِثْتُ﴾ ''بَعَثَ، یَبْعَثُ، بَعْثًا'' سے فعل ماضی مجہول، واحد مذکر متکلم یعنی ''میں بھیجا گیا ہوں'' ﴿لِأُتَمِّمَ﴾ تاکہ میں مکمل کروں''

فوائد: اس حدیثِ مبارکہ میں حسنِ اخلاق کی اہمیت اس طرح واضح ہوتی ہے کہ اس کا تعلق مقاصدِ نبوت میں سے ہے۔ جس کی تکمیل کیلئے اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب پیغمبر حضرت محمد ﷺ کو مبعوث فرمایا۔ آپ ﷺ حسن اخلاق کا مجسمہ تھے۔ ارشادِ باری ہے: ﴿وَإِنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍ﴾ (القلم آیت:٤) ''اور بے شک آپ تو بہت بڑے اخلاق پر ہیں''

کامل ایمان والا شخص کون ہے؟

(۷۸) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: أَكْمَلُ الْمُؤْمِنِيْنَ إِيْمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا (ابو داؤد والدارمی)

تخریج: سنن أبی داؤد، کتاب السنة، باب فی الدلیل علی زیادة الایمان ونقصانه، حدیث:٤٦٨٢۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: کامل ترین مومن وہ ہے جس کا اخلاق اچھا ہو۔

لغوی تشریح: ﴿أَكْمَلُ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾ ''كَمُلَ، يَكْمُلُ'' سے اسم تفضیل کا صیغہ ہے یعنی ''مومنوں میں کامل ترین'' ﴿إِيْمَانًا﴾ ''مصدر ہے یعنی ''ایمان کے لحاظ سے''

فوائد: اس حدیثِ مبارکہ میں ایمان کے اعلیٰ ترین درجہ کے حصول کا ذریعہ ''حسن اخلاق'' کو قرار دیا گیا ہے گویا کہ جس آدمی کا اخلاق اچھا نہیں ہے اس کا ایمان کامل نہیں ہے۔ ''حسنِ اخلاق'' کامل ترین ایمان کا ذریعہ اس لیے ہے کہ حسن اخلاق ہی نیکی ہے، حسنِ اخلاق کا مالک بہترین ہے اور رسول اللہ ﷺ کا محبوب ہے۔ لہٰذا جس شخص کو یہ سب سعادتیں نصیب ہو جائیں تو وہ ایمان کے کامل ترین درجہ تک پہنچ جاتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نبی ﷺ کی ایک زریں وصیت

(۷۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ رَجُلاً قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: أَوْصِنِي، قَالَ: لاَ تَغْضَبْ، فَرَدَّدَ مِرَارًا، قَالَ: لاَ تَغْضَبْ. (البخاری)

تخریج: صحیح بخاری، کتاب الأدب، باب الحذر من الغضب، حدیث: ٦١١٦۔

ترجمہ: ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ سے عرض کی کہ مجھے کوئی وصیت فرمایئے، آپ ﷺ نے فرمایا: غصہ نہ کیا کر۔ اس نے کئی مرتبہ یہی سوال دہرایا، آپ ﷺ نے ہر دفعہ یہی فرمایا کہ ''غصہ نہ کیا کرو''

لغوی تشریح: ﴿أَوْصِنِي﴾ ''أَوْصٰى، يُوْصِيْ'' سے فعل امر ہے ''مجھے وصیت فرمایئے'' ﴿لاَ تَغْضَبْ﴾ ''غَضِبَ، يَغْضَبُ، غَضَبًا'' سے مضارع نہی معلوم واحد مذکر مخاطب ہے ''تو غصہ نہ کر'' ﴿فَرَدَّدَ مِرَارًا﴾ ''اس نے بار بار دہرایا''

فوائد: اس حدیث مبارکہ میں رسول اللہ ﷺ نے اپنے ایک صحابی کو ایک بہترین وصیت فرمائی ہے کہ غصہ نہ کیا کر۔ جو بندہ غصہ پر قابو پالیتا ہے وہ بڑی آفتوں سے بچ جاتا ہے۔ بلکہ ایک حدیث میں ارشادِ نبوی ﷺ ہے۔ ''بہادر وہ نہیں جو لڑائی میں پچھاڑ دے بلکہ بہادر تو وہ ہے جو غصہ کے وقت نفس پر قابو پالے۔'' دوسری حدیث میں فرمایا: ﴿إِنَّ الْغَضَبَ مِنَ الشَّيْطَانِ﴾ ''غصہ شیطان کی طرف سے ہے'' (مسند احمد ۴/۲۲۶)

بہادر کون ہے؟

(۸۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَيْسَ الشَّدِيْدُ بِالصُّرْعَةِ، إِنَّمَا الشَّدِيْدُ الَّذِيْ يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ. (متفق علیہ)

تخریج: صحیح بخاری، کتاب الأدب، باب الحذر من الغضب، حدیث: ٦١١٤۔ صحیح مسلم، کتاب البر، باب فضل من یملك نفسه عند الغضب، حدیث: ٦٦٤٣۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بہادر وہ نہیں جو لڑائی میں دوسرے کو پچھاڑ دے بلکہ بہادر وہ ہے جو غصے کے وقت اپنے نفس پر قابو پالے''

لغوی تشریح: ﴿بِالصُّرْعَةِ﴾ صَرَعَ، يَصْرَعُ، صَرْعًا وَصَرْعَةً'' سے مصدر ہے''یعنی پچھاڑنے کے ساتھ یا گرادینے کے ساتھ''﴿اَلشَّدِيْدُ﴾ بہادر، پہلوان ﴿يَمْلِكُ﴾ مَلَكَ، يَمْلِكُ، مَلْكًا'' سے فعل مضارع صیغہ واحد مذکر غائب یعنی'' جو قابو پالے''

فوائد: اس حدیث مبارکہ میں اصل پہلوان اور بہادر کی پہچان کرائی گئی ہے ہمارے نزدیک تو بہادر اور پہلوان وہ ہوتا ہے جو میدان میں اپنے مدّ مقابل کو گرادے جبکہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ اصل پہلوان وہ ہے جو غصہ نہ کرے یعنی غصے کے وقت صبر کرے اور نفس پر قابو رکھے۔ آپ ﷺ نے بطورِ وصیت اپنے ایک صحابی کو ارشاد فرمایا: ﴿لَا تَغْضَبْ﴾ (بخاری:۶۱۱۶) ''غصہ نہ کرو'' اس لیے ہمیں اس وصیت پر عمل کرنا چاہیے۔

تکبّر کی تعریف اور اس کی مذمّت

(۸۱) عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ كِبْرٍ، قَالَ رَجُلٌ: إِنَّ الرَّجُلَ يُحِبُّ أَنْ يَكُوْنَ ثَوْبُهٗ حَسَناً وَنَعْلُهٗ حَسَنَةً، قَالَ: إِنَّ اللّٰهَ جَمِيْلٌ يُحِبُّ الْجَمَالَ، اَلْكِبْرُ: بَطَرُ الْحَقِّ وَغَمْطُ النَّاسِ. (مسلم)

تخریج: صحیح مسلم، کتاب الإیمان، باب تحریم الکبر وبیانہ، حدیث: ۲۶۵۔

ترجمہ: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کے دل میں رائی کے برابر بھی تکبّر ہوگا وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا' ایک آدمی نے عرض کیا' آدمی اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اس کے کپڑے اچھے ہوں' اس کا جوتا اچھا ہو' تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ خوبصورت ہے اور خوبصورتی کو پسند کرتا ہے۔ تکبّر تو یہ ہے کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حق کو ٹھکرانا اور لوگوں کو حقیر سمجھنا''

لغوی تشریح: ﴿مِثْقَالُ ذَرَّةٍ﴾ ''ذرہ کے برابر'' ﴿بَطَرُ الْحَقِّ﴾ ''حق کو ٹھکرانا'' ﴿غَمَطُ النَّاسِ﴾ ''غَمَطَ، يَغْمِطُ، غَمْطاً'' سے مصدر ہے یعنی ''لوگوں کو حقیر جاننا''۔

فوائد: اس حدیث مبارکہ میں تکبر کی تعریف اور اس کی مذمت بیان کی گئی ہے تکبر اللہ تعالیٰ کی صفت ہے۔ مخلوق میں سے کسی کیلئے جائز نہیں ہے۔ حدیث قدسی میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿أَنَا الْمُتَكَبِّرُ﴾ (مسند احمد ۲/۸۲) ''متکبر میں ہوں'' مخلوق میں سے جس کے دل میں ذرہ برابر بھی تکبر ہوگا اس پر جنت حرام ہے۔ تکبر کی تعریف یہ ہے ❶ حق کو ٹھکرانا ❷ اور لوگوں کو حقیر جاننا البتہ اچھا لباس یا اچھے جوتے وغیرہ پہننا تکبر نہیں ہے۔ بلکہ یہ تو جمال اور خوبصورتی ہے جس کو اللہ پسند فرماتے ہیں۔

غصہ ٹھنڈا کرنے کی ترغیب

(۸۲) عَنْ أَبِي ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَنَا: إِذَا غَضِبَ أَحَدُكُمْ وَهُوَ قَائِمٌ فَلْيَجْلِسْ، فَإِنْ ذَهَبَ عَنْهُ الْغَضَبُ وَإِلَّا فَلْيَضْطَجِعْ. (احمد والترمذی)

تخریج: سنن أبي داؤد، كتاب الأدب، باب ما يقال عند الغضب، حديث: ٤٧٨٢۔

ترجمہ: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی کو غصہ آئے اور وہ کھڑا ہو تو اس کو بیٹھ جانا چاہئے اگر غصہ ختم ہو جائے تو ٹھیک ورنہ لیٹ جائے۔''

لغوی تشریح: ﴿فَلْيَجْلِسْ﴾ ''لِيَجْلِسْ'' فعل امر غائب معلوم ہے ''پس چاہیے کہ وہ بیٹھ جائے'' ﴿فَلْيَضْطَجِعْ﴾ ''پس چاہئے کہ وہ لیٹ جائے''

فوائد: اس حدیث مبارکہ میں غصہ ٹھنڈا کرنے کی ترکیب بیان کی گئی ہے غصہ آنا اچھی چیز نہیں۔ اگر آ جائے تو اس کو دور کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ انسان کھڑا ہو تو بیٹھ جائے بیٹھا ہو تو لیٹ جائے حدیث میں آتا ہے کہ ''غصہ شیطان کی طرف سے ہوتا ہے'' (مسند

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احمد۴/۲۲۶) دوسری حدیث میں غصہ ٹھنڈا کرنے کیلئے تعوذ (اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ) پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے۔ (ترمذی:۳۴۵۲)

حقیقی مفلس کون ہے؟

(۸۳) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: أَتَدْرُوْنَ مَاالْمُفْلِسُ؟ قَالُوْا: الْمُفْلِسُ فِيْنَا مَنْ لاَ دِرْهَمَ لَهُ وَلاَ مَتَاعَ، فَقَالَ: إِنَّ الْمُفْلِسَ مِنْ أُمَّتِيْ، مَنْ يَّأْتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِصَلاَةٍ وَصِيَامٍ وَزَكَاةٍ، وَيَأْتِيْ قَدْ شَتَمَ هٰذَا، وَقَذَفَ هٰذَا، وَأَكَلَ مَالَ هٰذَا، وَسَفَكَ دَمَ هٰذَا، وَضَرَبَ هٰذَا، فَيُعْطٰى هٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهٖ وَهٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهٖ، فَإِنْ فَنِيَتْ حَسَنَاتُهٗ قَبْلَ أَنْ يُّقْضٰى مَا عَلَيْهِ، أُخِذَ مِنْ خَطَايَاهُمْ فَطُرِحَتْ عَلَيْهِ، ثُمَّ طُرِحَ فِي النَّارِ. (مسلم)

تخریج: صحیح مسلم، کتاب البر و الصلۃ، باب تحریم الظلم، حدیث: ٦٥٧٩۔

ترجمہ: ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم سے دریافت فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ مفلس کون ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ہمارے خیال میں مفلس وہ ہے جس کے پاس درہم اور دنیا کا ساز وسامان نہ ہو تو آپ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں مفلس وہ ہے جو قیامت کو نماز، روزہ اور زکوٰۃ لے کر آئے گا لیکن اس حال میں آئے گا کہ اس کو گالی دی ہوگی، اس پر تہمت لگائی ہوگی، اس کا مال کھایا ہوگا، اس کو ناحق قتل کیا ہوگا اور اسکو مارا ہوگا۔ پس ان لوگوں کو اس کی نیکیاں دے دی جائیں گی، اگر اس کی نیکیاں لوگوں کا حساب چکانے سے پہلے ہی ختم ہو جائیں گی تو پھر ان لوگوں کے گناہ اس پر ڈال کر اسے دوزخ میں پھینک دیا جائے گا۔''

لغوی تشریح: ﴿قَدْ شَتَمَ هٰذَا﴾ ''اس کو گالی دی ہوگی'' ﴿وَقَذَفَ هٰذَا﴾ ''اور اس پر تہمت لگائی ہوگی'' ﴿فَإِنْ فَنِيَتْ﴾ ''پس اگر ختم ہو جائیں'' ﴿أُخِذَ مِنْ خَطَايَاهُمْ﴾ ''أَخَذَ، يَأْخُذُ، أَخْذاً'' سے ماضی مجہول ہے ''ان کی خطائیں لی جائیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گی'' ﴿طُرِحَ فِي النَّارِ﴾ ''اس کو پھینکا جائے گا آگ میں''

فوائد: اس حدیثِ مبارکہ میں حقیقی مفلس کی نشاندہی کی گئی ہے۔ دنیاوی اعتبار سے تو مفلس یعنی کنگال اس شخص کو سمجھا جاتا ہے جس کے پاس درہم و دینار اور روپیہ پیسہ نہ ہو اور جس کے پاس مال کی فراوانی ہو اس کو غنی سمجھا جاتا ہے۔ حالانکہ حدیث میں آتا ہے ﴿لَيْسَ الْغِنٰى عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ، وَلٰكِنَّ الْغِنٰى غِنَى النَّفْسِ﴾ (مسلم: ۲۴۲۰) ''تونگری مال و دولت سے نہیں ہوتی بلکہ اصل تونگری تو دل کا غنی ہونا ہے'' اس لیے فرمایا: کہ اصل مفلس وہ آدمی ہے جس کی نیکیاں قیامت والے دن لوگوں پر ظلم و زیادتی کرنے کے سبب دوسرے لوگوں کو دے دی جائیں اور لوگوں کے گناہ اس پر ڈال کر اس کو جہنم میں پھینک دیا جائے۔ اللہ تعالیٰ کی عدالت، انصاف کی عدالت ہوگی وہاں نہ کسی پر ظلم ہوگا اور نہ ہی کسی پر زیادتی ہوگی بلکہ ہر انسان کو اس کے اعمال کے مطابق جزاء و سزا دی جائے گی۔

لوگوں کی خوشنودی کے مقابلہ میں اللہ کی رضا مقدّم ہونی چاہیے

(۸۴) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنِ الْتَمَسَ رِضَا اللّٰهِ بِسَخَطِ النَّاسِ كَفَاهُ اللّٰهُ مُؤْنَةَ النَّاسِ، وَمَنِ الْتَمَسَ رِضَا النَّاسِ بِسَخَطِ اللّٰهِ وَكَلَهُ اللّٰهُ إِلَى النَّاسِ. (الترمذی)

تخریج: جامع ترمذی، ابواب الزهد، باب من عاقبة من التمس رضا الناس۔ حدیث: ۲۴۱۴۔

ترجمہ: ''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جو شخص اللہ کی رضا کی خاطر لوگوں کا غصہ مول لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو لوگوں کی تکالیف سے بچا لیتا ہے اور جو شخص لوگوں کی خوشنودی کی خاطر اللہ کی ناراضگی مول لے لیتا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ اس کو لوگوں کے ہی حوالے کر دیتا ہے''

لغوی تشریح: ﴿مَنِ الْتَمَسَ﴾ ''اِلْتَمَسَ، يَلْتَمِسُ، اِلْتِمَاسًا'' سے ماضی واحد مذکر غائب ہے۔ ''جو شخص تلاش کرتا ہے'' ﴿كَفَاهُ اللّٰهُ﴾ ''كَفٰى، يَكْفِيْ، كِفَايَةً'' سے ماضی واحد مذکر غائب ''اللہ تعالیٰ اس کو کافی ہو جاتا ہے'' ﴿مُؤْنَةَ النَّاسِ﴾ ''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لوگوں کی تکلیف'' ﴿وَكَلَهُ اللّٰهُ﴾ '' وَكَلَ ' يَكِلُ ' وَكْلاً'' سے ماضی معلوم واحد مذکر غائب ''اللہ تعالیٰ اس کو سپرد کر دیتا ہے''

فوائد: اس حدیث مبارکہ میں لوگوں کی خوشنودی کے مقابلہ میں صرف اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے حصول کی فضیلت اور اہمیت واضح کی گئی ہے۔ مسلمان وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے سب کچھ کرتا ہے اللہ کی خوشنودی کی خاطر پوری دنیا بھی ناراض ہو جائے تو اس کی پروا نہیں کرتا، کیونکہ اللہ تعالیٰ اس کو لوگوں کی تکالیف اور سازشوں سے بچا لیتا ہے۔ صرف اللہ کی رضا کی خاطر کسی کی پرواہ نہ کرنا تو بڑا افضل عمل ہے۔ (مسند احمد ۵/۱۴۶) لیکن جو شخص اللہ کی رضا کی پروا نہ کرتے ہوئے لوگوں کو خوش کرتا پھرتا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ بھی اس کی پرواہ نہیں کرتا اور اس کو لوگوں کے حوالے کر دیتا ہے کہ اس کے ساتھ جیسا چاہیں سلوک کریں۔

بدی کی اصلاح کیلئے ہر ممکن کوشش کرو

(۸۵) عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ رَأَى مِنْكُمْ مُنْكَراً فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهٖ فَإِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهٖ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهٖ وَذٰلِكَ أَضْعَفُ الْإِيْمَانِ (مسلم)

تخریج: صحیح مسلم، کتاب الإیمان، باب کون النهی عن المنکر من الإیمان، حدیث: ۱۱۷۔

ترجمہ: ''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: تم میں سے جو برائی کو دیکھے تو اس کو اپنے ہاتھ سے روکے اگر اس کی طاقت نہیں تو پھر زبان سے روکے اگر اتنی بھی طاقت نہیں تو پھر اس کو دل سے برا جانے اور یہ کمزور ترین ایمان ہے''

لغوی تشریح: ﴿مُنْكَراً﴾ ''برائی'' ﴿فَلْيُغَيِّرْهُ﴾ '' غَيَّرَ ' يُغَيِّرُ'' سے فعل امر غائب معلوم واحد مذکر غائب یعنی'' پس چاہیے کہ وہ روکے اس کو'' ﴿أَضْعَفُ الْإِيْمَانِ﴾ ''ضَعُفَ ' يَضْعُفُ'' سے اسم تفضیل یعنی'' کمزور ترین ایمان''

فوائد: اس حدیث مبارکہ میں برائی کو ہر لحاظ سے روکنے اور اس کے طریقہ کار کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وضاحت فرمائی گئی ہے۔اس سلسلہ میں ایمان کو تین درجات میں تقسیم کیا گیا ہے ❶ پہلا درجہ یہ ہے کہ سمجھانے کے باوجود لوگ برائی سے باز نہ آئیں تو ان کو طاقت اور زور بازو سے روکا جائے۔ ❷ دوسرا درجہ یہ ہے کہ ہاتھ سے روکنے کی طاقت نہیں تو زبان سے برائی کو ختم کرنے کی کوشش کی جائے ❸ تیسرا درجہ جو کہ ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے وہ یہ ہے کہ اگر ہاتھ اور زبان سے روکنے کی طاقت نہیں تو پھر کم از کم دل سے اس برائی کو برا جانے اگر یہ درجہ بھی نہ ہو تو پھر آدمی ایمان سے خالی ہو جاتا ہے۔برائی سے روکنا اور نیکی کا حکم دینا اہل ایمان کی علامت ہے۔(التوبۃ آیت:۷۱)

ترکِ اصلاح کی پاداش میں عذاب الٰہی

(۸۶) عَنْ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتَأْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ أَوْ لَيُوشِكَنَّ اللّٰهُ أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عِقَاباً مِنْهُ ثُمَّ تَدْعُونَهُ فَلاَ يَسْتَجِيبُ لَكُمْ. (الترمذی)

تخریج: جامع الترمذی، ابواب الفتن، باب ماجاء فی الأمر بالمعروف والنهی عن المنکر، حدیث: ۲۱۶۹۔

ترجمہ: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم ضرور نیکی کا حکم دو گے اور تم ضرور برائی سے روکتے رہو گے وگرنہ عنقریب اللہ تعالیٰ اپنی طرف سے تم پر عذاب نازل فرمائے گا پھر تم اس سے دعائیں کرو گے لیکن وہ تمہاری دعائیں قبول نہیں کرے گا''

لغوی تشریح: ﴿لَتَأْمُرُنَّ﴾ ''لام تاکید بانون ثقیلہ فعل مستقبل معروف ''تم ضرور باضرور روکو گے'' ﴿لَيُوشِكَنَّ اللّٰهُ﴾ ''قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ'' ﴿عِقَابًا﴾ ''عذاب''

فوائد: اس حدیث مبارکہ میں ''امر بالمعروف'' اور ''نہی عن المنکر'' کے فریضہ کی اہمیت اور اس کو ترک کرنے کی صورت میں عذاب الٰہی کی وعید سنائی گئی ہے۔یہ بڑا اہم فریضہ ہے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے ﴿كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ﴾(ال عمران' آیت: ۱۱۰) ''تم بہترین امت ہو جو لوگوں کیلئے پیدا کی گئی ہے۔تم نیک باتوں کا حکم کرتے ہو اور برے کاموں سے روکتے ہو۔'' لیکن اگر اس عظیم فریضہ کو ترک کر دیا جائے تو پھر یہی بہترین امت عذابِ الٰہی کی مستحق ٹھہرتی ہے اور نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ لوگوں کی دعائیں اللہ تعالیٰ قبول نہیں فرماتا۔

دو بڑی نعمتیں جن کی عام طور پر قدر نہیں کی جاتی

(۸۷) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: نِعْمَتَانِ مَغْبُوْنٌ فِيْهِمَا كَثِيْرٌ مِنَ النَّاسِ، الصِّحَّةُ وَالْفَرَاغُ. (البخاری)

تخریج: صحیح بخاری' کتاب الرقاق' باب الصحة والفراغ ولا عیش إلا عیش الاخرة' حدیث: ٦٤١٢۔

ترجمہ: ''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' نبی ﷺ نے فرمایا: دو نعمتیں ایسی ہیں جن کے بارے میں لوگ خسارے میں رہتے ہیں: صحت اور فراغت''

لغوی تشریح: ﴿مَغْبُوْنٌ﴾ غَبَنَ' يَغْبُنُ' غَبْناً ''سے صفت مفعولی ہے یعنی ''خسارے میں ہیں'' ﴿اَلْفَرَاغُ﴾ ''فارغ البالی''

فوائد: اس حدیث مبارکہ میں اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی قدر دانی کی ترغیب اور دو ایسی نعمتوں کا تذکرہ ہے جو بڑی اہم ہیں لیکن پھر بھی اکثر لوگ ان کی قدر نہیں کرتے وہ نعمتیں یہ ہیں ❶ ''صحت'' یعنی بیماری سے پہلے صحت سے فائدہ اٹھانا چاہیے ❷ اور دوسری نعمت ہے ''فراغت'' یعنی مصروفیت سے پہلے پہلے فارغ البالی سے فائدہ اٹھانا۔اسی طرح ہمیں چاہیے کہ ''صحت'' کو ''بیماری'' سے قبل' ''جوانی'' کو ''بڑھاپے'' سے قبل' ''امیری'' کو ''غریبی'' سے قبل اور ''فارغ البالی'' کو ''مصروفیات'' سے پہلے پہلے غنیمت جانیں اور ان سے بھرپور فائدہ اٹھائیں۔اور ان سے فائدہ اٹھانے سے مراد یہ ہے کہ ان کو عبادتِ الٰہی اور دین کی خدمت میں صَرف کیا جائے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انسان کے مال میں سے اس کے حصے میں کیا آتا ہے

(۸۸) عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: یَقُوْلُ الْعَبْدُ: مَالِیْ، مَالِیْ، إِنَّمَا لَهُ مِنْ مَالِهِ ثَلَاثٌ: مَا أَكَلَ فَأَفْنٰی، أَوْ لَبِسَ فَأَبْلٰی، أَوْ أَعْطٰی فَاقْتَنٰی وَمَا سِوٰی ذٰلِكَ فَهُوَ ذَاهِبٌ، وَتَارِكُهُ لِلنَّاسِ. (مسلم)

تخریج: صحیح مسلم، کتاب الزهد و الرقائق، باب الدنیا سجن المؤمن وجنة الکافر، حدیث: ۷۴۲۲۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بندہ یہ کہتا رہتا ہے کہ میرا مال، میرا مال حالانکہ اس کے مال میں سے اس کے حصہ میں صرف تین چیزیں آتی ہیں جو اس نے کھالیا اور ہضم کرلیا، یا پہن کر بوسیدہ کرلیا، یا پھر اللہ کی راہ میں دے کر ذخیرہ کرلیا، اس کے علاوہ جتنا بھی ہے وہ لوگوں کے لیے چھوڑ کر دنیا سے چلا جائے گا''

لغوی تشریح: ﴿مَا أَكَلَ فَأَفْنٰی﴾ ''جو اس نے کھالیا اور ہضم کرلیا'' ﴿فَأَبْلٰی﴾ ''اس نے بوسیدہ کرلیا'' ﴿فَاقْتَنٰی﴾ ''پس اس کو آخرت کے لیے ذخیرہ کرلیا''

فوائد: اس حدیث مبارکہ میں دنیا کی دولت کے عارضی اور بے وفا ہونے کی وضاحت کی گئی۔ ہے آدمی کو اگر مال و دولت مل جائے تو وہ اپنے مال پر فخر کرتا رہتا ہے اور کہتا رہتا ہے کہ میرا مال میرا مال، جبکہ حقیقت میں مال اس کا نہیں ہوتا بلکہ وہ تو پچھلوں کے لیے ہوتا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ زِیْنَةُ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا﴾ (الکهف: ٤٦) ''مال اور اولاد تو دنیاوی زندگی کی ہی زینت ہے'' انسان کو صرف تین صورتوں میں مال ملتا ہے ❶ جو اس نے کھا کر ہضم کرلیا ❷ جو اس نے پہن کر بوسیدہ کر دیا ❸ یا پھر اللہ کی راہ میں دے کر آخرت کے لیے ذخیرہ کرلیا۔ اس لیے مال اگر ہو تو اس پر فخر نہیں کرنا چاہیے بلکہ اہل و عیال، ضرورت مندوں محتاجوں پر اور اللہ کی راہ میں خرچ کرنا چاہیے۔

حقیقی دولت مند کون ہے؟

(۸۹) عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَیْسَ الْغِنٰی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ وَلٰكِنَّ الْغِنٰى غِنَى النَّفْسِ (متفق علیه)

تخریج: صحیح بخاری' کتاب الرقائق' باب الغنی غنی النفس' حدیث: ٦٤٤٦۔ صحیح مسلم' کتاب الزکوۃ' باب فضل القناعة والحث علیها' حدیث: ٢٤٢٠

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کثرت مال سے غنا حاصل نہیں ہوتی بلکہ اصل غنا تو دل کا غنی ہونا ہے''

لغوی تشریح: ﴿كَثْرَةِ الْعَرَضِ﴾ ''مال و دولت کی کثرت'' ﴿غِنَى النَّفْسِ﴾ ''دل کا غنی ہونا''

فوائد: اس حدیث مبارکہ میں حقیقی غنا کا بیان ہے۔ دنیاوی اعتبار سے مالدار' غنی اور تونگر اس کو سمجھا جاتا ہے جس کے پاس درہم دینار اور روپیہ پیسہ کی ریل پیل ہو اور اس کے پاس زمین اور سواریوں کی کثرت ہو۔ لیکن شریعت میں غنی اس آدمی کو تصور کیا جاتا ہے جس کا دل غنی ہو۔ کثرتِ مال کے باوجود انسان کا دل کنجوس ہو تو کیا فائدہ؟ اس کے برعکس دل میں وسعت ہو تو پھر مال نہ بھی ہو تو انسان غنی ہی ہوتا ہے۔

پانچ کاموں کے پانچ شاندار نتائج

(٩٠) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ يَأْخُذُ عَنِّي هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ فَيَعْمَلُ بِهِنَّ أَوْ يُعَلِّمُ مَنْ يَعْمَلُ بِهِنَّ؟ فَقَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ: قُلْتُ أَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، فَأَخَذَ بِيَدِي فَعَدَّ خَمْسًا وَقَالَ: اِتَّقِ الْمَحَارِمَ تَكُنْ أَعْبَدَ النَّاسِ، وَارْضَ بِمَا قَسَمَ اللّٰهُ لَكَ تَكُنْ أَغْنَى النَّاسِ، وَأَحْسِنْ إِلٰى جَارِكَ تَكُنْ مُؤْمِنًا، وَأَحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ تَكُنْ مُسْلِمًا، وَلَا تُكْثِرِ الضَّحِكَ فَإِنَّ كَثْرَةَ الضَّحِكِ تُمِيْتُ الْقَلْبَ. (احمد والترمذی)

تخریج: ترمذی' ابواب الزهد' باب من اتقی المحارم فهو أعبد الناس' حدیث: ٢٣٠٥۔ احمد ٢/٣١٠۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کون ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو مجھ سے یہ کلمات سیکھے اور ان پر عمل کرے یا اس کو سکھائے جو ان پر عمل کرے' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ میں ایسا کروں گا۔ تو آپ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑ کر پانچ باتیں گن کر سنائیں آپ ﷺ نے فرمایا: تو اللہ تعالیٰ کی محرمات سے ڈرتا رہ' تو لوگوں میں سب سے بڑا ''عابد'' بن جائے گا' اللہ نے جو تیرے مقدر میں کر دیا ہے تو اس پر راضی ہو جا' سب سے زیادہ ''غنی'' بن جائے گا' اپنے پڑوسی سے حسنِ سلوک کر تو ''مومن'' بن جائے گا' لوگوں کیلئے وہی پسند کر جو اپنے لیے کرتا ہے تو ''مسلمان'' بن جائے گا اور زیادہ ہنسنے سے پرہیز کر، کیونکہ زیادہ ہنسنے سے دل مردہ ہو جاتا ہے۔''

لغوی تشریح: ﴿مَنْ يَأْخُذُ﴾ ''کون لے گا یا سیکھے گا۔ ﴿فَعَدَّ خَمْسًا﴾ ''آپ ﷺ نے پانچ باتیں گن کر بتائیں'' ﴿أَعْبَدَ النَّاسِ﴾ ''عَبَدَ يَعْبُدُ' عَبْدًا'' سے اسم تفضیل کا صیغہ ہے یعنی ''لوگوں میں سب سے زیادہ عبادت گزار'' ﴿أَغْنَى النَّاسِ﴾ ''لوگوں میں سب سے غنی'' ﴿وَلَا تُكْثِرِ الضَّحِكَ﴾ ''اور زیادہ مت ہنسو''

فوائد: اس حدیث مبارکہ میں رسول اللہ ﷺ نے پانچ ایسی قیمتی باتیں ارشاد فرمائی ہیں جن پر عمل کرنے سے انسان کو بہترین ثمرات حاصل ہوتے ہیں۔ نیز اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اہم امور کی تعلیم ایسے آدمی کو دینی چاہیے جو اس پر عمل بھی کرے اور پھر آگے لوگوں کو بھی سکھائے وہ پانچ چیزیں درج ذیل ہیں ❶ حرام کردہ اشیاء کے بارے میں ڈرو سب سے زیادہ عابد بن جاؤ گے ❷ اللہ کی رضا پر راضی رہو سب سے زیادہ غنی بن جاؤ گے ❸ ہمسایہ سے حسنِ سلوک کرو مومن بن جاؤ گے ❹ جو اپنے لیے پسند کرتے ہو وہی لوگوں کیلئے پسند کرو مسلمان بن جاؤ گے ❺ زیادہ ہنسنے سے گریز کرو، کیونکہ زیادہ ہنسنے سے دل مردہ ہو جاتا ہے گویا کہ ان پانچ باتوں میں پورا دین سمٹ کر آ جاتا ہے اس لیے ان پر ضرور عمل کرنا چاہیے۔

صحیح معنوں میں کامیاب انسان کون ہے؟

(۹۱) عَنْ أَبِي ذَرٍّ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: قَدْ أَفْلَحَ مَنْ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

أَخْلَصَ اللّٰهُ قَلْبَهُ لِلْإِيْمَانِ وَجَعَلَ قَلْبَهُ سَلِيْمًا وَلِسَانَهُ صَادِقًا وَنَفْسَهُ مُطْمَئِنَّةً وَخَلِيْقَتَهُ مُسْتَقِيْمَةً وَجَعَلَ أُذُنَهُ مُسْتَمِعَةً وَعَيْنَهُ نَاظِرَةً. (احمد)

تخریج: مسند احمد، کتاب مسند الانصار، باب من حدیث ابی ذر رضی اللہ: ۲۲۔

ترجمہ: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یقیناً وہ شخص کامیاب ہے جس کے دل کو اللہ تعالیٰ ایمان کیلئے خالص کر دے اور اس کے دل کو سلیم، اس کی زبان کو سچا، اس کے نفس کو اطمینان والا، اس کی طبیعت کو سیدھا، اس کے کانوں کو سننے والا اور اس کی آنکھوں کو دیکھنے والا بنا دے"

لغوی تشریح: ﴿مَنْ أَخْلَصَ اللّٰهُ قَلْبَهُ﴾ "جس کے دل کو اللہ نے خالص بنا دیا ہو" ﴿مُسْتَمِعَةً﴾ "سننے والا" ﴿نَاظِرَةً﴾ "دیکھنے والا"

فوائد: اس حدیث مبارکہ میں کامیاب شخص کی صفات بیان کی گئی ہیں جو شخص دنیا و آخرت کی کامیابی چاہتا ہے اس کو چاہئے کہ اللہ تعالیٰ سے ان صفات کے حصول کی دعا کرے۔ اس حدیث میں سات خوبیاں بیان ہوئی ہیں جو کہ درج ذیل ہیں ❶ جس کے دل کو اللہ تعالیٰ ایمان کیلئے خالص کر دے ❷ اس کو قلب سلیم عطا فرما دے ❸ سچ بولنے والی زبان دے دے ❹ اس کی طبیعت کو سیدھا اور درست بنا دے ❺ اس کے کانوں کو سننے والا ❻ اس کی آنکھوں کو دیکھنے والا (۷) اور اس کے نفس کو اطمینان والا بنا دے۔ تو وہ حقیقی کامیاب ہے۔

مسلمان کو پست ہمت نہیں ہونا چاہئے

(۹۲) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَلْمُؤْمِنُ الْقَوِيُّ خَيْرٌ وَأَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِيْفِ، وَفِيْ كُلٍّ خَيْرٌ، اِحْرِصْ عَلٰى مَا يَنْفَعُكَ وَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ، وَلَا تَعْجِزْ، وَإِنْ أَصَابَكَ شَيْءٌ فَلَا تَقُلْ: لَوْ أَنِّيْ فَعَلْتُ كَانَ كَذَا وَكَذَا، وَلٰكِنْ قُلْ: قَدَّرَ اللّٰهُ، وَمَا شَاءَ فَعَلَ، فَإِنَّ لَوْ تَفْتَحُ عَمَلَ الشَّيْطَانِ. (مسلم)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تخریج: صحیح مسلم، کتاب القدر، باب الإیمان بالقدر والاذعان لہ، حدیث: ٦٧٧٤

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: طاقتور مسلمان اللہ تعالیٰ کے نزدیک کمزور مسلمان سے زیادہ بہتر اور محبوب ہے اور ویسے تو ہر ایک مسلمان میں خیر و برکت ہے۔ اس چیز کے حصول کی کوشش کرو جو تمہارے لیے فائدہ مند ہو۔ اللہ سے مدد حاصل کرو اور ہمت نہ ہارو۔ اگر تجھے کوئی نقصان پہنچے تو یہ نہ کہہ ''اگر'' میں ایسے کرتا تو اس طرح ہوتا بلکہ اس طرح کہو جو اللہ کو منظور تھا اور جو اس نے چاہا اسی طرح کیا، یقیناً کلمہ ''لَوْ'' (اگر) شیطانی عمل کی راہ ہموار کرتا ہے''

لغوی تشریح: ﴿اَلْمُؤْمِنُ الْقَوِیُّ﴾ ''طاقتور مومن'' ﴿وَفِیْ کُلٍّ خَیْرٌ﴾ ''اور ہر ایک مومن میں خیر و برکت ہے'' ﴿اِحْرِصْ﴾ امر کا صیغہ ہے یعنی ''حاصل کرنے کی کوشش کر'' ﴿وَلَا تَعْجِزْ﴾ ''عَجَزَ، یَعْجِزُ، عَجْزًا'' سے نہی معلوم صیغہ واحد مذکر حاضر یعنی ''تو ہمت مت ہار'' ﴿عَمَلَ الشَّیْطَانِ﴾ ''شیطانی عمل یا شیطان کی راہ''

فوائد: اس حدیث مبارکہ میں طاقتور اور مضبوط مومن کی بڑی تعریف کی گئی ہے، کیونکہ اسلام اور مسلمانوں کی نصرت و تائید میں طاقتور مومن بڑا کردار ادا کر سکتا ہے۔ اسی لیے طاقتور مومن اللہ تعالیٰ کو محبوب ہے جبکہ کمزور مومن اس درجہ تک نہیں پہنچ سکتا۔ ویسے تو ہر ایک مومن میں خیر و برکت ہے۔ نیز حدیثِ ہذا میں ہر ایسی چیز کے حصول کی ترغیب دی گئی ہے جو انسان کیلئے کسی طرح بھی فائدہ مند ہو۔ اور یہ بات بھی یاد رہے کہ ہمیشہ اللہ سے مدد طلب کرنی چاہئے اور ہمت نہیں ہارنی چاہئے انسان کو وہی تکلیف پہنچتی ہے جو اس کے مقدر میں ہوتی ہے۔ ارشادِ باری ہے: ﴿مَا أَصَابَ مِنْ مُصِیْبَةٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللّٰهِ﴾ (التغابن: ١١) ''کوئی بھی مصیبت اللہ کی اجازت کے بغیر نہیں پہنچ سکتی''

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو حضور ﷺ کی قیمتی نصیحتیں

(٩٣) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: کُنْتُ خَلْفَ النَّبِیِّ ﷺ یَوْمًا فَقَالَ: یَا غُلَامُ! اِحْفَظِ اللّٰهَ یَحْفَظْکَ، اِحْفَظِ اللّٰهَ تَجِدْهُ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تُجَاهَكَ، وَإِذَا سَأَلْتَ فَسْأَلِ اللّٰهَ وَإِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ، وَاعْلَمْ أَنَّ الْأُمَّةَ لَوِ اجْتَمَعَتْ عَلٰى أَنْ يَّنْفَعُوْكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَنْفَعُوْكَ إِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللّٰهُ لَكَ، وَإِنِ اجْتَمَعُوْا عَلٰى أَنْ يَّضُرُّوْكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَضُرُّوْكَ إِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلَيْكَ، رُفِعَتِ الْأَقْلَامُ وَجَفَّتِ الصُّحُفُ. (احمد والترمذی)

تخریج: ترمذی، ابواب صفة القیامة، باب حدیث حنظلة، حدیث ٢٥١٦۔ احمد ١/٢٩٣۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک دن میں نبی ﷺ کے پیچھے سوار تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: اے لڑکے! اللہ (کے حقوق) کی حفاظت کرو وہ تمہاری حفاظت کرے گا، اللہ (کے حقوق) کی حفاظت کرو تم اس کو اپنے سامنے پاؤ گے، جب بھی تو سوال کرے تو اللہ سے ہی سوال کر اور جب بھی مدد مانگے تو اللہ سے ہی مدد مانگ اور یقین کر لو کہ اگر ساری دنیا مل کر تجھے کوئی فائدہ پہنچانا چاہے تو تجھے فائدہ نہیں پہنچا سکتی مگر اتنا ہی جتنا کہ اللہ نے تیرے مقدر میں لکھ دیا ہے۔ اور اگر ساری دنیا مل کر تجھے کوئی نقصان پہنچانا چاہے تو تجھے کچھ نقصان نہیں پہنچا سکتی مگر اتنا ہی جتنا کہ اللہ نے تیرے مقدر میں لکھ دیا ہے، قلمیں اٹھالی گئیں ہیں اور صحیفے خشک ہو چکے ہیں"

لغوی تشریح: ﴿اِحْفَظِ اللّٰهَ﴾ حَفِظَ، یَحْفَظُ" سے امر کا صیغہ ہے یعنی "تو اللہ کے حقوق کے حفاظت کر" ﴿تَجِدْهُ تُجَاهَكَ﴾ "تو اس کو اپنے سامنے پائے گا" ﴿رُفِعَتِ الْأَقْلَامُ﴾ "قلم اٹھائے جا چکے ہیں، صحیفے خشک ہو چکے ہیں"

فوائد: اس حدیث مبارکہ میں رسول اللہ ﷺ اپنے پیارے صحابی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو بڑی شفقت و محبت کے ساتھ چند اہم اور قیمتی وصیتیں فرما رہے ہیں جو کہ پوری امت کیلئے ایک قیمتی دستاویز کی حیثیت رکھتی ہیں۔ وہ باتیں درج ذیل ہیں ❶ تم اللہ کے حقوق کا خیال رکھو یعنی اس کے احکامات کی تعمیل کرو اور اس کے نواہی سے بچو تو پھر اللہ تعالیٰ تمہاری ہر لحاظ سے حفاظت فرمائے گا اور ہر مشکل میں تمہارے سامنے ہوگا ❷ جب بھی سوال کرو تو صرف اللہ ہی سے کرو ❸ جب بھی مدد طلب کرو تو صرف اللہ ہی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے طلب کرو ❹ نفع ونقصان کا مالک صرف اللہ کی ذات کو سمجھو اور یہ یقین کرلو کہ ساری دنیا بھی مل کر کسی کے نفع ونقصان کی مالک نہیں ہوسکتی، کیونکہ ہر ایک کا نفع ونقصان لوح محفوظ میں لکھا جا چکا ہے اور اس میں تبدیلی نہیں ہوسکتی کیونکہ قضا وقدر کے قلم اٹھائے جا چکے ہیں اور صحیفے خشک ہوگئے ہیں۔

مدار کا' رظاہری لباس اور شکل پر نہیں بلکہ مخلصانہ عمل پر ہے

(۹۴) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: إِنَّ اللّٰهَ لاَ يَنْظُرُ إِلٰى صُوَرِكُمْ وَأَمْوَالِكُمْ' وَلٰكِنْ يَنْظُرُ إِلٰى قُلُوْبِكُمْ وَأَعْمَالِكُمْ.

تخریج: صحیح مسلم' کتاب البر والصلة' باب تحریم ظلم المسلم' حدیث: ۶۵۴۳' مسند احمد ۲/۲۸۵۔

ترجمہ۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہاری شکلوں اور تمہارے مالوں کو نہیں دیکھتا بلکہ وہ تو تمہارے دلوں اور اعمال کو دیکھتا ہے''

لغوی تشریح: ﴿صُوَرِكُمْ﴾ ''صُوْرَةٌ'' اس کا واحد ہے یعنی ''تمہاری صورتیں'' ﴿أَعْمَالُكُمْ﴾ ''عَمَلٌ'' اس کا واحد ہے یعنی ''تمہارے اعمال''

فوائد: اس حدیث مبارکہ میں شکل وصورت اور مال و دولت کی بجائے اخلاص اور اعمال کو اصل معیار مقرر کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نہ کسی کی شکل وصورت کا لحاظ رکھتے ہیں اور نہ ہی کسی کی دولت کو دیکھتے ہیں بلکہ اللہ تعالیٰ تو بندے کے دل اور اعمال کو دیکھتا ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ أَتْقَاكُمْ﴾ (الحجرات:۱۳) ''اللہ کے نزدیک تم سب میں سے باعزت وہ ہے جو سب سے زیادہ ڈرنے والا ہے'' دوسری جگہ ارشاد باری ہے: ﴿إِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ﴾ (المائدہ:۲۷) ''اللہ تعالیٰ متقی لوگوں کا ہی عمل قبول کرتے ہیں۔''

ریا کاری کیلئے وعید

(۹۵) عَنْ جُنْدُبٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللّٰهُ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِهٖ وَمَنْ يُرَائِيْ يُرَائِي اللّٰهُ بِهٖ. (مسلم)

تخریج: صحیح بخاری، کتاب الرقائق، باب الریاء والسمعۃ، حدیث: ٤٦٩٩۔ صحیح مسلم:٧٤٧٧۔

ترجمہ: حضرت جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے (اپنی نیکیوں کی) تشہیر کی اللہ تعالیٰ بھی اس کی (برائیوں کی) تشہیر کرے گا اور جو ریاکاری کرتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس کی ریاکاری کو ظاہر کرے گا"

لغوی تشریح: ﴿مَنْ سَمَّعَ﴾ "سَمَّعَ، يُسَمِّعُ" سے ہے یعنی "جو تشہیر کرتا ہے" ﴿مَنْ يُرَائِيْ﴾ "جو ریاکاری سے کام لیتا ہے"

فوائد: اس حدیث مبارکہ میں ایسے لوگوں کی شدید مذمت کی گئی ہے جو خواہ مخواہ اپنی نیکیوں کی تشہیر کرتے رہتے ہیں اور ان کے ہر عمل میں ریاکاری ہوتی ہے ایسے لوگوں کو اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں ذلیل و رسوا کرے گا اللہ تعالیٰ ان کی ریاکاری کو لوگوں کے سامنے ظاہر کردے گا کہ فلاں شخص صرف دکھلاوے کیلئے عمل کرتا تھا اس کیلئے میرے پاس کوئی اجر نہیں ہے۔ ریاکاری شرک اصغر ہے اس سے انسان کے اعمال ضائع ہوجاتے ہیں۔ حدیث قدسی میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿مَنْ عَمِلَ عَمَلاً اِشْتَرَكَ فِيْهِ مَعِيَ غَيْرِيْ تَرَكْتُهُ وَشِرْكَهُ﴾ (مسلم:٧٩٨٥) "جس نے کوئی عمل کیا اور اس میں میرے ساتھ غیر کو بھی شامل کیا تو میں اس کو اور اس کے عمل کو ترک کردیتا ہوں۔"

اللہ کے سوا کسی کو معلوم نہیں کہ مقدر میں کیا ہے؟

(٩٦) عَنْ أُمِّ الْعَلَاءِ الْأَنْصَارِيَّةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: وَاللّٰهِ مَا أَدْرِيْ، وَأَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، مَا يُفْعَلُ بِيْ وَلَا بِكُمْ. (البخاری)

تخریج: صحیح بخاری، کتاب التعبیر، باب العین الجاریۃ فی المنام، حدیث: ٧٠١٨

ترجمہ: "حضرت اُم علاء انصاریہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی قسم میں اللہ کا رسول ہوں اس کے باوجود مجھے نہیں پتا کہ میرے ساتھ کیا ہوگا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور تمہارے ساتھ کیا ہوگا''

لغوی تشریح: ﴿وَاللّٰهِ مَا أَدْرِیْ﴾ ''اللہ کی قسم میں نہیں جانتا'' ﴿مَا یُفْعَلُ بِیْ﴾ ''فَعَلَ' یَفْعَلُ'' سے مضارع مجہول ہے ''میرے ساتھ کیا ہوگا''

فوائد: اس حدیث مبارکہ میں اللہ کے علاوہ تمام سے علمِ غیب کی نفی کی گئی ہے یعنی اللہ کے سوا کوئی نبی' ولی' امام' بزرگ اور پیر وغیرہ غیب نہیں جانتا حتی کہ امام الانبیاء حبیب کبریا جناب محمد رسول اللہ ﷺ بھی نہیں جانتے کہ کل ان کے ساتھ کیا معاملہ ہوگا۔ ارشادِ باری ہے ﴿وَعِنْدَهُ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا هُوَ﴾ (الانعام' آیت:۵۹) ''اللہ ہی کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں' ان کو اللہ کے علاوہ کوئی نہیں جانتا'' حدیثِ ہذا میں نبی ﷺ کے متعلق علمِ غیب کی جو نفی کی گئی ہے اس سے مراد دنیاوی معاملات ہیں صحت' تندرستی' خوشحالی اور تنگدستی وغیرہ وغیرہ۔ اس سے اگر آخرت کے حالات مراد ہوں تو معنی یہ ہوگا کہ مجھے تفصیلی حالات معلوم نہیں' اجمالی حالات تو اللہ تعالیٰ نے بذریعہ وحی پہلے ہی واضح کر دیے ہیں کہ آپ ﷺ سب سے پہلے جنت میں جائیں گے اور لوگوں کی شفاعت بھی فرمائیں گے۔ لیکن وہ بے شمار نعمتیں جو آپ ﷺ کیلئے ہیں یا لوگوں کے ساتھ کیسا سلوک ہوگا اس کی تفصیل کسی کو بھی معلوم نہیں ہے۔

نبی مکرم ﷺ سردارِ دو جہاں ہیں

(۹۷) عَنْ أَبِیْ سَعِیْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: أَنَا سَیِّدُ وُلْدِ آدَمَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَلَا فَخْرَ' وَبِیَدِیْ لِوَاءُ الْحَمْدِ وَلَا فَخْرَ' وَمَا مِنْ نَبِیٍّ یَوْمَئِذٍ آدَمُ فَمَنْ سِوَاهُ. إِلَّا تَحْتَ لِوَائِیْ' وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ وَلَا فَخْرَ. (الترمذی)

تخریج: جامع ترمذی' ابواب المناقب' باب سلوا اللہ لی الوسیلۃ' حدیث:۳۶۱۵۔

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں قیامت کے دن اولادِ آدم کا سردار ہوں گا اور مجھے اس پر کوئی فخر نہیں' اور میرے ہاتھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں حمد کا جھنڈا ہوگا اور مجھے اس پر کوئی فخر نہیں' آدم علیہم السلام سمیت تمام انبیاء کرام میرے جھنڈے تلے ہوں گے اور سب سے پہلے مجھے قبر سے اٹھایا جائے گا لیکن مجھے اس پر کوئی فخر نہیں ہے۔''

لغوی تشریح: ﴿سَيِّدُ وُلْدِ آدَمَ﴾ ''اولادِ آدم کا سردار'' ﴿لِوَاءُ الْحَمْدِ﴾ ''حمد کا جھنڈا'' ﴿تَنْشَقُّ﴾ ''اِنْشَقَّ' يَنْشَقُّ' اِنْشِقَاقًا'' سے مضارع واحد مؤنث غائب ''وہ پھٹے گی''

فوائد: اس حدیث مبارکہ میں رسول اللہ ﷺ کے چند اہم خصائص کا تذکرہ ہے۔ ❶ قیامت والے دن آپ ﷺ بنی نوعِ آدم کے سردار ہوں گے۔ ❷ حمد کا جھنڈا آپ ﷺ کے ہاتھ میں ہوگا ❸ آدم علیہ السلام سمیت تمام انبیائے کرام آپ ﷺ کے جھنڈے تلے ہوں گے ❹ اور سب سے پہلے آپ ﷺ قبر سے اٹھائے جائیں گے۔ لیکن ان اعزازات کے باوجود آپ ﷺ ان پر فخر نہیں کرتے۔ یعنی اس میں دوسرے انبیاء کی تحقیر مراد نہیں بلکہ یہ اظہارِ حقیقت ہے۔

نبی ﷺ کے کئی ایک مبارک نام

(۹۸) عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رضی اللہ عنہ: أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ لِيْ أَسْمَاءً: أَنَا مُحَمَّدٌ' وَأَنَا أَحْمَدُ' وَأَنَا الْمَاحِيْ الَّذِيْ يَمْحُوْ اللّٰهُ بِيَ الْكُفْرَ' وَأَنَا الْحَاشِرُ الَّذِيْ يُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰى قَدَمَيَّ' وَأَنَا الْعَاقِبُ الَّذِيْ لَيْسَ بَعْدَهُ نَبِيٌّ. (متفق علیہ)

تخریج: صحیح مسلم' کتاب الفضائل' باب فی أسماء ہ ﷺ حدیث: ۶۱۰۶۔ صحیح بخاری: ۳۵۳۲

ترجمہ: ''حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے کئی نام ہیں' میں محمد ہوں' میں احمد ہوں' میں ماحی (مٹانے والا) ہوں جس کے ساتھ اللہ کفر کو مٹائے گا' اور میں حاشر (اکٹھا کرنے والا) ہوں کہ میرے قدموں میں لوگوں کو اکٹھا کیا جائے گا اور میں عاقب (پیچھے آنیوالا) ہوں جس کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا''

لغوی تشریح: ﴿إِنَّ لِيْ أَسْمَاءً﴾ اس کا واحد ''اِسْمٌ'' ہے یعنی ''میرے کئی ایک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نام ہیں' ﴿مُحَمَّدٌ﴾ "حَمَّدَ' يُحَمِّدُ' تَحْمِيْدًا" سے اسم مفعول ہے بہت عمدہ خصلتوں والا جس کی بہت تعریف کی جائے' ﴿أَحْمَدُ﴾ "حَمِدَ' يَحْمَدُ' حَمْدًا" سے اسم تفضیل بمعنیٰ فاعل ہے "بہت تعریف کرنے والا' ﴿اَلْمَاحِيْ﴾ "مٹانے والا' ﴿اَلْحَاشِرُ﴾ " اکٹھا کرنے والا' ﴿اَلْعَاقِبُ﴾ "بعد میں آنے والا'

فوائد: اس حدیث مبارکہ میں نبی ﷺ کے چند اہم ناموں کا تذکرہ ہے۔ ویسے تو مذکورہ ناموں کے علاوہ بھی آپ ﷺ کے کئی نام ہیں مثلاً ﴿سَمَّاهُ اللّٰهُ رَؤُوْفًا رَحِيْمًا﴾ (مسلم: ۶۱۰۵) "اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کا نام رؤوف اور رحیم بھی رکھا ہے" حدیثِ ہذا میں پانچ اسماءِ گرامی کا تذکرہ ہے جن میں سے ایک نام ذاتی اور باقی صفاتی ہیں: وہ نام درج ذیل ہیں ❶ محمد ❷ احمد ❸ ماحی ❹ حاشر ❺ عاقب۔

نبی ﷺ کے بعض محامد واَوصاف

(۹۹) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ: مَا خُيِّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَ أَمْرَيْنِ قَطُّ إِلَّا أَخَذَ أَيْسَرَهُمَا مَالَمْ يَكُنْ إِثْمًا' فَإِنْ كَانَ إِثْمًا كَانَ أَبْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ' وَمَا انْتَقَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِنَفْسِهِ فِيْ شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا أَنْ يُنْتَهَكَ حُرْمَةُ اللّٰهِ فَيَنْتَقِمُ بِهَا لِلّٰهِ (متفق عليه)

تخریج: بخاری' کتاب الأدب' باب قول النبی ﷺ یسروا ولا تعسروا' حدیث: ۶۱۲۶۔ مسلم: ۶۰۴۵۔

ترجمہ: "حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو جب بھی دو کاموں میں اختیار دیا جاتا تو آپ ﷺ ہمیشہ آسان کام کو اختیار فرماتے، بشرطیکہ وہ گناہ والا کام نہ ہوتا' اگر گناہ والا کام ہوتا تو آپ ﷺ لوگوں میں سب سے زیادہ اس سے دور بھاگنے والے ہوتے۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنی ذات کی خاطر کبھی کسی سے انتقام نہیں لیا مگر جب اللہ کی حرمت کو توڑا جاتا تو پھر اللہ کی خاطر انتقام ضرور لیتے تھے"

لغوی تشریح: ﴿مَا خُيِّرَ﴾ "خَيَّرَ' يُخَيِّرُ" سے ماضی منفی ہے "نہیں اختیار دیے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گئے وہ ﴿أَخَذَ أَيْسَرَهُمَا﴾ ''دونوں میں سے آسان کو اختیار فرماتے'' ﴿مَا انْتَقَمَ﴾ ''نہیں انتقام لیتے تھے آپ ﷺ ﴿أَنْ يُنْتَهَكَ﴾ ''یہ کہ توڑا جاتا''

فوائد: اس حدیث مبارکہ میں محسنِ انسانیت ﷺ کی امت کیلئے حد درجہ محبت وشفقت کا اظہار ہے کہ آپ ﷺ ساری زندگی امت کیلئے بہتری اور آسانی تلاش کرتے رہے بلکہ لوگوں کو بھی اس کا حکم دیا ﴿يَسِّرُوْا وَلَا تُعَسِّرُوْا﴾ (بخاری: ۶۱۲۵) ''لوگوں کیلئے آسانی کرو مشکل پیدا نہ کرو'' دوسری بات یہ ہے کہ آپ ﷺ نے اپنی ذات کی خاطر زندگی بھر کسی سے انتقام نہیں لیا لیکن اگر اللہ کی حدود کو توڑا جاتا تو پھر اللہ کی خاطر ضروری انتقام لیتے تھے۔

رسول اللہ ﷺ کی بعثت' مکی ومدنی زندگی اور سنۂ وفات

(۱۰۰) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: بُعِثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِأَرْبَعِيْنَ سَنَةً فَمَكَثَ بِمَكَّةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ سَنَةً يُوْحٰى إِلَيْهِ، ثُمَّ أُمِرَ بِالْهِجْرَةِ فَهَاجَرَ عَشْرَ سِنِيْنَ، وَمَاتَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّيْنَ. (متفق عليه)

تخریج: صحیح بخاری' کتاب مناقب الانصار' باب هجرة النبی ﷺ وأصحابه إلی المدینة' حدیث: ۳۹۰۲

ترجمہ: ''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو چالیس سال کی عمر میں نبی بنا کر بھیجا گیا' آپ ﷺ تیرہ سال مکہ میں رہے جہاں آپ ﷺ پر وحی نازل ہوتی رہی' پھر ہجرت کا حکم ملا تو ہجرت فرمائی اور دس سال (مدینہ میں) رہے اور ۶۳ سال کی عمر میں آپ ﷺ اللہ کو پیارے ہو گئے''

لغوی تشریح: ﴿بُعِثَ﴾ ''بَعَثَ' يَبْعَثُ' بَعْثًا'' سے فعل ماضی مجہول' صیغہ واحد مذکر غائب ہے یعنی ''نبی بنا کر بھیجے گئے'' ﴿ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّيْنَ﴾ ''۶۳ سال کی عمر میں''

فوائد: اس حدیث مبارکہ میں رسول اللہ ﷺ کی حیات طیبہ کو اختصار سے بیان کیا گیا ہے اور آخر میں آپ ﷺ کی موت کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ ۴۰ سال کی عمر میں نبوت ملی'

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۳ سالہ مکی اور ۱۰ سالہ مدنی زندگی گزار کر آخر کار ۶۳ سال کی عمر میں آپ ﷺ خالقِ حقیقی سے جا ملے۔ ہمارے لیے یہ بات قابلِ غور ہے کہ جب اللہ کے نبی ﷺ نہیں رہے تو ہم بھی نہیں رہیں گے۔ جس طرح یہ حدیث اس کتاب کی آخری حدیث ہے اور کتاب مکمل ہو رہی ہے اسی طرح ایک دن ہماری بھی اخیر ہو جائے گی۔ ارشادِ باری ہے:

﴿وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّنْ قَبْلِكَ الْخُلْدَ أَفَائِنْ مِّتَّ فَهُمُ الْخَالِدُوْنَ. كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ وَنَبْلُوْكُمْ بِالشَّرِّ وَالْخَيْرِ فِتْنَةً وَإِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ﴾ (الانبیاء: ۳۴-۳۵)

''آپ ﷺ سے پہلے کسی انسان کو بھی ہم نے ہمیشگی نہیں دی۔ کیا اگر آپ فوت ہو گئے تو وہ ہمیشہ کیلئے رہیں گے؟ ہر جان دار موت کا ذائقہ چکھنے والا ہے۔ ہم بطور امتحان تم میں سے ہر ایک کو برائی بھلائی میں مبتلا کرتے رہتے ہیں اور تم سب ہماری طرف لوٹائے جاؤ گے'' اللہ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اسوہ رسول ﷺ اپنانے اور موت کی تیاری کرنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

اللهم صل وسلم وبارك عليه وعلى جميع الأنبياء والمرسلين وعلى أله وأصحابه أجمعين۔

العبد المذنب الراجي لرحمته ربه القوي محمد داؤد غزنوي والعبد العاجز الراجي الى رحمة ربه الاعلیٰ "سيف الله ساجد غفر الله لهما ولوالديهما ولأساتذتهما ولأقارنهما أجمعين آمين يا رب العالمين۔

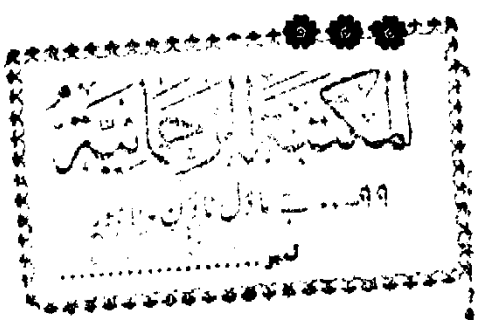

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منظوم اظہارِ عقیدت

از شاعرِ اسلام حاجی عبدالرشید اصغر (اللہ والے)

مولانا داؤد مرحوم کی تالیف ''نخبۃ الاحادیث'' ہے
مترجم سیف اللہ ساجد کی وہی ''تحفۃ الاحادیث'' ہے

مولانا مرحوم تھے استاد سلف صالحین کے
بے تاج بادشاہ تھے داعی سچے دین کے

سکھایا ہوا نبی پاک ﷺ کا سبق وہ دہرا گئے
دنیا میں علَم توحید کا وہ ہر سو لہرا گئے

رہ نہ جائیں دوریاں انھیں اتنا قریب کر
جنت الفردوس میں گھر انھیں نصیب کر

عالم باعمل وہ حسین و جمیل تھے
مسلم اُمہ کے وہ پایہ کے وکیل تھے

اللہ کے فضل سے وہ صاحبِ کرامات تھے
رشید اصغر درحقیت وہ اکیلے ہی جماعت تھے

قاری سیف اللہ ساجد نے تو عجب رنگ بھر دیا
''نخبۃ الاحادیث'' کی تشریح اور ترجمہ کر دیا

قلم و زبان کا فیض سدا رہے جاری
مصنف و مترجم بہترین ہے سیف اللہ قاری

قدرتِ کاملہ نے عجب یہ کمال کر دیا
چھوٹی سی عمر میں عقل و دانش سے مالا مال کر دیا

اللہ کرے زورِ قلم نورٌ علی نور ہو
سیف اللہ سرخرو اللہ کے حضور ہو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ادارہ کی دیگر کتب

ساجد اسلامک ریسرچ سنٹر
دارالاسلام السلفیہ کھڈیاں - قصور، پاکستان